

پھول برسوں کے گرم کے تیری تربت پہ ریاض
زندگی عسک کی خوشبو سے جو مہکاتی ہو!

تعمیر و ترقی اور تہذیب بہترین اور سوسائٹی کے اہم مسائل

سوال جواباً

مؤلفہ:
ہنت علامہ لیاقت علی قادری

پست فروریہ و مصالک

اعجاز القاری مولانا خلام حسن قادری
منشی دارالعلوم عربیہ اسلامیہ

ہمیشہ
اکبر پبلشرز لاہور

پھول برسیں گے کرم کے تیری تربت پہ ریاض
زندگی علم کی خوشبو سے جو مہکاتی ہو!

تہذیب اور تہذیب بہرین اعدا و سوک کے اہم مسائل

سوالا جوابا

یا نبی پانی سے سارا جسم میرا دھل گیا
نامہ اعمال کو بھی غسل اب درکار ہے

مؤلفہ

بنت علامہ لیاقت قادری

زینت پبلشرز ۴۰ اردو بازار لاہور

Ph: 37352022

ناشر
اکبر پبلشرز

جملہ حقوق بحق محفوظ ہیں

تجہیز و تکفین اور عدت و سوگ کے اہم مسائل	نام کتاب
بنت علامہ لیاقت علی قادری	مرتبہ
غلام حسن قادری	پروف ریڈنگ
۱۴۴	صفحات
بنات الاسلام	حسب خواہش
کاشف عباس	کمپوزنگ
جون ۲۰۱۳ء	تاریخ اشاعت
محمد اکبر قادری	ناشر
علامہ لیاقت علی قادری	دعائے خیر
خطیب اعظم کراچی		

ناشر
اکبر اکبر پبلشرز
آرڈو بازار
لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ وَعَلٰی اٰلِهِ
 وَاَصْحَابِهِ وَعِترَتِهِ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ!

الاهداء!!

میں اپنی اس حقیر سی کوشش کو اپنے پیرومرشد شیخ طریقت ماہتاب
 رضویت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار
 قادری دامت برکاتہ العالیہ کی بارگاہ میں پیش کرنے کی سعادت
 حاصل کرتی ہوں۔

جن کی نظر کرم نے مجھ جیسی کو اس مضمون پر لکھنے کی ہمت عطا فرمائی۔
 اللہ عزوجل میرے مرشد کریم کی حفاظت فرمائے اور ان کا سایہ
 ہمارے سروں پر تادیر قائم و دائم فرمائے۔

خاکپائے مرشد
 بنت لیاقت قادری

اس حصے میں آپ پڑھیں گے.....

- ۱- غسل میت کا طریقہ
- ۲- غسل میت کے متفرق مسائل
- ۳- کفن پہنانے کا طریقہ
- ۴- کفن سے متعلق اہم مسائل
- ۵- میت کو غسل دینے کے فضائل

اور مزید بہت

ترتیب

- ۱ الہداء!!
- ۲ اس حصے میں آپ پڑھیں گے.....
- ۳ تقریظ حسن بر کتاب حسین
- ۱۵ ہمہ وقت موت کی تیاری میں رہو
- ۱۶ فرمان سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
- ۱۷ کیسی کیسی صورتیں وہ تھیں جو پنہاں ہو گئیں؟
- ۱۸ موت کے آنے اور قبر میں جانے پر اللہ کا شکر ادا کرو
- ۱۸ جب بارگاہ خداوندی میں ہم سب کی حاضری ہوگی
- ۲۰ آج جو کچھ بونے گا کائے گاکل
- ۲۱ جان ٹھہری جانیوالی جائے گی
- ۲۲ موت و حیات کے معانی
- ۲۳ موت سے فرار ممکن نہیں
- ۲۴ دم واپس مومن و کافر کا حال
- ۲۵ موت کو کثرت سے یاد کرنے کا حکم
- ۲۶ سب سے بڑا عقلمند وہ ہے جو موت کو زیادہ یاد کر نیوالا ہے؟
- ۲۷ فرصت کے لمحات کو غنیمت جانو اور نیکی کرنے میں جلدی کرو
- ۲۸ آگے کیا بھیجا اور پیچھے کیا چھوڑا؟
- ۲۸ دیکھو اے دل یہ دم غنیمت ہے

- ۳۰ _____ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں ہے
- ۳۱ _____ وقت سونے سے بھی زیادہ قیمتی ہے
- ۳۲ _____ نیک اعمال میں جلدی کر لو!
- ۳۳ _____ وقت کی قدر کر نیوالے لوگ
- ۳۴ _____ زندگی بے بندگی شرمندگی
- ۳۵ _____ زندگی کے مشکل ترین لمحات
- ۳۶ _____ بوقت انتقال بھی فقہی مسائل
- ۳۷ _____ عمل کا وقت اے انساں تیری عمر رواں تک ہے
- ۳۸ _____ موت کا دھیان بھی لازم ہے کہ ہر آن رہے
- ۳۹ _____ تیرا ذکر کرتے کرتے جسے موت آگئی ہو
- ۴۰ _____ اے امیر! آج تم سے بات کرنے کا موقع نہیں ہے
- ۴۱ _____ غرہ اور نزع کی حالت میں تعلیم دینا
- ۴۲ _____ مجھے چھوڑ دو میں اپنے رب کی ملاقات پہ خوش ہوں
- ۴۳ _____ امام ابن جوزی کی اپنے بیٹے کو نصیحت
- ۴۴ _____ جوان بیٹے کی وفات پر
- ۴۶ _____ کیسی آنکھ ہے نیند سے بھرتی ہی نہیں
- ۴۷ _____ زہد فی الدنیا کیا ہے اور دنیا کی حقیقت کیا ہے؟
- ۴۸ _____ زندگی اور موت کو کیوں پیدا کیا گیا؟
- ۴۹ _____ دنیا کی حقیقت اور آخرت کی تیاری کے بارے میں دو خط
- ۵۰ _____ مرنے کے بعد نیک و بد دونوں نادم ہوں گے
- ۵۰ _____ موت کے فرشتے
- ۵۱ _____ ملک الموت کا روح قبض کرنا
- ۵۲ _____ ملک الموت کا اہل ایمان کے ساتھ شفقت و محبت کا معاملہ

- ۵۲ _____ عزرائیل علیہ السلام کے علم کی وسعت
- ۵۳ _____ محبوب خدا کے علم کی وسعتیں
- ۵۴ _____ حدیث پاک کا مفہوم
- ۵۵ _____ حضور علیہ السلام تو یہ بھی جانتے ہیں
- ۵۶ _____ فرشتوں کا جہان
- ۵۷ _____ فرشتوں کے بارے میں حضور علیہ السلام کے ارشادات
- ۵۹ _____ جبریل علیہ السلام کی نرمی اور میکائیل علیہ السلام کی سختی
- ۶۰ _____ آسودہ حالی کیونکر ہو؟
- ۶۱ _____ عزرائیل علیہ السلام کی ہر گھر والوں کو روزانہ تنبیہ
- ۶۲ _____ عزرائیل علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضری
- ۶۳ _____ کچھ زیر نظر کتاب کے بارے میں
- ۶۴ _____ بیماری کا بیان
- ۷۱ _____ موت آنے کا بیان
- ۷۲ _____ مسائل فقہیہ
- ۷۶ _____ میت کو غسل دینے کے فضائل
- ۷۷ _____ میت کو غسل دینے کا شرعی حکم
- ۷۷ _____ فرض کفایہ کی تعریف
- ۷۷ _____ میت کو غسل کون دے؟
- ۷۷ _____ میت کو غسل دینے والا شخص کیسا ہو
- ۷۸ _____ ناپاک عورت کا میت کو غسل دینا
- ۷۸ _____ بے وضو شخص کا میت کو غسل دینا
- ۷۸ _____ غسل کا میت کے اعضاء کی طرف دیکھنا
- ۷۸ _____ غسل کا اجرت لینا

- ۷۹ _____ عورت میت کو غسل کون دے؟
- ۷۹ _____ مرد میت کو غسل کون دے؟
- ۷۹ _____ مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو غسل دینا
- ۸۰ _____ عورت کن کن لوگوں کو غسل دے؟
- ۸۰ _____ عورت کا اپنے خاوند کو غسل دینا
- ۸۰ _____ خاوند کا اپنی بیوی کو غسل دینا
- ۸۱ _____ خنثی مشکل کو غسل کون دے؟
- ۸۱ _____ خنثی مشکل کا کسی کو غسل دینا
- ۸۱ _____ کافر باپ کا اپنے بیٹے کو غسل دینا
- ۸۲ _____ مسلمان عورت کو کافرہ عورت کا غسل دینا
- ۸۳ _____ حیض و نفاس والی کو مرنے کی حالت میں دو غسل دینا
- ۸۳ _____ میت کو دو بار غسل دینا
- ۸۳ _____ ڈاکہ زنی میں مرنے والے کے غسل و کفن کا حکم
- ۸۴ _____ مرد کو غسل دینے کا حکم
- ۸۴ _____ میت کے بدن کی کھال ادھڑنے کی صورت میں غسل کا حکم
- ۸۴ _____ میت کے سارے بدن پر پانی بہانا
- ۸۵ _____ پانی میسر نہ ہونے کی صورت میں غسل میت کیسے ہو؟
- ۸۵ _____ دفن میت سے پہلے پانی میسر آ جائے
- ۸۵ _____ بعد غسل میت ناک، کان، منہ وغیرہ میں روٹی رکھنے کا حکم
- ۸۵ _____ میت کے دونوں ہاتھ کہاں رکھیں؟
- ۸۶ _____ میت کے بالوں کو کہاں رکھا جائے؟
- ۸۶ _____ میت کو غسل دیتے وقت پاؤں کس رخ پر رکھے جائیں؟
- ۸۶ _____ میت کے ناخن تراشنا اور کنگھی کرنا

- ۸۶ _____ میت کے ناخن یا بال تراش لئے ہوں تو کیا حکم ہے؟
- ۸۷ _____ میت کو غسل دیتے وقت کس رخ پر لٹایا جائے
- ۸۷ _____ میت کے پاس تلاوت قرآن کرنا
- ۸۷ _____ مردے کو غسل دینے کے بعد سرمہ لگانا
- ۸۸ _____ میت کو پلاسٹک میں لپیٹ کر رکھنا
- ۸۸ _____ گھر کے استعمال شدہ برتن کو غسل میت کے وقت استعمال کرنا
- ۸۸ _____ غسل میت کے وقت استعمال شدہ برتنوں کو دیگر استعمال میں لانا
- ۸۹ _____ مردے کا آدھا دھڑ ملنے کی صورت میں غسل و کفن کا حکم
- ۸۹ _____ غسل میت میں استعمال شدہ برتنوں کو مسجد میں رکھوانا
- ۸۹ _____ میت کو غسل دینے کے بعد خود غسل کرنا:
- ۹۰ _____ مردہ عورت کے ناخنوں پر ”نیل پالش“ کا ہونا:
- ۹۰ _____ خودکشی کر کے مرنے والے کے غسل کا حکم
- ۹۰ _____ مقتول کے غسل کا حکم
- ۹۰ _____ میت کو غسل دیتے وقت نیت کرنا
- ۹۰ _____ میت پانی میں گر جائے تو غسل کا حکم
- ۹۱ _____ مرد کا پانچ سالہ بچی کو غسل دینا
- ۹۱ _____ مرد کا دس سے بارہ سالہ بچی کو غسل دینا
- ۹۲ _____ بچہ زندہ پیدا ہو کر مر جائے تو غسل کا حکم
- ۹۲ _____ غسل میت کا طریقہ
- ۹۵ _____ تکفین کے اہم مسائل
- ۹۵ _____ کفن دینے کی شرعی حیثیت
- ۹۵ _____ کفن میت کے درجے
- ۹۵ _____ کفن ضرورت

- ۹۵ _____ مرد کے لئے کفن کفایت
- ۹۶ _____ عورت کے لیے کفن کفایت
- ۹۶ _____ مرد کے لئے کفن سنت
- ۹۶ _____ عورت کے لئے سنت کفن
- ۹۷ _____ کفن کے کپڑوں کی تفصیل
- ۹۷ _____ جواب: ۱- لفافہ
- ۹۷ _____ ۲- ازار
- ۹۷ _____ ۳- قمیص
- ۹۷ _____ ۴- اوڑھنی
- ۹۸ _____ ۵- سینہ بند
- ۹۸ _____ مرد اور عورت کی کفنی میں فرق
- ۹۸ _____ کفن کفایت سے کم کفن رکھنا
- ۹۸ _____ غریب کا کفن سنت کے لئے سوال کرنا
- ۹۸ _____ کفن ضرورت پر قدرت نہ رکھنے کی صورت میں سوال کرنا
- ۹۹ _____ کفن کیسا ہونا چاہیے؟
- ۹۹ _____ مرد کے لئے کس قیمت کا کفن ہو؟
- ۹۹ _____ عورت کے لئے کفن کس رنگ کا ہو؟
- ۱۰۰ _____ عورت کے لئے کس قیمت کا کفن ہو؟
- ۱۰۰ _____ مرد کے لئے کفن کس رنگ کا ہو؟
- ۱۰۰ _____ مرد کے لئے کس رنگ کا کفن ممنوع ہے؟
- ۱۰۰ _____ خنثی مشکل کا کفن کیسا ہو؟
- ۱۰۱ _____ بچے کے کفن کا حکم
- ۱۰۱ _____ کفن کا نیا ہونا

- ۱۰۱ _____ مردہ مرد کے کفن کی ذمہ داری
- ۱۰۲ _____ مردہ عورت کے کفن کی ذمہ داری
- ۱۰۳ _____ مال زکوٰۃ سے کفن دینا
- ۱۰۳ _____ مردہ بچے کے کفن کا حکم
- ۱۰۳ _____ قبل الموت کفن تیار کر کے رکھنا
- ۱۰۴ _____ کفن کو آب زمزم سے دھونا
- ۱۰۴ _____ شہید کے کفن کا حکم
- ۱۰۴ _____ جلے ہوئے مردے کے کفن کا حکم
- ۱۰۴ _____ کافر مردے کے غسل و کفن کا حکم
- ۱۰۴ _____ مسلمان و کافر مردے آپس میں مل جائیں تو غسل و کفن کا حکم
- ۱۰۵ _____ مردے کا آدھے سے زیادہ دھڑ ملنے کی صورت میں کفن کا حکم
- ۱۰۵ _____ مرد کو زعفران وغیرہ کی خوشبو لگانا
- ۱۰۵ _____ مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ
- ۱۰۹ _____ عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ
- ۱۱۱ _____ عدت اور سوگ
- ۱۱۱ _____ کے اہم مسائل
- ۱۱۵ _____ عدت کی تعریف
- ۱۱۶ _____ عدت کی اصل حکمت
- ۱۱۷ _____ مطلقہ مدخولہ حائضہ کی عدت
- ۱۱۸ _____ مطلقہ مدخولہ غیر حائضہ کا حکم
- ۱۱۸ _____ مطلقہ غیر مدخولہ کی عدت کا حکم
- ۱۱۹ _____ مفقود الخمر کی عورت کی عدت
- ۱۱۹ _____ زانیہ کی عدت

- ۱۲۰ _____ معتدہ عورت
- ۱۲۱ _____ مجنونہ عورت کی عدت
- ۱۲۱ _____ نامرد عورت کی عدت کا حکم
- ۱۲۵ _____ ایک بڑا ہی اہم سوال اور اس کا جواب
- ۱۲۶ _____ دوران عدت نکاح کرنے کا حکم
- ۱۲۸ _____ معتدہ کا گھر سے نکلنا
- ۱۳۱ _____ معتدہ کو جبراً گھر سے نکالنا
- ۱۳۶ _____ سوگ کا بیان
- ۱۳۶ _____ سوگ کی تعریف
- ۱۳۸ _____ دوران سوگ سرمہ لگانے کا مسئلہ
- ۱۴۰ _____ منع کرنے کے باوجود سوگ کرنے کا حکم
- ۱۴۱ _____ دوران عدت خوشبو استعمال کرنا
- ۱۴۱ _____ دوران عدت صابن استعمال کرنے کا حکم
- ۱۴۱ _____ عدت کے بعد شوچیہ رنگ کے کپڑے پہننے کا حکم



تقریظِ حسن بر کتابِ حسین

پہلو سے اٹھانا بھی گوارا نہ جنہیں تھا

وہ دے گئے ایک ایک ہمیں داغِ جدائی

موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے کہ بڑے سے بڑا کافر بھی اس کا انکار نہیں کر سکتا، ہر سفر ملتوی ہو سکتا ہے، سیٹ ریز روکی ریز رو رہ سکتی ہے، لیکن موت کا سفر ہر ایک کو کرنا ہی کرنا ہے۔ موت سے قارون کو اس کی دولت نہ بچا سکی، فرعون کو اس کی حکومت نہ بچا سکی، نمرود کو اس کی سرکشی نہ بچا سکی، رستم کو اس کی شہ زوری نہ بچا سکی، جمشید کو اس کا جاہ و جلال نہ بچا سکا، ارسطو کو اس کی دانش نہ بچا سکی، حضرت لقمان کو ان کی حکمت نہ بچا سکی اور حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی طویل عمر نہ بچا سکی۔ یقیناً اگر موت سے کوئی بچ سکتا تو انبیاء کرام علیہم السلام اس کے زیادہ حق دار تھے لیکن جب احمد مرسل نہ رہے کون رہے گا؟ اگرچہ موت موت میں فرق ہوتا ہے اسی لیے قرآن مجید میں حضور علیہ السلام کے لئے میت کا لفظ الگ ذکر فرمایا اور دوسرے لوگوں کے ہے الگ۔ انک میت وانہم میتون۔ اگر سب کی موت ایک ہی طرح کی ہوتی تو یوں فرمایا جاتا انک وانہم میتون۔ امام قرطبی علیہ الرحمۃ سورہ زمر کی اس آیت سے پانچ مسائل کا استنباط فرماتے ہیں۔

۱- ان یکون ذلك تحذیراً من الاخرة۔ اس میں آخرت کے بارے میں ڈرایا گیا ہے۔

- ۲- ان یذکرہ حثا علی العمل۔ نیک اعمال کی ترغیب دی گئی ہے۔
- ۳- ان یذکرہ توطئة للموت۔ موت کی تیاری کا حکم دیا گیا ہے۔
- ۴- لئلا یختلفوا فی موتہ۔ حضور علیہ السلام پر یہ وعدہ الہی پورا ہونے کے بارے میں لوگ اختلاف میں نہ پڑ جائیں جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے (جوش محبت) میں جب یہ کہا: جو یہ کہے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ تو مزاج شناس رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (بعض روایات کے مطابق) یہی آیت پڑھ کر حضرت عمر کو مسئلہ سمجھا دیا تو آپ کو مسئلہ سمجھ آ گیا۔ احتجہ ابو بکر بہذہ الایة فامسک۔

- ۵- لیعلمہ ان اللہ تعالیٰ قد سوی فیہ بین خلقہ مع تفاضلہم فی غیرہ۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ فرمادے کہ موت کا وعدہ پورا ہونے کے بارے میں آپ بھی مخلوق کے ساتھ ہیں باوجود اس کے کہ آپ تمام مخلوق سے افضل و اعلیٰ اور بالا و والا ہیں۔ (ج ۱۶ ص ۵۴۹۸)

اسی بنا پر تفسیر بحر المحیط میں کہا گیا والضمیر فی "انک" خطاب للرسول صلی اللہ علیہ وسلم وتدخل معہ امتہ فی ذلک۔ "انک" کی ضمیر میں مخاطب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن آپ کے ساتھ آپ کی امت بھی شامل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

☆ کل نفس ذائقة الموت۔ ہر ذی روح کو ایک دن مرنا ہے اور ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ (آل عمران: ۱۸۵)

☆ کل شیء ہالک الا وجہہ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا ہر شیء کو فنا ہونا ہے۔ (القصاص: ۸۸)

☆ کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربك ذوالجلال والاکرام۔
(الرحمن: ۲۶-۲۷) جو کچھ زمین پر ہے سب فنا ہونے والا ہے صرف تیرے جاہ و
جلال اور عزت و عظمت والے رب کی ذات باقی رہنے والی ہے۔

یہ دنیا ہے رہے گا کون باقی
خدا باقی ہے اور سب کو فنا ہے

ہمہ وقت موت کی تیاری میں رہو

جو جان چھڑکتے تھے تیرے نقش قدم پر
وہ دے گئے اک ایک تجھے داغ جدائی

امام غزالی علیہ الرحمۃ اپنے ایک خطبے میں فرماتے ہیں:

اما بعد فجد یربہن الموت مصرعہ والتراب مضجعہ
والدود انیسہ و منکرو نکیر جلیسہ والقبر مقرہ وبطن
الارض مستقرہ والقیامۃ موعده والجنة والنار موردہ ان
لا یكون له فکر الا فی الموت ولا ذکر الا له ولا استعداد الا
لاجلہ۔

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۸۸)

جاننا چاہیے کہ جس شخص کا عنوان فراق موت ہو فرش زمین خواب گاہ
حشرات الارض جلیس، منکر نکیر ساتھی، قبر مقام، شکم زمین جائے آرام
میدان حشر مقام حساب، جنت یا جہنم دائمی مستقر (آخری ٹھکانہ) ہو تو
اسے موت کے علاوہ کسی دوسری چیز کے فکر و ذکر میں مبتلا نہ ہونا چاہیے اور
اسے ہمہ وقت موت کی تیاری میں منہمک رہنا چاہیے۔

اور حقیقت یہ ہے بان یعد نفسہ من الموتی ویراھا فی اصحاب

القبور کہ وہ اپنی زندگی کو مردوں میں شمار کرے اور ساکنانِ قبور میں سے اپنے آپ کو سمجھے۔ فان کل ما هو ات قریب والبعید مالیس بات۔ جو چیز (موت) آنے والی ہے وہ قریب تر ہے اور دور وہی ہے جو نہ آئے گی۔

منزل ہے دور راہِ عدم کی ہے پر خطر
رخت سفر نہ ساتھ کوئی نمگسار ہے

☆ حضرت اشعث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ عالیہ میں حاضری دیا کرتے تھے تو وہاں صرف دوزخ، آخرت اور موت ہی کا تذکرہ ہوتا۔ حضرت حسن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: میں جس صاحبِ بصیرت سے ملا ہوں اسے موت سے لرزہ براندام پایا ہے۔

کمال عجز کہ قبروں میں بولتے بھی نہیں
جہاں میں طرزِ عمل جن کا جابرانہ تھا

فرمانِ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے: کہاں ہیں وہ لوگ جن کے چہروں کی چمک دمک پر لوگ رشک کیا کرتے تھے اور جو اپنی بھرپور جوانی پر مغرور تھے۔ کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے میدانِ جنگ میں بڑے بڑے محیر العقول بہادری کے جوہر دکھائے، زمانے نے ان کو پامال کر دیا اور وہ قبروں کے اندھیروں میں گم ہو گئے۔ لوگو! جلدی کرو، غفلت میں وقت ضائع نہ کرو، اپنے لیے نجات کی راہ تلاش کرو۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۴۵۶)

فلک نما قصر میں بڑی تمکنت سے تھے جو مقیم کل تک

وہ آج دیکھو تو کس طرح قبر کے گڑھے میں اتر رہے ہیں!

☆ امام مالک بن دینار علیہ الرحمۃ سے پوچھا گیا کہ آپ نے کس حال میں صبح

کی؟ فرمایا: اس شخص کی صبح کس حال میں ہوگی جو ایک گھر (دنیا) سے دوسرے (آخرت کے گھر) کی طرف جانے والا ہو اور کچھ پتہ بھی نہ ہو کہ ٹھکانہ دوزخ ہے یا

جنت۔

(تنبیہ الغافلین، ص ۵۶۶، مطبوعہ بیروت)

کیسی کیسی صورتیں وہ تھیں جو پنہاں ہو گئیں؟

میں نے موت کے موضوع پہ لکھنا شروع کیا ہے تو اپنی موت کے ساتھ ساتھ اپنے اعزہ میں سے کتنے ہی یاد آنے لگے ہیں جو میری آنکھوں کے سامنے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ ان کی موت کے روح فرسا مناظر سامنے آئے تو بے اختیار آنکھوں سے آنسوؤں کا سلسلہ چل نکلا، دل دھڑکنے لگا اور دماغ چکرانے لگا، گویا قلم ابھی سینہ قرطاس پہ اپنا قدم نہیں رکھ پایا کہ جانے والوں میں سے ہر ایک کی روح زبان حال سے رہنے والوں کو کہہ رہی ہے انی ذاہب الی ربی وانتم تجیئون من بعدی۔ میں تو اپنے رب کے پاس جا رہا ہوں اور تم بھی میرے بعد وہیں پہ آ رہے ہو۔

ستارے آسمان پر جگمگائے ہمیں احباب رفتہ یاد آئے
کوئی ایسا انسان ہوگا جس کے اعزہ میں سے کوئی نہ کوئی موت سے ہمکنار نہ
ہوا ہوگا؟ نہ معلوم کس نے اپنے کتنے احباب کے کتنے مناظر موت اپنی آنکھوں
سے دیکھے اور کتنے ہی لوگوں کو اپنے ہاتھوں سے کفن پہنایا اور خود ان کے جسمِ خاکی
کو کندھا دے کر قبرستان تک لے گئے اور ان پیاری پیاری صورتوں کو منوں مٹی تلے
دبا دیا۔

یہ کس کی یاد نے پھر چٹکیاں لی ہیں مرے دل میں
مری آنکھوں سے آنسو بہہ گئے سیلِ رواں بن کر

موت کے آنے اور قبر میں جانے پر اللہ کا شکر ادا کرو

تاہم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں موت کے آنے اور قبر میں جانے کو بھی بطور احسان ذکر فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

قتل الانسان ما اكره..... ثم اماته فاقبره۔ (عبس)

انسان کا ستیاناس ہو یہ کتنا ناشکر گزار ہے، دیکھتا نہیں ہے کہ اللہ نے اس کو کس چیز سے بنایا، پانی کی ایک بوند سے..... پھر اس کو موت دی پھر اس کو قبر کا ٹھکانہ دیا۔ یقیناً اس میں انسان کی عزت ہے کہ مرنے کے بعد اس کو جانوروں کی طرح گھیٹ کر روڑی پہ پھینک نہیں دیا جاتا بلکہ عزت و احترام کے ساتھ اس کو غسل دیا جاتا ہے، نیا لباس پہنایا جاتا ہے پھر کندھوں پہ اٹھایا جاتا ہے پھر اس کی نماز جنازہ ادا کر کے قبرستان لے جایا جاتا ہے اور دین کی تعلیمات کے مطابق اس کو قبر میں دفن کر کے اس دنیا سے الوداع کیا جاتا ہے۔

اس دارفانی سے چلے گئے کتنے یار و غمخوار اپنے

ہم کتنے جگر گوشے اپنے قبروں میں دبا کر آئے ہیں

وہ جو ہمارے ساتھ کھاتے پیتے اٹھتے بیٹھے تھے، کئی کئی گھنٹے ان کے ساتھ مجلسیں

ہوتی تھیں، جن کی لمحہ بھر جدائی ہمیں گوارا نہ تھی، وہ ہم سے جدا ہو گئے اور ہم ان سے تنہا

ہو گئے، وہ ہم سے اور ہم ان سے بچھڑ گئے، آج نہ وہ ہماری صورت دیکھ سکتے ہیں نہ ہم

ان کی۔

تو جس کی جدائی کو موت اپنی سمجھتا ہے

وہ تجھ سے جدا ہوگا تو اس سے جدا ہوگا

جب بارگاہِ خداوندی میں ہم سب کی حاضری ہوگی

ابتدائی آیت کا آخری حصہ یہ ہے: ثم انکم یوم القیمة عند ربکم

تختصون۔ پھر قیامت کے دن تم اپنے رب کے پاس جھگڑا کرو گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس آیت میں کم ضمیر سے مومن و کافر، ظالم و مظلوم سب مراد ہیں کہ یہ سب لوگ اپنے اپنے مقدمات اپنے رب کی عدالت میں پیش کریں گے اور اللہ تعالیٰ ہر حقدار کو اس کا حق دلوائے گا۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جس کے ذمے کسی کا حق ہے اس کو چاہیے کہ دنیا ہی میں ادا کر دے اور اگر ادائیگی کی طاقت نہیں تو معاف کروالے کیونکہ آخرت میں درہم و دینار نہ چلے گا بلکہ حق مارنے والوں کی نیکیاں حقداروں کو دے دی جائیں گی اور اگر ان کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو حقداروں کے گناہ ان کے کھاتے میں ڈال دیئے جائیں گے (مفہوم حدیث) جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث میں حضور علیہ السلام نے مفلس کی یہی تعریف صحابہ کرام کو بتائی کہ مفلس وہ نہیں جس کے پاس درہم و دینار نہ ہو بلکہ مفلس تو وہ ہوگا جو بہت نیکیاں لے کر دربار خداوندی میں حاضر ہوگا لیکن دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی، کسی کا مال لوٹا ہوگا، کسی کو قتل کیا ہوگا، کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ چنانچہ یہ سب مظلوم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے اوپر ہونیوالے مظالم کا بدلہ طلب کریں گے تو اللہ تعالیٰ ظالم کی نیکیاں مظلوموں میں بانٹنے کا حکم دے گا اور جب اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو پھر مظلوموں کے گناہ اس پہ ڈال کر اس کو گھسیٹ کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (حدیث کا مفہوم)

تو مال و زر کی طلب میں ہے جاں بہ لب انساں

ملے نہ خاک بھی شاید ترے کفن کے لئے

مندرجہ بالا حقائق سے یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ موت یقینی ہے اور اس سے کوئی بھاگ نہیں سکتا۔ کوئی گدا ہو کہ بادشاہ امیر ہو یا فقیر ہر کسی نے موت کو پانا ہے یا ہر کسی کو موت نے پانا ہے اور اپنے رب کے حضور حاضری کے لئے ہم سب کو جانا ہے۔ لہذا

اے انسان! اگر تیری کسی قبر پہ نظر پڑے تو چاہیے کہ زبانِ قال یا حال سے تو یہ اشعار پڑھے۔

یہ خاک گورِ غریباں ہے اس کو غور سے دیکھ
ہر اک ذرہ یہاں کا مقامِ عبرت ہے
ہم نے تو انہیں غور سے دیکھا ہی نہیں ہے
عبرت کا موقع ہے مقابر کا نظارا
لاکھوں بھولی ہوئی یادوں نے پکارا ہم کو
ہم اگر گاہے سرِ شہرِ خموشاں گزرے

آج جو کچھ بوئے گا کاٹے گا کل

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو یوں فرمایا کرتے:

انکم فی مہر اللیل والنہار فی اجال منتقصة واعمال محفوظہ
والسوت یاتی بغتۃ فمن یزرع خیرا یوشک ان یحصد رغبة ومن زرع
شرافیوشک ان یحصد ندامة ولکل زارع مثل الذی زرع (کتاب الزہد
لل امام احمد بن حنبل) تم اس کیفیت میں ہو کہ دن رات کا آنا جانا تمہارے لمحاتِ حیات کم کر
رہا ہے اور تمہارے اعمال اللہ کے ہاں تحریر ہو رہے ہیں اور موت اچانک آگھیرتی
ہے۔ پس جس شخص نے نیکی بوئی وہ اس کا ثمرِ فرحت سے کاٹے گا اور جس نے برائی
بوئی وہ اس کا پھلِ ندامت و حسرت کی شکل میں حاصل کرے گا۔ ہر بونے والا اسی کا
پھل پائے گا جو اس نے بو یا ہوگا۔

نہیں یہ فطرت کہ بوئیں جو ہم اگیں مگر خوشہ ہائے گندم

بغیر اطاعت کے مغفرت کا رہے گا امیدوار کب تک

جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عقلمند وہ ہے جس نے برائی سے

اپنے نفس کو روکا اور موت کے بعد پیش آنے والے مراحل کے لئے تیاری میں

مصروف ہو گیا اور بے وقوف وہ ہے جو نیک عمل تو کرتا نہیں نفس کی ناجائز خواہشات کا

غلام بنا ہوا ہے اور اللہ کی رحمت کا امیدوار ہے (یعنی اس کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ یونہی اس کی سیاہ کاریوں کے ساتھ ہی بغیر توبہ اور بغیر اصلاح احوال اس کو بخش دے گا)

(الترغیب والترہیب)

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ جنازے کے ساتھ جانے والوں میں سے ایک شخص ہنس رہا ہے۔ اس کو آپ نے (غصہ میں آ کر) فرمایا: تضحك في جنازة لا اكلهك ابدًا۔ تو جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے ہنس رہا ہے، میں تیرے ساتھ کبھی کلام نہیں کروں گا۔

ہے کر عمل ایسے جہاں میں گرتے کچھ ہے شعور

موت جب آئے جہاں جس حال میں کچھ ڈرنہ ہو

جان ٹھہری جانیوالی جائے گی

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: (جس کا ابتدائی حصہ اس سے پہلے آپ

پڑھ چکے)

كل نفس ذائقة الموت وانها توفون اجوركم يوم القيامة
فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحياة
الدنيا الا متاع الغرور۔ (آل عمران: ۸۵)

ہر جان موت کو چکھنے والی ہے اور یقیناً تم پورے دیئے جاؤ گے اپنی
اجرتیں قیامت کے دن، تو جو کوئی آگ سے دور رکھا گیا اور جنت میں
داخل کر دیا گیا وہ یقیناً کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی نہیں ہے مگر دھوکے
کا سامان۔

تفسیر روح المعانی اور تفسیر کبیر میں ہے کہ جب کل من علیہا فان (الرحمن)
آیت نازل ہوئی تو فرشتوں نے کہا: موت تو صرف (علیہا) زمین والوں کے لئے

ہے لیکن جب کل نفس ذائقۃ الموت نازل ہوئی تو بولے: ہم پر بھی موت واقع ہوگی۔ معلوم ہوا: جان والے ہر جسم پر موت آ کر رہے گی خواہ کوئی انسان ہو یا جن یا فرشتہ یا کوئی اور مخلوق۔ نفس کا معنی دل، روح، ذات، خون، سانس بھی ہے لیکن یہاں مراد ہے جان والا بدن۔

موت و حیات کے معانی

موت و حیات کے مختلف معانی ہیں۔ موت کا ایک معنی ہے روح کا تعلق جسم سے کٹ جانا، اس صورت میں ذائقۃ کا معنی ہوگا نازل ہونا واقع ہونا یعنی ہر بدن پہ موت واقع ہوگی یعنی اس کا تعلق روح سے ٹوٹ جائے گا۔ اگر نفس سے مراد روح ہے تو ذائقۃ کا معنی ہوگا چکھنا، جو کہ سیر ہو کر کھانے کے مقابل ہے۔ اب معنی یہ ہوگا کہ روح کے ساتھ موت کا اتنا ہی تعلق ہوگا کہ روح کا رابطہ بدن سے ٹوٹ جائے گا لیکن روح میں زندگی برقرار رہے گی۔

اس طرح حیات کے بھی کئی معانی ہیں۔ ایک تو یہ کہ روح کا تعلق بدن کے ساتھ قائم رہنا۔ دوسرا زمین میں نباتات اگانے کی صلاحیت کا پایا جانا۔ جیسا کہ فرمایا گیا: فاحیابہ الارض بعد موتھا۔ اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو زندہ فرما دیا۔ یہاں موت سے مراد ہے بارش نہ ہونے کی وجہ سے زمین کا نباتات اگانے کی صلاحیت سے محروم ہو جانا اور حیاة سے مراد ہے اس میں اس صلاحیت کا آ جانا۔ موت و حیات کا تیسرا معنی ایمان اور کفر ہے جیسا کہ وما یستوی الاحیاء ولا الاموات میں احیاء سے مراد ایماندار اور اموات سے مراد کفار ہیں۔ اسی طرح حیات کا معنی بیداری اور موت کا معنی نیند ہے۔ جیسا کہ فرمایا گیا: وهو الذی یتوفاکم باللیل..... اللہ وہی ہے جو رات کو تمہاری ارواح قبض فرماتا ہے یعنی تم پہ نیند طاری کر دیتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں حیات کا معنی بیداری ہوگا۔ حیات کا معنی

مردہ دلوں کا زندہ کرنا اور موت کا معنی دلوں کا مردہ ہونا ہے۔ حیوۃ کا معنی عزت کی زندگی اور موت کا معنی ذلت و رسوائی ہے۔ حیوۃ سے مراد شہادت ہے جو دنیا کی زندگی سے اعلیٰ زندگی دیتی ہے اور موت سے مراد دنیوی زندگی ہے جو بہ نسبت شہادت کے گھٹیا ہوتی ہے۔ ان معانی پر قرآن مجید کی یہ آیت دلالت کر رہی ہے یا ایہا الذین امنوا استجبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لہا بحییکم (۲۴-۸) حضرت قتادہ فرماتے ہیں: زندگی بخشنے والی چیز قرآن ہے کیونکہ اس میں دلوں کی زندگی ہے جبکہ محمد بن اسحاق نے اس سے جہاد مراد لیا ہے۔ حیات کا ایک مطلب توجہ کرنا بھی آتا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث سے اشارتاً معلوم ہو رہا ہے جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا: ما من احد یسلم علی الارذ اللہ روحی حتی ارد علیہ السلام (مسند احمد ابوداؤد) جو شخص مجھ پہ سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو لوٹا دیتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کے مشاہدہ میں مستغرق ہوتے ہیں جب بھی کوئی امتی سلام عرض کرتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت سے واپس تشریف لا کر خود بنفس نفیس اپنے امتی کے سلام کا جواب ارشاد فرماتے ہیں۔ یہاں روح کے لوٹائے جانے سے حیات کا یہی مفہوم سمجھ میں آ رہا ہے۔

موت سے فرار ممکن نہیں

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: قل ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملائیکم۔ فرمادیں وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تمہیں ملے گی (البقرہ) دوسری جگہ فرمایا: این ماتکو نوایدرکم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ۔ جس جگہ بھی تم ہو گے موت تمہیں پالے گی۔ اگرچہ تم مضبوط محلات میں ہو۔ (۷۸:۴)

قبروں سے اٹھیں گے جب اک حشر بپا ہوگا
دیکھیں گی وہ آنکھیں جو کانوں نے سنا ہوگا

امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

نظر ابن مطیع ذات یوم الی دارہ فاعجبہ حسنہا ثم بکی
فقال ' واللہ لولا الموت لکنت بک مسرورا ولولا
مانصیر الیہ من ضیق القبور لقرت بالدنیا اعیننا ثم بکی
بکاء شدیداً حتی ارتفع صوتہ

(احیاء العلوم جلد ۴ ص ۲۵۲ اتحاد السادہ المتقین ج ۱۴ ص ۳۲ مطبوعہ بیروت)

ابن مطیع نے ایک دن اپنے گھر کی طرف دیکھا تو انہیں اس کی خوبصورتی
بہت پسند آئی پھر وہ رو پڑے اور فرمایا: اللہ کی قسم! اگر موت نہ ہوتی تو میں
تیرے ساتھ خوش ہوتا اور اگر ہمارا تنگ و تاریک قبروں میں جانا ضروری
نہ ہوتا تو دنیا کے ساتھ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں (یہ کہہ کر) پھر رو
پڑے اور اس قدر شدت سے روئے کہ ان کی آواز بلند ہو گئی۔

دم واپس مومن و کافر کا حال

قبر میں جب تجھ کو رکھ کر لوٹ آئیں گے بھی
کیا وہاں پیش آئے گا دل لرزہ بر اندام ہے

روی انہ علیہ السلام قال لعائشة اذا عاین المومن الملائکة
قالوا نرجعک الی دارالدنیا فیقول الی دارالہجوم والاحزان
لا بل قدوما علی اللہ واما الکافر فیقال لہ نرجعک فیقول
ارجعون فیقال لہ الی ای شیء ترغب الی جمع البال او
غرس الغراس او بناء البنیان او شق الانہار؟ فیقول لعلی

اعمل صالحا فیہا ترکت، فیقول الجبار کلا۔

(تفسیر کبیر جلد ۲۳، ص ۱۲۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جب مومن فرشتوں کو (موت کے وقت) دیکھتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کیا تجھے دنیا کی طرف لوٹا دیں؟ تو وہ جواباً کہتا ہے رنج و غم کے گھر کی طرف؟ نہیں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف لے چلو اور اسی طرح کافر کو کہا جاتا ہے کیا تجھے (دنیا کی طرف) لوٹا دیں؟ وہ کہتا ہے لوٹا دو تو اسے کہا جاتا ہے تو کس لیے لوٹنا چاہتا ہے؟ کیا تیری خواہش ہے (پھر) مال جمع کیا جائے، باغ لگائے جائیں یا بڑے بڑے محلات تعمیر کئے جائیں اور نہریں جاری کی جائیں تو وہ جواب دیتا ہے نہیں بلکہ میرا ارادہ ہے کہ میں نیک اعمال کروں ان میں جو میں چھوڑ آیا ہوں۔ (فرشتہ جواب دیتا ہے اللہ تعالیٰ) وہ جبار ارشاد فرما رہا ہے۔ کلا اب ایسا ہرگز نہ ہوگا۔

قیام حشر سے پہلے کنار مرقد میں

ثواب کی بھی جھلک ہے عذاب کی بھی جھلک

اٹھا سکیں نہ کبھی جن کو اپنے پہلو سے جنازے کس طرح ان کے اٹھائے جاتے ہیں

وہ راہ جس سے گریزاں ہے زندگی عاجز اسی کی سمت قدم ہم بڑھائے جاتے ہیں

موت کو کثرت سے یاد کرنے کا حکم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم دس آدمی تھے اور میں ان

دس میں سے ایک ہوں کہ ایک مرتبہ ہم حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو

ایک انصاری نے سوال کیا: یا نبی اللہ من اکیس الناس واحرم الناس؟

اے اللہ کے نبی! سب سے زیادہ سمجھدار اور محتاط شخص کون ہے؟ حضور علیہ السلام نے

فرمایا: اکثرہم ذکر اللہ موت و اکثرہم استعداد اللہ موت۔ جو لوگ موت کو سب سے زیادہ یاد کرنے والے ہوں اور موت کے لیے سب سے زیادہ تیاری کرنے والے ہوں۔ اولئك الاکياس ذهبوا بشرف الدنيا و کرامة الاخرة۔ یہی لوگ ہیں جو دنیا کی شرافت اور آخرت کا اعزاز لے جاتے ہیں۔

(رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی فی الصغیر باسناد حسن و رواہ ابن ماجہ مختصراً باسناد حید کذا فی الترغیب و ذکر لہ الزبیدی طر قاعدیة)

یہی ہیں جن کے سونے کو فضیلت ہے عبادت پر انہی کے اتقا پر ناز کرتی ہے مسلمانی انہی کی شان کو زیبا نبوت کی وراثت ہے انہی کا کام ہے دینی مراسم کی نگہبانی رہیں دنیا میں اور دنیا سے بالکل بے تعلق ہوں پھریں دریا میں اور ہرگز نہ کپڑوں کو لگے۔ پانی

سب سے بڑا عقلمند وہ ہے جو موت کو زیادہ یاد کر نیوالا ہے؟

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: الکیس من دان نفسه و عمل لها بعد الموت (ابن ماجہ) سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو قابو میں رکھا اور موت کے بعد والی زندگی کے لئے کچھ جمع کرتا رہا۔ اتحاف میں ہے کہ ایک جوان نے مجلس میں کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اہل ایمان میں سے سب سے زیادہ سمجھدار کون ہے؟ فرمایا: موت کو زیادہ یاد کرنے والا اور اس کے آنے سے پہلے اس کے لئے خوب تیاری کرنے والا۔ کیونکہ عقلمند و نیک بخت وہ ہے۔ جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے اور حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ موت خود نصیحت کے لئے کافی ہے۔ کفی باللہوت و اعظا (الترغیب ج ۴) تو موت کی یاد اعمال صالحہ کی ضامن اور خواہشات قبیہ کا استیصال کرتی ہے۔

آہ اے انساں! نظر آتے نہیں وہ لوگ آج

لب پہ جن کے ذکر حق سینوں میں سوز و ساز تھا

فرصت کے لمحات کو غنیمت جانو اور نیکی کرنے میں جلدی کرو

روى عن جابر بن عبد الله قال خطبنا رسول الله صلى

الله عليه وسلم فقال يا ايها الناس تو بوا الى الله قبل ان

تموتوا وبادروا بالاعمال الصالحة قبل ان تشغلوا واصلوا الذى

بينكم وبين ربكم بكثرة ذكر كم له وكثرة الصدقة فى

السرو العلانية ترزقوا وتنصروا (ابن ماجه)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ہمیں خطبہ دیا جس میں فرمایا: اے لوگو! دربارِ خداوندی میں (اپنے

گناہوں سے) توبہ کرو اس سے قبل کہ تمہیں موت آگھیرے اور اعمالِ

صالحہ کے لئے جلدی کرو اس سے پہلے کہ تم (کسی کام میں) مصروف ہو

جاؤ۔ (قرآن مجید میں ہے: فاستبقوا الخیرات۔ البقرہ۔ اور

بھلائیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو)۔ اپنے پروردگار سے اس

کے کثرت ذکر کے ساتھ اور ظاہر و باطن کثرت صدقہ و خیرات کے ساتھ

تعلق پیدا کر لو (اس طرح) تمہیں رزق عطا کیا جائے گا اور (مصائب

میں) تمہاری امداد بھی کی جائے گی۔

☆ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التؤدة فى كل شى

خير الا فى عمل الاخرة (ابوداؤد حاکم بیہقی والترغیب ج ۳ ص ۲۵۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کے کاموں میں تاخیر اور

آخرت کے امور میں تعجیل بہتر ہے (اس لیے کہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں)

گنوا نہ لہو و لعب میں تو اس کو اے انساں
کہ نعمتوں میں ہے انمول نعمت فرصت

آگے کیا بھیجا اور پیچھے کیا چھوڑا؟

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال اذا مات البیت قالت الملكة ما قدم وقال بنو
آدم ما خلف (بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں
کہ آپ نے فرمایا: جب مرنے والا مرتا ہے تو فرشتے پوچھتے ہیں کہ اس نے
اپنے لیے آگے کیا بھیجا؟ یعنی کیا اعمال خیر کئے اور اپنی آخرت کے لئے اللہ
کے خزانے میں کیا سرمایہ جمع کیا اور عام انسان آپس میں کہتے ہیں یعنی ایک
دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ اس نے (اپنے پیچھے) کتنا مال چھوڑا؟

ضیاع وقت کا غم بھی ضیاع وقت ہی ہے
ضیاع وقت کا انجام ہے غم و حسرت

دیکھ اے دل یہ دم غنیمت ہے

گوہر سے گراں تر ہیں تری عمر کے لمحات
ہشیار کہ ہو جائیں نہ یہ نذر خرافات
کٹ جائے نہ غفلت ہی کے رستے میں یہ مہلت
لب پر نہ کہیں وقت اجل ہو ترے ”ہیہات“

انسان جس وقت جس حال میں ہے وہ وقت اور وہ حال اس کے لئے غنیمت
ہے کیونکہ ممکن ہے آئندہ وہ وقت اور وہ حال بھی نہ رہے سماعت جاتی رہے بصارت
ختم ہو جائے قوت گویائی سلب ہو جائے۔ اعضاء جسم ساکت ہو جائیں نہ اصلاح

احوال کا وقت رہے نہ توبہ و استغفار کا اور یہ ممکن ہے لہذا توبہ و استغفار میں لمحہ بھر کے لئے بھی تاخیر مناسب نہیں کیونکہ ممکن ہے پھر جنبش لب کی بھی قوت نہ رہے۔

۔ کیا خبر پھر نہ اٹھ سکے پردہ
دیکھ اے دل یہ دم غنیمت ہے

☆ یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وقت کا فوت ہو جانا موت سے بھی زیادہ سخت ہے کیونکہ وقت فوت ہونے سے اللہ تعالیٰ سے تعلق ٹوٹتا ہے اور موت کے ذریعے مخلوق سے قطع تعلق ہوتا ہے۔

اگر ہم اپنی ساری زندگی کا ایک ایک لمحہ بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت و ذکر میں گزار دیں تو ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذرہ برابر بھی حق ادا نہیں کر سکتے، یہ تو اس کی مہربانی ہے کہ وہ ہماری طرف سے معمولی کوشش پر بھی زیادہ سے زیادہ اجر و ثواب سے نوازتا ہے لیکن ہمیں زندگی کی اس مہلت سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے کیونکہ جب موت کا وقت آ جائے گا تو عمر دراز بھی یوں محسوس ہوگی گویا کہ ایک خواب تھا۔

۔ وہ لوگ منزل پہ جا ہی پہنچے جو صبح دم چل پڑے تھے عاجز
رہے گا تو محو خواب غفلت ارے تغافل شعار کب تک

☆ حضرت داؤد طائی علیہ الرحمۃ جارہے تھے کہ کسی نے سر راہ ٹھہرا کر مائل بکلام کرنے کی کوشش کی تو آپ نے فرمایا: مجھے جانے دو میں اپنی عمر مستعار کو غنیمت سمجھ چکا ہوں۔

☆ حضرت حسن بصری اپنے وعظ میں فرمایا کرتے تھے نیک اعمال کی بجا آوری میں جلدی کرو کیونکہ اگر زندگی کے یہ چند سانس رک گئے تو یہ موقع ہاتھ سے نکل جائے گا حالانکہ اس سے تم قرب الہی جیسی نعمت حاصل کر سکتے ہو۔

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں ہے

اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآن مجید کی مختلف آیات میں وقت کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے سورۃ لیل، ضحیٰ اور العصر میں زمانے اور وقت کی قسم یاد فرمائی ہے (واللیل اذا یغشی..... والضحی واللیل اذا سجدی..... والعصر) اور کافروں کی مذمت اس لیے بھی فرمائی: وہ وقت کو ضائع کرتے ہیں۔ جب قیامت کے دن وہ جہنم میں چیخ و پکار کریں گے کہ ہمیں دنیا میں جانے کی دوبارہ مہلت دی جائے تاکہ ہم نیک اعمال کریں جو پہلے نہیں کر سکے تو انہیں فرمایا جائے گا اولم نعدکم ما یتذکر فیہ (سبا) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی کہ جس میں سمجھدار سمجھ لیتا۔ تو اگر کوئی مسلمان کہلا کر بھی اپنی زندگی کو برباد کرتا پھرے اور فکر آخرت و یاد الہی سے غافل رہے تو ایسے مسلمان پہ بھی جتنا افسوس کیا جائے کم ہے کیونکہ اس نے اس عظیم نعمت کی قدر نہیں کی جس میں اگر وہ چاہتا تو رضائے الہی حاصل کر سکتا تھا۔ اسی لیے کہا گیا الوقت کالسيف ان لم تقطعه قطعك۔ وقت تلوار کی طرح ہے اس کو تم رخ کاٹو کے یعنی مفید کاموں میں نہ گزارو گے تو یہ تمہیں کاٹ دے گا اور پھر تم کف افسوس ملتے رہو گے۔

امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: میں نے صوفیاء کرام کی صحبت اختیار کی تو ان کے دو جملوں سے بہت فائدہ اٹھایا ایک تو یہی جملہ جو ابھی گزرا اور دوسرا یہ نفسک ان شغلتها بالحق والاشغلتک بالباطل۔ اپنے نفس کو حق کے ساتھ مشغول کرو ورنہ وہ تمہیں باطل کے ساتھ مشغول کر دے گا۔ کسی کا کتنا پیارا شعر ہے۔

جیبع البصالح تنشأ من الوقت من اضاعه لم یستدرکہ ابدًا
تمام مصالِح (بھلائیوں) وقت کی پیداوار ہیں جس نے اسے ضائع کر دیا وہ کبھی

کامیاب نہ ہوگا۔

ے دے رہا ہے ہر نفس پیغام موت
 جلوۂ محبوب ہے انعام موت
 موت سے کوئی بچا سکتا نہیں
 رنج و غم کر دیں اگر جینا محال
 اُٹھ رہے ہیں راہِ پیری میں قدم
 جا رہی ہے زندگانی تجھ سے دور
 سر پہ یہ تیرے نہیں موئے سفید
 سامنے ہے جس کے منظر موت کا
 موت سے پہلے ہی مر جائے بشر
 جس کا جتنا زندگی سے پیار ہے
 ان شہیدان وفا کی بات کر
 آ گیا مے خانہ ہستی میں جو
 جائے گا پی کر وہ آخر جام موت

وقت سونے سے بھی زیادہ قیمتی ہے

وقت کے قدر دانوں نے کہا ہے: الوقت اثن من الذهب وقت سونے سے
 بھی زیادہ گراں قیمت ہے۔ اس کی وضاحت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ایک
 خطبہ جمعہ سے بھی ہو سکتی ہے جو کہ الترغیب ج ۴ ص ۲۴۷ پر ہے۔

عن عبدالرحمن السلمي قال نزلنا من البدائن على فرسخ
 فلما جاءت الجمعة حضرنا فخطبنا حذيفة فقال ان الله
 عزوجل يقول اقتربت الساعة وانشق القمر الاوان الساعة
 قد اقتربت الاوان القمر قد انشق الاوان الدنيا قد اذنت

بفراق الاوان اليوم المضمار وغدا السباق (الترغیب ج ۲ ص ۲۳۷)
 عبدالرحمن سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے (سفر کے دوران)
 مدائن سے ایک میل کے فاصلے پر قیام کیا، جمعہ کا دن تھا تو حضرت حذیفہ
 رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کا
 ارشاد ہے کہ قیامت قریب آگئی اور چاند ٹکڑے ہو گیا۔ فرمایا: خبردار!
 قیامت قریب آگئی، خبردار! چاند شق ہو گیا ہے۔ سنو! دنیا نے جدائی کا
 اعلان کر دیا (یعنی تم ایک دن ضرور دنیا چھوڑ جاؤ گے) سنو! آج عمل کا
 دن ہے، کل جزا کا (یعنی آج دنیا میں جو عمل کرو گے کل آخرت میں اس
 کا صلہ پاؤ گے، لہذا عمر کا ایک لمحہ بھی غفلت میں ضائع نہ کرو۔)

پہنچنا ہے تجھے منزل پہ منزل دور ہے انساں

سنجھل، اٹھ جاگ اے محو جمالِ جنتِ دنیا

نیک اعمال میں جلدی کر لو!

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل
 مومنا ویہسی کافرا ویہسی مومنا ویصبح کافرا یبیع دینہ
 بعرض من الدنیا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا: اعمالِ صالحہ کے لئے سبقت کرو (جلدی کرو) اس سے پہلے کہ
 اندھیری رات کی طرح فتنوں کا ظہور شروع ہو جائے۔ صبح کوئی مومن ہو
 اور شام کو کافر، شام کو کوئی مومن ہو تو صبح کافر اور وہ دنیا کے حقیر مال کے
 لالچ میں اپنے دین کو فروخت کر بیٹھے۔

دنیا آخرت کی کھیتی ہے جو آج بونا ہے وہی کل کا ٹٹا ہے جو اپنی کھیتی میں وقت پہ ہل چلاتا، بیج بوتا، پانی دیتا ہے اور اس کی نگہداشت کرتا ہے وہی اس کا پھل کھائے گا ورنہ محروم رہے گا اس طرح خدا کی اطاعت کرنے والا ہی اخروی نعمتوں سے مستفیض ہو سکے گا۔

نہ لالہ پہ کبھی اے دل سوال ثروت دنیا
کہ ثروت ساتھ لاتی ہے خیال عشرت دنیا

وقت کی قدر کر نیوالے لوگ

ہمارے اسلاف وقت کی کتنی قدر کرتے تھے؟ اس پہ چند حقائق ملاحظہ ہوں
(اس مضمون کے تمام حوالے قیمة الزمن عند العلماء ترجمہ و تلخیص مفتی عبدالمجید خان میں دیکھے جاسکتے ہیں)
☆ حضرت عامر بن قیس (مشہور تابعی عابد و زاہد) سے ایک شخص نے عرض کی:
مجھ سے بات کیجئے۔ فرمایا: امسك الشمس۔ سورج کو روک تا کہ میں تجھ سے بات کروں ورنہ وقت کا گنونا بہت بڑا خسارہ ہے اور اس کا بدل ناممکن ہے۔
☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں کسی چیز پہ اتنا شرمندہ نہیں جتنا اس پر کہ کسی دن سورج غروب ہو جائے اور میں کوئی نمایاں کام نہ کر سکوں جس سے میرے (نیک) اعمال میں کوئی اضافہ نہ ہو سکے۔“

کل پر نہ کوئی نیک عمل چھوڑ تو انسان
ممکن ہے اجل آئے تجھے شام سے پہلے

☆ امام حسن بصری نے فرمایا: اے ابن آدم تو ہی ایام ہے جب ایک دن گزر گیا تو بعض ایام (زندگی کا کچھ حصہ) گزر گیا (یعنی تو نے سمجھا ہوگا کہ تیری عمر زیادہ ہو گئی لانکہ درحقیقت تیری زندگی سے ایک دن کم ہو گیا) فرمایا: میں نے بعض قوموں کو اپنے اوقات پہ اتنا حریص پایا ہے جتنا کہ تم درہم و دینار کے حریص نہیں ہو۔

☆ موسیٰ بن اسماعیل تبوز کی فرماتے ہیں: اگر میں یہ کہوں کہ میں نے حماد بن مسلم کو کبھی ہنستے نہیں دیکھا تو یقیناً میں نے سچ کہا وہ ہر وقت قرآن و حدیث کی تلاوت و تعلیم یا تسبیح و نماز میں مشغول رہا کرتے تھے۔ دن رات کو انہوں نے انہی کاموں کے لئے تقسیم کر رکھا تھا۔ یونس مؤدب کہتے ہیں کہ حضرت حماد کا وصال بھی حالت نماز میں ہوا۔

زندگی بے بندگی شرمندگی

کمال ہوش و خرد کی یہی علامت ہے

ہو رائیگاں نہ تری زندگی کی اک ساعت

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: لاتزول قدما ابن ادم یوم القیمة حتی یسئل عن خمس۔ قیامت کے دن بندے کے قدم اس وقت تک نہ ہٹ پائیں گے جب تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں نہ پوچھ لیا جائے گا۔

عن عمرہ فیما افناہ وعن شبابہ فیما ابلاہ و عن مالہ من این

اکتسبہ و فیما انفقہ و ما ذاعل فیما علم (ترمذی)

عمر کہاں اور کیسے گزاری، جوانی کس طرح صرف کی، مال کس طرح کمایا اور کہاں خرچ کیا، علم پہ کس حد تک عمل کیا۔

انسان اپنی زندگی، جوانی، آمد و خرچ اور اپنے علم و عمل کا آپ ہی دنیا میں محاسبہ کر لے۔ جیسا کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حاسبوا قبل ان تحاسبوا (الترغیب)

اپنا حساب (اس دنیا میں) خود ہی کر لو اس سے قبل کہ آخرت میں تم سے

حساب طلب کیا جائے۔

انسان ذرا سوچے اور غور و فکر کرے کہ سر محشر جب مجھ سے یہ سوالات کیے

جائیں گے تو میرا کیا حال ہوگا اور کیا جواب دوں گا دربارِ خداوندی میں؟ یاد رکھو! جس سے حساب طلب کر لیا گیا پھر اس کی خیر نہیں۔

ہے یہی بس نجات کی صورت

حشر کے دن مرا حساب نہ ہو

اس روز ذلت و رسوائی سے وہی خوش نصیب محفوظ رہیں گے جو اس گھڑی اور

اس امتحان گاہ میں پہنچنے سے پہلے اسی دنیا میں تیاری کر لیں گے اور زندگی اسی طرح

گزاریں گے کہ اس محاسبہ اور اس امتحان میں کامیاب ہو جائیں۔

کر لیا جس نے خود حساب اپنا

اس کا پھر احتساب کیا ہو گا؟

حضرت منذر فرماتے ہیں: میں نے حضرت مالک بن دینار کو دیکھا کہ وہ اپنے

آپ کو فرما رہے تھے: ارے کبخت، عمل میں جلدی کر اس سے پہلے کہ تجھے موت آ

جائے اس جملہ کو انہوں نے ساٹھ بار دہرایا۔ میں سن رہا تھا لیکن انہیں علم نہ تھا کہ میں

سن رہا ہوں۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۶۰)

ہائے یہ زندگی گھڑی بھر کی باعث صد ہزار کلفت ہے

موت ہے گھات میں تیری انساں ایک تو ہے کہ محو غفلت ہے

زندگی کے مشکل ترین لمحات

حضرت خلیل بن احمد زاہیدی بصری نہایت ہی ذکی عالم (المتوفی ۱۷۰ھ)

فرماتے: ”میرے لیے سب سے مشکل لمحات وہ ہوتے ہیں جب میں کھانا کھاتا

ہوں۔ مطلب یہ کہ کاش یہی وقت عبادت و ذکر وغیرہ میں صرف ہو جاتا اور مرنے

کے بعد میرے کام آتا۔

موت آ کر رہے گی تمہیں بے گماں آخرت کی کرو جلد تیاریاں

بے عمل غافلو! سب سنو دھر کے کاں
 موت کا دیکھو اعلان کرتا ہوا
 کہتا ہے جام ہستی کو جس نے پیا
 تم اے بوڑھو سنو! نوجوانو سنو
 موت کو ہر گھڑی سر پہ جانو سنو
 جس نے دنیا میں خوشیوں کا پایا ہے گنج
 موت کے بعد ہو گا اُسے سخت رنج
 چھوڑو عادت گناہوں کی جاؤ سدھر
 گر عذابوں کو دیکھو گے جاؤ گے ڈر
 حوصلہ رکھ کیوں گھبراتا عطار ہے
 عیش و عشرت کی اڑ جائیں گی دھجیاں
 سوئے گورِ غریباں جنازہ چلا
 وہ بھی میری طرح قبر میں جائے گا
 اے ضعیفو سنو! پہلوانو سنو!
 جلد توبہ کرو میری مانو سنو!
 اور غفلت سے ہے ہر گھڑی نغمہ سنج
 اُس کو برزخ میں رنج اُس کو دوزخ میں رنج
 ورنہ پھنس جاؤ گے قبر میں سر بسر
 تم بتاؤ کہاں جاؤ گے بھاگ کر
 تو غلامِ شہنشاہِ ابرار ہے

بوقت انتقال بھی فقہی مسائل

قاضی قضاة الدنیا امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ مرض الموت میں تھے کہ اپنے شاگرد
 قاضی ابراہیم بن جراح کو فی ثم مصری کے ساتھ ایک مسئلہ میں بحث کر رہے ہیں۔
 انہوں نے عرض کیا: اس حالت میں بھی؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں ہو سکتا ہے اس کے
 باعث نجات دینے والا ہمیں نجات دے دے اور وہ مسئلہ رمی جمار کا تھا کہ سوار ہو کر کی
 جائے یا پیدل..... مسئلہ مکمل ہوا ابراہیم اٹھ کر ابھی اپنے گھر پہنچے نہ تھے کہ امام اپنے
 معبود حقیقی سے جا ملے۔

گزرے گا باب موت سے ہر ایک جاندار

اعلان کر دیا ہے یہ پروردگار نے

☆ امام ابو یوسف لمعی حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی درسگاہ میں سترہ یا
 انیس سال رہے اور اس پابندی کے ساتھ کے آپ کے ساتھ کبھی نماز فجر بھی فوت نہ

ہوئی سوائے مرض کے بلکہ عیدین بھی آپ کے ساتھ ادا کرتے۔ محمد بن قدامہ فرماتے ہیں: میں نے شجاع بن مخلد سے سنا اور انہوں نے خود امام ابو یوسف کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بیٹے کا انتقال ہو گیا اور میں اس کی تجہیز و تکفین میں حاضر نہ ہو سکا اور اس کا معاملہ اپنے اعزہ اور پڑوسیوں پہ چھوڑ دیا صرف اس وجہ سے کہ امام صاحب کی صحبت کی برکات سے محروم نہ ہو جاؤں۔

کرتا نہیں آغاز برے کام کا انسان
گر فکر ہو انجام کی انجام سے پہلے

عمل کا وقت اے انساں تیری عمر رواں تک ہے

امام اعظم علیہ الرحمۃ کے شاگرد رشید امام محمد علیہ الرحمۃ (۱۳۲ھ ۱۸۹ھ) رات کو بہت کم سوتے اپنے پاس چند کتابیں رکھتے ایک فن کی ایک کتاب سے اکتاہٹ ہوتی تو دوسرے فن کی کتاب دیکھنے لگتے اور اپنی نیند کو یہ کہہ کر پانی سے دور کرتے کہ نیند حرارت ہے۔

☆ حضرت عصام بن یوسف بلخی حنفی محدث بلخ (متوفی ۲۱۵) نے ایک دینار کا قلم صرف اس لیے خریدا تا کہ شیخ سے جو سنیں فوراً لکھ لیں چونکہ عمر کم ہے اور علم زیادہ اور طالب علم کے لئے مناسب ہے کہ اوقات و لمحات کو ضائع نہ کرے۔ شیوخ کی جلوت و خلوت کو غنیمت جانے اور ان سے استفادہ کرتا رہے کیونکہ فوت شدہ وقت کا تدارک ممکن نہیں۔

دم رحلت تو پچھتائے گا پھر حاصل نہ کچھ ہوگا

عمل کا وقت اے انساں تیری عمر رواں تک ہے

موت کا دھیان بھی لازم ہے کہ ہر آن رہے

فتح بن خاقان جو کہ ذہین و نطین شاعر و ادیب تھے سب سے عظیم خزانہ ان کے

پاس کتب کا تھا۔ ۲۴۷ھ میں فوت ہوئے۔ ہر وقت اپنی آستین میں کتاب رکھتے جب متوکل (شاہ وقت) کے سامنے سے معمولی کام مثلاً پیشاب کرنے یا نماز جنازہ ادا کرنے کا ارادہ کرتے تو فوراً کتاب نکالتے اور آتے جاتے پڑھتے رہتے۔ اسی طرح اگر کبھی کسی ضرورت کے تحت بادشاہ کے پاس کھڑے ہونا پڑتا تو کتاب نکال کر پڑھتے رہتے۔

۱۔ رہ کے دنیا میں بشر کو نہیں زیبا غفلت موت کا دھیان بھی لازم ہے کہ ہر آن رہے جو بھی دنیا میں آتا ہے بشریہ کہتی ہے قضا میں بھی پیچھے چلی آتی ہوں ذرا دھیان رہے ☆ امام محدث، فقیہ محمد بن سحنون قیروانی مالکی (متوفی ۲۵۶ھ) کی باندی ام مدام کھانا لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا میں اس وقت بہت مشغول ہوں جب رات کافی گزر گئی یہاں تک کہ اذان فجر ہو گئی تو فرمایا: کھانا لاؤ اس نے عرض کیا: واللہ میں نے تو آپ کو کھانا کھلا بھی دیا ہے (یعنی باندی ان کے منہ میں لقمے ڈالتی رہی اور ان کو شعور تک نہ ہوا) فرمایا: مجھے تو پتہ بھی نہ چلا، مصروفیت یہ تھی کہ آپ تالیف میں مشغول تھے۔ (اور باعمل علماء اس کام میں اپنی آخرت کے لیے ہی مشغول رہتے ہیں)

صید الخاطر ص ۲۰ پہ ابن جوزی لکھتے ہیں: اوان یصنف کتابا من العلم فان تصنیف العالم ولده المخلدوان یكون عاملا بالخير عالما فیہ فینقل من فعله ما یقتدی الغیر به فذلك الذی لم یت قدمات القوم وهم فی الناس احیاء۔

یا وہ کوئی علمی کام کر گیا کتاب کی صورت میں عالم کی کتاب ہمیشہ اس کے لئے زندہ رہنے والے بیٹے کی طرح ہے بشرطیکہ وہ خود نیک عمل کرنے والا ہو اس کے کاموں کی دوسرے لوگ اقتداء کریں ایسا عالم دین اور مصنف نہیں مرتا دوسرے لوگ

مرجاتے ہیں مگر وہ زندہ جاوید رہتا ہے۔

۔ گزر گئے ہیں زمانے مگر مہک ہے وہی

چمن میں میرے نکہت خرام کا ہے نشان

تیرا ذکر کرتے کرتے جسے موت آگئی ہو

حاکم نے کہا میں نے ابوالفضل بن ابراہیم سے سنا انہوں نے فرمایا: میں نے احمد بن مسلم سے سنا کہ وہ نیشاپور سے بلخ اور بصرہ تک امام مسلم قشیری کے رفیق سفر تھے۔ فرماتے ہیں امام مسلم کو مجلس مذاکرہ کا رئیس بنا دیا گیا اور ان کے سامنے ایک حدیث بیان کی گئی جسے وہ نہ جانتے تھے، گھر واپس لوٹے رات کا وقت تھا، کھجوروں کی ایک ٹوکری ان کی خدمت میں پیش کی گئی حدیث تلاش کرتے رہے، کھجوریں کھاتے رہے، صبح ہوئی تو حدیث بھی مل گئی، کھجوروں کی ٹوکری بھی ختم ہو گئی اور امام بھی واصل بحق ہو گئے۔

۔ سپرد خاک ہوئے کتنے ہمراہانِ حیات

تیرے لیے بھی وہی راستہ مقدر ہے

☆ نحو لغت، ادب اور حدیث و قرأت کے امام احمد بن یحییٰ شیبانی کو فی بغدادی

علیہ الرحمۃ (۲۰۰ھ تا ۲۹۱ھ) جس کتاب کا درس دیتے اسے اپنے پاس رکھتے اور اس شرط پہ دعوت قبول کرتے کہ ان کے لئے کوئی ایسی چیز مہیا کی جائے گی جس پر کتابیں رکھ کر وہ پڑھ سکیں۔

☆ حضرت ثعلب نحوی علیہ الرحمۃ کی وفات کا سبب یہ بنا کہ جمعہ کے روز عصر

کے بعد نکلے تو ہاتھ میں کتاب تھی جو چلتے ہوئے پڑھتے جا رہے تھے۔ ایک گھوڑا ان سے ٹکرا گیا، گرنے سے سر پہ کافی چوٹ آگئی۔ اسی حالت میں گھر لے جایا گیا تو دوسرے دن انتقال فرما گئے۔

کھڑی ہے سر پہ اجل زندگی ہے پاہ رکاب

نہ کوئی رخت سفر ہے نہ کوئی ہدم ہے

☆ ابن جریر طبری نے اپنے شاگردوں کو ۲۳۳ھ سے لے کر ۲۳۹ھ تک اولاً تیس ہزار اوراق پہ مشتمل قرآن پاک کی تفسیر املا کروانا چاہی پھر مختصراً لکھوائی اور اس کے بعد اتنے ہی اوراق پہ مشتمل آدم علیہ السلام سے لے کر اپنے دور تک تاریخ بھی لکھوائی (آپ کی تفسیر تیس اجزاء میں اور تاریخ گیارہ اجزاء میں طبع ہو چکی ہے) آپ کی عمر چھیالیس برس تھی اور آپ نے اتنا لکھا کہ حساب لگایا گیا تو روزانہ کے چودہ صفحات بنے۔ آپ نے اپنی وفات سے پہلے یہ الفاظ لکھے۔ ینبغی للانسان ان لا یدع اقتباس العلم حتی الہبات۔ انسان کو چاہیے کہ اپنی زندگی کے آخری لمحات تک علم سے استفادہ کرتا رہے۔

☆ ابو بکر خیاط نحوی امام محمد بن احمد بن منصور شمر قندی (متوفی ۳۲۰) ہر وقت درس دیتے رہتے یہاں تک کہ راہ چلتے بھی بسا اوقات (کتاب بنی میں مشغولیت کی وجہ سے) گڑھے میں گر جاتے یا جانور آپ کو کچل دیتا۔

بے سود ہے اس دم کسی نیکی کی تمنا

جب نطق و اشارے کی بھی قوت نہیں رہتی

اے امیر! آج تم سے بات کرنے کا موقع نہیں ہے

ابوالفضل قاضی وزیر محمد بن محمد بن احمد مروزی بلخی حنفی حاکم شہید (المتوفی

۳۳۴ھ) دو شنبہ اور جمعرات کا روزہ رکھتے نماز تہجد نہ حضر میں چھوڑتے نہ سفر میں

آپ بادشاہ کے وزیر تھے لیکن ہر وقت قلم دوات اپنے پاس رکھتے جب ذرا حکومتی

ذمہ داریوں سے فارغ ہوتے تو تصنیف میں مشغول ہو جاتے۔ ابو عباس بن حمویہ نے

امیر وقت سے شکایت کی کہ ہم حاکم سے ملاقات کے لئے آتے ہیں لیکن وہ ہم سے

بات تک نہیں کرتے اور نہ قلم اپنے ہاتھ سے رکھتے ہیں۔ صاحب مستدرک ابو عبد اللہ حافظ کہتے ہیں جمعہ کی رات میں ابو الفضل کی مجلس املاء میں حاضر ہوا کہ ابو علی بن ابوبکر بن مظفر امیر بھی وہاں تشریف لائے اور ملاقات کے لئے کچھ دیر کھڑے رہے لیکن انہوں نے اپنی جگہ سے حرکت تک نہ کی اور صرف اتنا کہا: اے امیر! آج تم سے بات کرنے کا موقع نہیں ہے۔

☆ محدث عراق حافظ امام ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان بغدادی عرف ابن شاہین (المتوفی ۳۸۵ھ) کے شاگرد ابو الحسن بن مہدی باللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن شاہین نے فرمایا: میری تین سو تیس تصانیف ہیں ان میں التفسیر الکبیر کے ایک ہزار جز ہیں۔ المسمند کے تیرہ سو، التاریخ کے ایک سو پچاس اور الزہد کے سو جز ہیں۔ آپ نے سات سو درہم روشنائی خریدنے میں صرف کئے۔

غرغره اور نزع کی حالت میں تعلیم دینا

پانچ زبانوں (عربی، سریانی، سنسکرت، فارسی، ہندی) کے ماہر، فلکیات، ریاضی، ادب، لغت اور تاریخ وغیرہ میں ایک سو بیس کتابوں سے زائد کے مصنف ابوریحان البیرونی (متوفی ۴۴۰ھ) کے بارے میں مشہور مستشرق سارطون نے کہا: بیرونی اعظم علماء الاسلام تھے۔ آپ تحصیل علم میں ہر وقت منہمک رہتے، آپ کے ہاتھ سے قلم کبھی جدا نہ ہوتا۔ چھٹی کے دنوں میں بھی آپ کی نگاہیں کتب پہ اور دل علمی فکر و خیال میں رہتا۔ ابوالحسن ولواجی کہتے ہیں: میں نے ان سے جانکنی کے عالم میں ملاقات کی حالانکہ ان کا سینہ تنگ ہو رہا تھا تو مجھے فرمانے لگے: کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اس حالت میں بھی؟ فرمایا: میں دنیا سے رخصت ہو رہا ہوں اور مسئلہ جانتا ہوں، چنانچہ انہوں نے مجھے علم الفرائض سکھایا۔ اس کے بعد میں وہاں سے نکلا اور ابھی راستے میں ہی اتھا کہ ان کی وفات کا خبر سنی۔

فکر عقبیٰ کو نہ سمجھے کوئی فکرِ بے سود
فکر عقبیٰ تو سعادت کا نشان ہوتا ہے

☆ امام الحرمین ابوالمعالی عبدالملک بن عبداللہ جوینی (المتوفی ۴۷۸ھ) جن کے بارے میں عبدالغافر فارسی نے اپنی کتاب ”سیاق نیشاپور“ میں لکھا: ”امام الحرمین“ فخر الاسلام امام الائتہ علی الاطلاق حبر الشریعہ کے مثل نہ آنکھوں نے دیکھا اور نہ ان کے بعد دیکھ سکیں گی“ فرماتے ہیں: دوران گفتگو میں نے ان سے سنا ”عادتہ نہ میں سوتا ہوں اور نہ کھاتا ہوں رات ہو یا دن جب بھی مجھ پہ نیند کا غلبہ ہوتا ہے میں سو جاتا ہوں اور جب کھانے کی خواہش ہوتی ہے تو کھا لیتا ہوں ورنہ کھانے کی لذت و پسندیدگی و صحت تو علمی مذاکرے ہی میں ہے۔“

مجھے چھوڑ دو میں اپنے رب کی ملاقات پہ خوش ہوں

☆ امام ابو الوفاء ابن عقیل حنبلی بغدادی علیہ الرحمہ جو کہ بنی آدم کے اذکیاء میں سے تھے اور افضل العلماء تھے۔ ایک آنکھ سے معذور ہونے کے باوجود علم کی حرص ان میں بیس سال کے نوجوان کی طرح تھی۔ روٹی کی بہ نسبت کیک اس لیے پسند فرماتے کہ اس کو چبانے میں وقت صرف نہیں ہوتا تھا۔ وہی وقت مطالعہ اور لکھنے میں صرف ہو جاتا۔ مختلف فنون پہ آپ کی تقریباً بیس کتب ہیں جن میں سے ایک کتاب الفنون کی آٹھ سو جلدیں ہیں۔ حافظ ذہبی کہتے ہیں کہ دنیا میں اس سے بڑی کوئی کتاب نہیں۔ ابن جوزی کہتے ہیں: جب ابن عقیل کی وفات کا وقت آیا اور کچھ عورتیں رونے لگیں تو فرمایا: ”میں نے وہ فتاویٰ جن میں اللہ کے احکام بیان ہوئے ہیں ان میں لوگوں کے معاملات و واقعات ہیں پچاس سال تک لکھے ہیں اور احکام الہیہ پہ مہر ثبت کرنا نیابتہ عن اللہ ہے لہذا مجھے چھوڑ دو میں اللہ کی ملاقات پہ خوش ہوں۔“ اپنی کتابوں اور بدن کے کپڑوں کے سوا دنیا کی کوئی چیز نہ چھوڑی۔ وہ کپڑے اور کتابیں بھی اتنے پیسوں کی

تھیں کہ تجہیز و تکفین اور ادائے قرض میں کام آگئے۔

سمجھتا ہے جو اپنا لمحہ لمحہ قیمتی انساں

وہ کب بے فائدہ اشغال میں مشغول ہوتا ہے

امام ابن جوزی کی اپنے بیٹے کو نصیحت

ابن تیمیہ نے اجوبۃ المصبر یہ میں لکھا کہ شیخ ابوالفرج ابن جوزی کی تصنیفات کو میں نے ایک ہزار سے زائد پایا۔ آپ اپنا ذرا بھی وقت ضائع نہ کرتے اور ایک ایک دن میں چالیس کا پیاں لکھتے۔ قتی نے الکنی والالقباب میں لکھا کہ جن قلموں سے آپ احادیث لکھتے ان کے تراشے اتنے جمع ہو گئے کہ ان کی وصیت کے مطابق ان کے انتقال کے بعد انہی تراشوں سے غسل کے لئے پانی گرم کیا گیا چنانچہ پانی گرم کرنے کے بعد پھر بھی تراشے بیچ گئے۔ لفتۃ الکید فی نصیحة الولد میں اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اے میرے بیٹے! ایام ساعتوں (لمحات) سے ہیں اور ساعتیں انفاس سے اور ہر نفس خزانہ ہے۔ بغیر کسی (اخروی) کمائی کے نفس (سانس) نہ جائے کہ قیامت کے دن خزانہ خالی دیکھ کر نادام ہو، قبر کے صندوق میں وہ چیز بھیج جو تجھے وہاں خوش کرے۔“

یا رکھے پتلہ آدم کو آپ جو ہمارے آپ کے ہیں سب کے باپ
پتلہ آدم میں داخل ہوا بھی ہے یہی اے روح بس مرضی مری
آئی داخل ہونے کو روح بشر رہ گئی اندر اندھیرا دیکھ کر
عاجزی کی جس نے کی اور عرض کی کیونکر ہوگی اس میں میری زندگی
اک اندھیرا گھر ہے وہ بھی مختصر کیونکر ہو میرا بھلا اس میں گزر
دے معافی مجھ کو تو اے ذوالہمن ہے یہ کیسا خانہ رنج و محن

روح کو پھر حکم عالی یہ ہوا ماننا ہوگا تجھے کہنا مرا
 روح نے پھر داخلہ کی فکر کی اور ڈر کر سہم کر پھر رہ گئی
 پھر ہوئی عرش معلیٰ سے صدا حکم ہے میرا ابھی تو اس میں جا
 روح پھر روتی ہوئی داخل ہوئی پتلہ آدم میں مشکل سے گئی
 جس کو فرماتے ہیں ختم المرسلین راز اک قدرت کا ہے یہ بالقیں
 جس طرح مشکل میں یہ داخل ہوئی نزع میں بھی ہوگی بس مشکل وہی

کاش یہ خوش خوش اگر جاتی وہاں

نزع میں تکلیف کیوں ہوتی یہاں

☆ صاحب تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ جو دو سو کتب کے مصنف ہیں جن میں سے تفسیر کبیر آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ جبکہ عمر آپ کی صرف تریسٹھ سال ہے (۵۴۳ھ، ۶۰۶ھ) فرمایا کرتے تھے: ”واللہ علم کی مشغولیت کی بجائے کھانے پینے میں جو میرا وقت صرف ہوتا ہے اس پر مجھے بہت افسوس ہوتا ہے یقیناً وقت بہت قیمتی چیز ہے۔ امام شمس الدین اصبہانی (المتوفی ۷۴۹ھ) کے بارے میں ابن حجر نے الدر الکامنه میں اور شوکانی نے البدر الطالع میں لکھا یقلد طعامہ لئلا یضیع الزمان بدخولہ و خروجہ آپ نے اپنا کھانا کم کر دیا تاکہ کھانے اور رفع حاجت میں وقت ضائع نہ ہو۔

جوان بیٹے کی وفات پر

حافظ ابن منذری (امام حافظ عبدالعظیم المتوفی ۶۵۶ھ) کے بارے میں امام نووی نے جن کی اپنی حالت یہ تھی کہ دن رات میں ایک بار کھانا کھاتے اور دو سال تک پہلو کو زمین سے نہ لگایا۔ ساڑھے چار سال میں التنبیہ حفظ کی اور المہذب کا رابع حصہ زبانی اپنے شیخ کو سنایا۔

گزار دے اسے اللہ کی اطاعت میں
گر ایک جنبش لب کی ملے تجھے مہلت

بستان العارفین میں لکھا ہے کہ وہ خود فرماتے ہیں میں نے اپنے ہاتھ سے نوے جلدیں اور سات سو جز علوم حدیث کے بارے میں لکھے۔ آپ کے بارے میں بقیۃ الحفاظ شیخ الائمہ والمحدثین مفتی ضیاء الدین ابواسحاق ابراہیم بن عیسیٰ المرادی لکھتے ہیں کہ قاہرہ میں میرا گھر ان کے گھر کے اوپر تھا۔ میں نے دس سال میں سے کسی بھی رات ان کا چراغ گل نہیں دیکھا۔ جب بھی میں بیدار ہوا انہیں علم میں مشغول پایا، کھانے کے دوران بھی علم میں مشغولیت رہتی۔ میں نے ان جیسا محنتی نہ دیکھا نہ سنا۔ اپنے مدرسہ سے صرف نماز جمعہ کے لئے نکلتے کسی خوشی غمی میں شرکت نہ کرتے بلکہ ان کا جوان بیٹا فوت ہو گیا تو بھی فقط مدرسہ کے دروازے پہ جا کر رخصت کر دیا اور فرمایا: ”اے میرے پیارے بیٹے! میں تجھے اللہ کے سپرد کرتا ہوں“ بیٹے کا نام تھا محمد جو کہ فاضل، محدث ذہین و فطین اور حافظ الحدیث تھا۔ (طبقات الشافعیۃ الکبریٰ)

☆ حافظ عبدالغنی مقدسی (المتوفی ۶۰۰ھ) کی سوانح تذکرۃ الحفاظ میں ہے کہ آپ اپنا وقت بالکل ضائع نہ کرتے تھے آپ کا معمول تھا کہ نماز فجر کے بعد تلاوت قرآن اور بسا اوقات حدیث کا درس دیتے پھر وضو کرتے اور ظہر سے پہلے تک سورۃ فاتحہ اور معوذتین کے ساتھ تین سو رکعت نماز ادا کرتے پھر تھوڑا سو کر نماز ظہر ادا کرتے ازاں بعد مغرب تک سماعت حدیث اور تالیف میں مشغول رہتے روزہ ہوتا تو افطاری کرتے اور بعد العشاء آدھی رات یا اس سے کم حصہ سو جاتے۔ پھر وضو کر کے نماز ادا کرتے جو قریب الفجر تک جاری رہتی۔ بسا اوقات سات مرتبہ یا اس سے بھی زائد بار وضو کرتے اور فرماتے: ”نماز میرے دل کو خوش رکھتی ہے جب تک میرے اعضاء تروتازہ رہتے ہیں“۔ پھر نماز فجر سے پہلے تھوڑا سا سو لیتے۔ اس کے باوجود آپ نے

چالیس کتابوں سے زائد کتب لکھیں جن میں سے ایک نفاس الغوالی بھی ہے۔
کیسی آنکھ ہے نیند سے بھرتی ہی نہیں

نہ غرض کسی سے نہ واسطہ مجھے کام اپنے ہی کام سے

تیرے ذکر سے تیری فکر سے تیری یاد سے تیرے نام سے

بہجة النفوس میں لکھا ہے کہ ایک بزرگ کی خدمت میں ایک شخص ملنے کے لئے آیا، وہ ظہر کی نماز میں مشغول تھے، وہ شخص انتظار میں بیٹھ گیا، جب نماز سے فارغ ہو گئے تو نوافل میں مشغول ہو گئے اور عصر تک نوافل پڑھتے رہے، یہ شخص انتظار میں بیٹھا رہا۔ وہ نوافل سے فارغ ہوئے تو عصر کی نماز شروع کر دی اور اس سے فارغ ہو کر دعا میں مشغول ہو گئے اور مغرب تک مشغول رہے اور پھر مغرب کی نماز پڑھی اور نوافل شروع کر دیئے، عشاء تک اس میں مشغول رہے۔ یہ بے چارہ انتظار میں بیٹھا رہا، عشاء کی نماز پڑھ کر پھر نوافل کی نیت باندھ لی اور صبح تک اس میں مشغول رہے، پھر صبح کی نماز پڑھی اور ذکر شروع کر دیا اور اوراد و وظائف پڑھتے رہے اسی دوران مصلے پر بیٹھے بیٹھے اچانک آنکھ جھپک گئی تو فوراً آنکھوں کو ملتے ہوئے اٹھے، استغفار و توبہ کرنے لگے (جیسے کوئی بہت بڑا گناہ ہو گیا ہے) اور یہ دعا پڑھی: اعوذ باللہ من عین لا تشبع من النوم (اللہ ہی کی پناہ مانگتا ہوں ایسی آنکھ سے جو نیند سے بھرتی ہی نہیں)

تو نے منصب بھی کوئی پایا تو کیا گنج و سیم زر بھی ہاتھ آیا تو کیا
 قصر عالی شاں بھی بنوایا تو کیا دبدبہ بھی اپنا دکھلایا تو کیا

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

زہد فی الدنیا کیا ہے اور دنیا کی حقیقت کیا ہے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: افضل الزهد فی الدنیا ذکر الموت وافضل العبادة التفكير فمن اثقله ذکر الموت وجد قبره روضة من رياض الجنة (کنز ج ۵ ص ۵۳۳) دنیا میں بہترین زہد موت کی یاد ہے اور بہترین عبادت تفکر ہے، جو موت کو زیادہ یاد رکھتا ہے وہ اپنی قبر جنت کا باغ پائے گا۔

عیش دنیا ہے سامنے تب تک موت کا سامنا نہیں ہوتا ہے
کشف المحجوب میں حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ نے شیخ احمد حواری کا دنیا کی حقیقت کے بارے میں قول نقل فرمایا ہے:

دنیا کوڑے کرکٹ اور غلاظت سے اٹے ہوئے ایک ایسے ڈھیر کی مانند ہے جہاں کتے جمع ہو جایا کرتے ہیں اور وہ شخص کتوں سے بھی بدتر ہے جو دنیا کے اس کوڑے کرکٹ پر گرا رہے۔ کیونکہ کتا اگرچہ غلاظت کے ڈھیر پر گرتا ضرور ہے لیکن جب اپنی حاجت پوری کر چکتا ہے اور سیر ہو لیتا ہے تو اسے چھوڑ بھی دیتا ہے اور واپس چلا جاتا ہے لیکن دنیا کو دوست رکھنے والا دنیا کے اس ڈھیر کو جمع کئے جاتا ہے اور اسے چھوڑنے کا نام تک نہیں لیتا لہذا ظاہر ہے کہ وہ کتے سے بھی بدتر ہے کیونکہ کتا تو پھر بھی غلاظت کے ڈھیر سے پیٹ بھر کر اس سے الگ ہو جاتا ہے لیکن دنیا کے لالچ میں مبتلا ہونے والے مسلسل اس ڈھیر (دنیا) کے گرد منڈلاتے رہتے ہیں اور اسے جمع کرنے کے شوق میں وہیں پڑے رہتے ہیں۔

(کشف المحجوب مترجم یزدانی صاحب صفحہ ۲۰۳)

بہت دلکش نہایت ہی حسین ہے صورتِ دنیا
فساد و قتل و خون، ظلم و ستم ہے سیرتِ دنیا

نہ ملتا گھونٹ اک پانی کا اس دُنیا میں کافر کو
خدا کے ہاں جو ہوتی کچھ بھی قدر و قیمت دُنیا

زندگی اور موت کو کیوں پیدا کیا گیا؟

حیات و ممات کی تخلیق کے مقصد کو قرآن مجید کی سورۃ ملک کی دوسری آیت میں یوں بیان فرمایا گیا ہے: الذی خلق الموت والحیوة لیبلوکم ایکم احسن عبدا۔ وہ ذات جس نے موت اور زندگی کو پیدا فرمایا تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ عمل کے لحاظ سے تم میں سے کون بہتر ہے؟

یہاں اللہ تعالیٰ نے موت کا ذکر پہلے کیا اور زندگی کا بعد میں حالانکہ دیکھنے میں زندگی پہلے اور موت بعد میں ہے تو اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ زندگی دراصل وہی ہے جو موت کو پیش نظر رکھ کر گزاری جائے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”اس سے مراد دنیا میں موت کو اور آخرت میں حیات کو پیدا فرمانا ہے اور اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ اس سے مراد حیات فی الدنیا ہے تو موت پھر بھی مقدم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے موت کو پہلے پیدا فرمایا ہے۔“ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وکنتم امواتا فاحیا کم..... (البقرہ)

حضور علیہ السلام نے حضرت عبداللہ بن عمر کو اس طرح نصیحت فرمائی۔

خذ من صحتک لسقبک ومن شبابک بہرمک ومن فراغک لشغلك ومن حیاتک لموتک لاتدری ما اسبک غدا۔ اپنی صحت کی حالت میں بیماری کے لئے اپنی جوانی کی حالت میں بڑھاپے کے لئے اپنی فراغت کے لمحات سے مصروفیت کے لئے اور اپنی زندگی سے موت کے لئے ذخیرہ کر لے تو نہیں جانتا کل تیرا نام کیا ہوگا۔ (زندہ یا مردہ)

تو برائے بندگی ہے یاد رکھ بہر سر افکندگی ہے یاد رکھ
ورنہ پھر شرمندگی ہے یاد رکھ چند روزہ زندگی ہے یاد رکھ

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
 کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے
دنیا کی حقیقت اور آخرت کی تیاری کے بارے میں دو خط

کتب رجل الی اخ له اما بعد فان الدنيا حلم والاخرة
 يقظة والمتوسط بينهما الموت ونحن فی اضغاث احلام۔
 والسلام۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۵۵)

ایک شخص نے اپنے بھائی کو لکھا بیشک دنیا ایک خواب ہے اور آخرت
 بیداری اور ان دونوں کے درمیان موت ہے اور ہم پریشان خوابوں میں
 مبتلا ہیں۔ والسلام

سن لے: عاجز نہیں اس گلشنِ عالم کی حقیقت
 انساں کے لئے خوابِ پریشاں سے زیادہ

وکتب اخرا الی اخ له ان الحزن علی الدنيا طویل والموت
 من الانسان قریب وللنقص فی کل یوم منه نصیب وللبلاء
 فی جسبه دیب فبادر قبل ان تنادی بالرحیل۔ والسلام

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۵۵۵)

ایک اور شخص نے اپنے بھائی کو لکھا کہ دنیا پر غم کرنا بہت طویل ہے (یعنی
 دنیا کی نعمتوں کے حصول کی فکر یا ان کے چھن جانے کا غم ایک نہ ختم
 ہونے والا رنج ہے) اور موت انسان سے قریب ہے (اور زندگی سے)
 ہر روز کچھ نہ کچھ کم ہو رہا ہے اور جسم میں بلا (بیماری) ٹہل رہی ہے (یعنی
 اس پر تسلط کے لئے پرتول رہی ہے) اس سے پہلے کہ کوچ کا نقارہ بج
 جائے سفرِ آخرت کی تیاری کر لینی چاہیے۔

حیف چھاتا جا رہا ہے رہ گزاروں پر دھواں
ہائے ڈھلتا جا رہا ہے آفتاب زندگی

مرنے کے بعد نیک و بد دونوں نادم ہوں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مامن احد یبوت الاندم۔ ہر شخص مرنے کے بعد نادم ہوگا۔ عرض کیا گیا: وہ
کیسے؟ فرمایا: ان کان محسنا ندم ان لایکون از دادوان کان میسنا ندم
ان لایکون نزع۔ اگر نیکو کار ہے تو اس بات پہ ندامت ہوگی کہ کاش میں زیادہ
نیکیاں کما لیتا اور اگر برا ہے تو اس بات پر کہ کاش میں برائیاں نہ کرتا۔ (ترمذی)
۷۔ رہ عشرت میں جس نے زندگی اپنی لٹا ڈالی
ملے گا ہاتھ محشر میں ندامت سے، تحسر سے

موت کے فرشتے

قرآن مجید میں جان نکالنے کی نسبت اللہ کی طرف عزرائیل علیہ السلام کی
طرف اور دیگر فرشتوں کی طرف بھی کی گئی ہے۔ تینوں مقامات ملاحظہ ہوں۔ اللہ
یتوفی الانفس حین موتھا (۳۲/۳۹) قل یتوفاکم ملک الموت الذی
وکل بکم (۳۲/۱۱) ان الذین تو فاهم الملائکة ظالمی انفسہم (۲۸/۶۱)
ان میں تطبیق اس طرح ہے کہ اللہ حکم دیتا ہے عزرائیل علیہ السلام روح قبض کرتے ہیں
اور باقی فرشتے معاون ہوتے ہیں۔ تفسیر روح المعانی میں ہے روح فقط عزرائیل قبض
کرتے ہیں البتہ چھ فرشتے ان کے معاون ہوتے ہیں ان میں سے تین فرشتے مومن
کی روح کو قبض ہونے کے بعد اپنی تحویل میں لے لیتے ہیں، تعظیم و تکریم سے اس کو
ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر علیین میں پہنچا دیتے ہیں اور دوسرے تین فرشتے کفار کی
روحوں کو ایک ٹاٹ نما کپڑے میں لپیٹ کر سجین میں پہنچا دیتے ہیں۔

ایک روایت میں یہی کچھ بیان ہوا ہے۔ ان اعوانہ ینتزعون الارواح من سائر الجسد حتی اذا بلغت الحلقوم تناولها ملک الموت۔ عزرائیل علیہ السلام کے مددگار فرشتے ارواح کو کھینچتے ہیں جسموں سے اور جب روحیں حلق تک پہنچتی ہیں تو پھر عزرائیل علیہ السلام نکال لیتے ہیں۔

ملک الموت کا روح قبض کرنا

قبض عزرائیل کر سکتا نہیں مچھر کی روح

ہو نہ جب تک اس کو حاصل حکم ربّ دو جہاں

ابن کثیر نے ایک طویل حدیث ابن ابی حاتم کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اس میں ہے کہ عزرائیل علیہ السلام نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کیا: واللہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لو انی ان اقبض روح بعوضۃ ما قدرت علی ذلك حتی یکون اللہ هو الامر بقبضها۔ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر میں ایک مچھر کی جان بھی اپنے ارادے سے نکالنا چاہوں تو نہیں نکال سکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو۔

جس انسان کے ہاتھ میں نہ اس کی زندگی ہے نہ موت نہ وہ اپنی مرضی سے دنیا میں آیا نہ اپنی مرضی سے رہا۔ یہی حال فرشتوں کا ہے کہ لا یعصون اللہ ما امرهم ویفعلون ما یؤمرون (التحریم) وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے، وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم ہوتا ہے۔

قیصر اور اسکندر و جم چل بے زال اور سہراب و رستم چل بے
کیسے کیسے شیر و ضیغم چل بے سب دکھا کر اپنا دم خم چل بے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

ملک الموت کا اہل ایمان کے ساتھ شفقت و محبت کا معاملہ

☆ شرح الصدور میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جب موت کا فرشتہ خدا کے نیک بندے کے پاس جاتا ہے تو پہلے اس کو ان الفاظ سے سلام کہتا ہے:

السلام عليك يا ولي الله. اے اللہ کے دوست تجھ پر سلام ہو۔ پھر کہتا ہے قم فاخرج من دارك التي خربتھالی دارك التي عمرتھا۔ اٹھ اس گھر سے نکل جس کو تو نے (خواہشات نفس کی قربانی دے کر) خراب کیا (اور تجھے اس جہاں میں کوئی راحت نہ ملی) اور اس گھر کی طرف چل جس کو تو نے (دنیا میں عبادت و ریاضت کر کے اور دین کی خاطر تکلیف پر صبر کر کے) آباد کیا ہے۔

۔ لیتی ہے آنکھ لطف جمال و کمال دوست

نیرنگ فصل گل سے بھی جو رخزاں سے بھی

عزرائیل علیہ السلام کے علم کی وسعت

تفسیر روح المعانی میں حضرت جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس شخص کے سر کے قریب ملک الموت نے عرض کیا: اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بشارت ہو کہ میں ہر مومن کا رفیق ہوں۔ اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ جان لیں کہ میں جب بھی کسی انسان کی روح قبض کرتا ہوں تو اس کے اہل و عیال روتے چلاتے ہیں تو میں اس گھر کے ایک کنارے پر کھڑا ہو جاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اس میں میرا کوئی گناہ نہیں، میں نے تو یہاں بار بار لوٹ کر آنا ہے تم ڈر کر رہو (یعنی موت کی تلخیوں کی فکر کر کے نیک اعمال کو شعار بنا لو) ہر گھر میں اللہ تعالیٰ کی جو مخلوق بھی ہو خواہ گھر پختہ ہو یا کچا یا خیمہ کی شکل میں، خواہ خشکی میں ہو یا تری میں، ہر دن اور رات میں پانچ مرتبہ ان میں

غور و فکر کرتا ہوں۔ حتیٰ انی لاعرف بصغیر ہم و کبیر ہم منہم بانفسہم۔ یہاں تک کہ میں ان کے ہر چھوٹے بڑے کو ان کی ذوات سے پہنچانتا ہوں۔ قسم ہے اللہ کی اے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک میں تو تب روح قبض کرتا ہوں جب مجھے اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے۔

محبوب خدا کے علم کی وسعتیں

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ ملک الموت علیہ السلام کو تمام مخلوق کی ذوات کا علم ہے، تو پھر یقیناً حضور علیہ السلام کا علم اس سے کہیں زیادہ ہے کیونکہ جمیع انبیاء کرام علیہم السلام جمع ملائکہ سے افضل ہیں اور ہمارے نبی علیہ السلام تو پھر سید الانبیاء علیہ وسلم ہیں۔

”عن عبداللہ بن عمرو قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدیہ کتابان فقال ادرون ما ہذان؟ قلنا لا یا رسول اللہ الا ان تخبرنا۔ فقال للذی فی یدہ الیمنی ہذا کتاب من رب العلین فیہ اسماء اهل الجنة واسماء آبائہم و قبائلہم ثم اجمل علی آخرہم فلا یزاد فیہم ولا ینقص منہم ابدا ثم قال للذی فی شمالہ ہذا کتاب من رب العلین فیہ اسماء اهل النار واسماء آبائہم و قبائلہم ثم اجمل علی آخرہم فلا یزاد فیہم ولا ینقص منہم“

(مشکوٰۃ باب ایمان بالقدر)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) باہر تشریف لائے تو آپ کے دونوں ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کتابیں کون سی ہیں؟ ہم نے

عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! ہمیں تو وہی علم ہوتا ہے جو آپ خبر دیتے ہیں۔ جو آپ کے دائیں ہاتھ مبارک میں کتاب تھی اس کے متعلق آپ نے ارشاد فرمایا: یہ رب العلمین کی طرف سے کتاب ہے جس میں تمام اہل جنت اور ان کے آباؤ اجداد کے نام ہیں اور ان کے قبائل کے نام ہیں پھر ان کے آخر میں ان کا مکمل میزان پیش کر دیا گیا ہے تو اس میں کبھی نہ کوئی زیادتی کی جائے گی اور نہ کمی۔ پھر آپ نے دوسری کتاب کے متعلق جو آپ کے بائیں ہاتھ مبارک میں تھی ارشاد فرمایا: یہ رب العلمین کی طرف سے کتاب ہے جس میں دوزخیوں کے نام اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کے قبائل کے نام ہیں پھر اس کے آخر میں تمام کا مکمل میزان پیش کر دیا گیا ہے اس میں کوئی زیادتی و کمی نہیں ہوگی۔

حدیث پاک کا مفہوم

حدیث پاک میں کمی بیشی کے نہ ہونے کا جو ذکر کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ماضی، حال، استقبال کا کوئی فرق نہیں، سب حال ہی حال ہے اس لئے جس شخص نے ایمان لانا ہے یا کفر میں رہنا ہے یا العیاذ باللہ مرتد ہونا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔

دوسری بات جو حدیث میں ذکر کی گئی ہے کہ آپ کے دونوں ہاتھوں میں کتابیں تھیں، وہ کتابیں کیسی تھیں؟ ان کے متعلق یہ بحث کی گئی ہے کہ واقعتاً وہ کتابیں تھیں جو محسوس ہو رہی تھیں جن میں یہ تذکرہ تھا اور آپ کو ہی ان کا علم عطا فرمانا مقصود تھا جب آپ کو علم عطا فرما دیا گیا تو پھر وہ کتابیں واپس لوٹا دی گئیں یا اس کا مقصد یہ ہو کہ آپ کو ان کے اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کے قبائل کے ناموں کا علم عطا کر دیا گیا ہے اس طرح کہ جیسے کسی چیز کا علم کتابوں میں ہوتا ہے، چونکہ جنتیوں کے نامہ ہائے اعمال

ان کے دائیں ہاتھ میں ہوتے ہیں اور دوزخیوں کے بائیں ہاتھ میں اور یوم میثاق کو بھی آدم علیہ السلام کے سامنے جب آپ کی تمام اولاد کو پیش کیا گیا تو جنتی دائیں طرف تھے اور دوزخی بائیں طرف اسی طرح آپ نے بھی یہ فرمایا ہو کہ وہ علم گویا کہ ایک کتاب میں موجود ہونے کی صورت میں جو میرے دائیں ہاتھ میں ہے اس میں تمام جنتیوں کا تذکرہ ہے اور دوسرے ہاتھ میں جو کتاب ہے اس میں دوزخیوں کا ذکر ہے اگرچہ وہ کتابیں تمہیں نہیں نظر آ رہی ہیں لیکن مجھے نظر آ رہی ہیں اس طرح ان کتابوں کا وجود حسی نہیں ہوگا عقلی ہوگا۔

لیکن زیادہ تر محدثین کی رائے میں پہلا قول زیادہ معتبر ہے کیونکہ ان کی طرف ”ہذان“ سے اشارہ کیا گیا ہے اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اس کا حقیقی معنی یہ ہوتا ہے کہ وہ چیز ظاہراً محسوس ہو۔ واللہ اعلم بالصواب (موت کا منظر مع احوال حشر و نشر)

حضور علیہ السلام تو یہ بھی جانتے ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں اس شخص کو پہچانتا ہوں جو سب کے بعد آخر میں جہنم سے نکلے گا اور سب کے بعد جنت میں جائے گا۔ اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کے بڑے بڑے گناہوں کو چھوڑ کر چھوٹے چھوٹے گناہوں کے بارے میں باز پرس کرو۔

فیقال له عملت یوم کذا و کذا و کذا و کذا و عملت یوم کذا
و کذا کذا و کذا فیقول نعم لا یتطیع ان ینکر و هو مشفق
من کبار ذنوبہ ان تعرض علیہ فیقال له ان لك مكان
کل سیئة حسنة فیقول یارب قد عملت اشیاء لا اراها ههنا
قال فلقد زایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحك
حتى بدت نواجذہ (تفسیر الخازن جلد ۳ صفحہ ۳۸۰)

چنانچہ اس سے سوال کیا جائے گا کہ فلاں دن تو نے فلاں کام کیا تھا فلاں دن فلاں گناہ کیا تھا؟ وہ کہے گا ہاں (کیا تھا) کسی ایک گناہ کا بھی انکار نہ کر سکے گا اور وہ اپنے بڑے بڑے گناہ یاد کر کے ڈرے گا کہ وہ مجھ پر پیش نہ کئے جائیں۔ پھر اس سے کہا جائے گا تیرے ہر گناہ کے بدلے ہم نے تجھے ایک نیکی دی۔ یہ سن کر وہ اس قدر خوش ہوگا کہ کہہ اٹھے گا 'اے میرے پروردگار! میں نے اور بھی ایسے بہت سے اعمال (گناہ) کئے ہیں جنہیں یہاں نہیں پارہا۔ یہ فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر ہنسے کہ آپ کی ڈاڑھیں دیکھی جانے لگیں۔

مگر بے خبر بے خبر جانتے ہیں

فرشتوں کا جہان

فرشتوں کی مختلف اقسام ہیں اور ان کی مختلف صفات ہیں۔ ذیل میں ملائکہ کی چند قسمیں بیان کی جاتی ہیں۔

جن فرشتوں کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔ ان میں سے ایک عرش کے اٹھانے والے دوسرے عرش اعظم کے گرد گھومنے والے۔ تیسرے جلیل القدر ملائکہ جیسے حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل اور حضرت عزرائیل علیہم السلام۔ چوتھے جنت کے فرشتے، پانچویں جہنم کے جن کے سردار کا نام "مالک" ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے فرشتوں کا نام "زبانیہ" ہے۔ چھٹے وہ فرشتے جو انسانوں کی حفاظت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ ساتویں نامہ ہائے اعمال لکھنے والے فرشتے جنہیں کراما کاتبین کہتے ہیں۔ آٹھویں وہ فرشتے جن کے سپرد دنیا کے انتظامات ہیں۔ پھر ان انتظامات کرنے والوں کی بہت سی قسمیں ہیں۔ بعض پانی برسانے والے، بعض رحم (بچہ دانی) میں بچہ بنانے والے، بعض مصیبت کے وقت انسانوں کی مدد کرنے والے

وغیرہ وغیرہ۔

اسی جگہ صاحب تفسیر کبیر نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جو شخص کسی جنگل میں پھنس جائے تو اس طرح آواز دے "اعینونی عباد اللہ یرحکم اللہ" یعنی اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ تو اس شخص کو اللہ تعالیٰ کے بندے یعنی فرشتے اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس مصیبت سے نجات دیتے ہیں۔ اسی طرح حصین میں بھی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کے بندوں کا پکارنا صحابہ کرام کی سنت ہے۔

فرشتوں کے بارے میں حضور علیہ السلام کے ارشادات

فرشتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وما یعلم جنود ربك الا هو۔ تیرے رب کے لشکروں کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا۔ اس بارے میں حضور علیہ السلام کے چند ارشادات مع مراقبہ موت ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے

ارشاد فرمایا:

خلقت الملائكة من نور و خلق الجنان من مارج من نار و خلق آدم مما وصف لكم۔

فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا۔ جنات کو شعلہ زن آگ سے پیدا کیا گیا اور آدم علیہ السلام کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جس کی صفت اللہ عزوجل نے تمہیں بیان فرمائی ہے (یعنی خاک سے)

(مسلم شریف، مسند احمد بن حنبل، ج ۶، ص ۱۵۳)

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد

فرمایا:

ان فی الجنة لنہرا ما یدخلہ جبریل من دخلة فیخرج
فینتقض الاخلق اللہ من کل قطرة تقطر منه ملکا۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۲۳۹)

جنت میں ایک نہر ہے جبریل علیہ السلام جتنی مرتبہ بھی اس نہر میں داخل ہو کر
نکلتے ہیں اور اپنے بدن کو جھاڑتے ہیں تو ان کے جسم سے گرنے والے ہر قطرے سے
اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرمادیتا ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام نے

ارشاد فرمایا:

ان لله ملائكة سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی
السلام

بے شک اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں سیر کرتے ہیں
اور میری امت کا (درود و) سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

(نسائی شریف ج ۱ ص ۳۹۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

الاخبر کم بافضل الملائكة جبریل

میں تم کو نہ بتلاؤں کہ سب فرشتوں سے افضل حضرت جبرائیل علیہ السلام

ہیں۔ (۱) مجمع الزوائد جلد ۳ صفحہ ۱۴۰ (۲) درمنثور جلد ۱ صفحہ ۹۲)

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اطت السماء و حق لها ان تتط ما منها موضع اربع اصابع

الاولیہ ملک واضع حبہتہ

آسمان چرچراتا ہے اور اسے حق ہے کہ چرچرائے اس میں چار انگلی کے

برابر جگہ بھی ایسی نہیں مگر اس پر کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے
موجود ہے (یعنی سجدے میں ہے)

(۱) ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۹۵ (۲) ابن ماجہ شریف جلد ۲ صفحہ ۵۵۷ (۳) مسند امام احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۱۷۳

جبریل علیہ السلام کی نرمی اور میکائیل علیہ السلام کی سختی

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے:

ان فی السماء ملکین احدہما یا مربا لشدة والآخر یا امر
باللین وکل مصیب جبریل و میکائیل و نبیان احدہما یا
مر بالین والآخر یا مر بالشدة و کل مصیب و ذکر ابراہیم
ونوحا ولی صاحبان احدہما یا مر باللین والآخر بالشدة
وکل مصیب و ذکر ابا بکر و عمر۔

آسمان میں دو فرشتے ہیں جن میں سے ایک سختی کا معاملہ کرتا ہے اور دوسرا
نرمی کا اور دونوں حق پر ہیں۔ ایک جبرائیل (علیہ السلام) ہیں دوسرے
میکائیل (علیہ السلام) ہیں اور دونی ہیں جن میں سے ایک نرمی کا معاملہ
فرماتے ہیں دوسرے سختی کا اور دونوں حق پر ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور حضرت نوح (علیہ السلام) کا
ذکر فرمایا اور میرے بھی دو دوست ہیں۔ ان میں سے ایک نرمی کا معاملہ
کرتا ہے اور دوسرا سختی کا اور یہ دونوں بھی حق پر ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ذکر

فرمایا۔ (۱) مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۵۱ (۲) درمنثور جلد ۱ صفحہ ۹۳

آخرت کی سختی دنیا کی سختیوں کی طرح نہیں ہے کہ آسانی سے سہی جاسکے اور پرواہ

کیے بغیر زندگی گزار دی جائے۔ بے شک اس دنیا کے

سخت سخت امراض کو تو سہہ گیا چارہ گر گو سخت جاں بھی کہہ گیا
 کیا ہوا کچھ دن جو زندہ رہ گیا اک جہاں سیل فنا میں بہہ گیا
 ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
 کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

آسودہ حالی کیونکر ہو؟

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

کیف انعم وصاحب الصور قد التقم القرن وحق جبہتہ
 واصغی سبعہ ینتظر متی یومر بہ فینفخ قالوا فبا نقول
 یارسول اللہ؟ قال قولوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ
 توکلنا۔

میں کس طرح آسودہ حال ہو جاؤں جبکہ صور (پھونکنے والے
 فرشتے) نے سینگ کو منہ میں لیا ہوا ہے اور اپنے ماتھے پر بل ڈال دیا
 ہے اور اپنے کان متوجہ کر دیئے ہیں اور انتظار کر رہا ہے کہ کب اسے حکم دیا
 جاتا ہے تاکہ وہ صور پھونکے تو صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم تو پھر ہم کیا کہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہو ہمیں
 اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ وہی بہتر کارساز ہے، ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا۔

(ترمذی ج ۲ ص ۱۳۹ ابن ماجہ ج ۲ ص ۵۸۰)

بزم عالم میں فنا کا دور ہے جائے عبرت ہے مقام غور ہے
 تو ہے غافل یہ تیرا کیا طور ہے بس کوئی دن زندگانی اور ہے
 ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
 کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

عزرائیل علیہ السلام کی ہر گھر والوں کو روزانہ تنبیہ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے

ارشاد فرمایا:

لورایتم الاجل ومسیرہ لابغضتم الامل و غرورہ وما من
اهل بیت الا وملك الموت يتعاهدہم فی کل یوم مرتین
فمن وجدہ قد انقضی اجلہ قبض روحہ فاذا بکی اہلہ
وجزعوا قال لم تبکون ولم تجزعون فواللہ ما نقصت
لکم عمرا ولا حبست لکم رزقا مالی ذنب وان لی فیکم
لعودة ثم عودة ثم عودة حتی لا ابقى منکم احدا۔

(اے مسلمانو!) اگر تم موت اور اس کا فیصلہ جان لو تو امید اور اس کے
دھوکہ سے نفرت کرو کوئی بھی گھر والے ایسے نہیں مگر ہر روز ملک الموت ان
کو تنبیہ کرتا ہے۔ جب کسی کی عمر پوری دیکھتا ہے تو اس کی روح قبض کر لیتا
ہے پھر جب اس کے رشتہ دار روتے ہیں تو وہ کہتا ہے تم کیوں روتے ہو؟
اللہ عزوجل کی قسم! نہ تو میں نے تمہاری عمر سے کچھ کم کیا ہے نہ تمہارے
رزق سے میرا کوئی قصور نہیں ہے میں نے تم میں لوٹنا ہے پھر لوٹنا ہے پھر
لوٹنا ہے یہاں تک کہ تم میں سے کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔

(کنز العمال شریف)

ے زور یہ تیرا نہ بل کام آئے گا اور نہ یہ طول اہل کام آئے گا
کچھ نہ ہنگام اجل کام آئے گا ہاں مگر اچھا عمل کام آئے گا

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

عزرائیل علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

پاک ہے:

ان ملك الموت كان ياتي الناس عيانا فاتى موسى فلطبه
ففقا عينه فاتى ربه فقال يا رب عبدك موسى ففقا عيني ولولا
كرامته عليك لشقت عليه قال له اذهب الى عبدى فقل
له فليضع يده على جلد ثور فله بكل شعرة وارت يده سنة
فاتاه فقال ما بعد هذا؟ قال الموت قال فلان فشه شهة
فقبض روحه ورد الله عليه عينه فكان بعد ياتي الناس في
خفية.

ملک الموت لوگوں کے پاس کھلم کھلا (روح قبض کرنے) آجاتے تھے
(اسی طرح) وہ موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس بھی آگئے تو حضرت موسیٰ
(علیہ السلام) نے انہیں تھپڑ رسید کر دیا جس سے ان کی آنکھ پھوٹ گئی تو وہ
اپنے رب عزوجل کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے رب عزوجل!
تیرے بندے موسیٰ (علیہ السلام) نے میری آنکھ پھوڑ دی (یا اللہ
عزوجل) اگر وہ تیرے نزدیک صاحب اکرام نہ ہوتے تو میں بھی بدلہ چکا
دیتا۔ (اللہ عزوجل نے) حکم فرمایا تو میرے بندے کے پاس جا اور اسے
کہہ کہ وہ اپنا ہاتھ بیل کے چمڑے پر رکھ دے جتنے بالوں کو اس کا ہاتھ چھپا
لے گا اتنے سال اس کو موت نہیں آئے گی تو وہ (فرشتہ) آیا (اور وہ سب
کچھ عرض کر دیا) تو انہوں (حضرت موسیٰ علیہ السلام) نے فرمایا: اس کے
بعد کیا ہوگا؟ عرض کیا گیا: اس کے بعد موت ہوگی۔ موسیٰ (علیہ السلام)

نے فرمایا: پھر تم ابھی روح قبض کر لو عزرائیل علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو خوشبو سنگھائی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روح قبض کر لی اور اللہ عزوجل نے عزرائیل علیہ السلام کی آنکھ بھی درست کر دی۔ بس اس واقعہ کے بعد وہ لوگوں کے پاس چھپ کر (روح قبض کرنے کے لئے) آتا ہے۔

(۱) متدرک حاکم جلد ۲، صفحہ ۵۷۸ (۲) تاریخ کبیر امام بخاری جلد ۱، صفحہ ۴۳۴

کیسے گھر اجاڑے موت نے کھیل کتنوں کے بگاڑے موت نے
پیل تن کیا کیا پچھاڑے موت نے سرو قد قبروں میں گاڑے موت نے
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

کچھ زیر نظر کتاب کے بارے میں

زیر نظر کتاب جو کہ ایک عزیزہ نے بڑی محنت سے ترتیب دی ہے اور ”بقولھا“ فتاویٰ کی تقریباً تیس کتب سے تجہیز و تکفین اور سوگ و عدت کے نہایت ہی ضروری اور اہم مسائل کا مجموعہ تیار کیا ہے۔ چونکہ عموماً ان مسائل کو بیان نہیں کیا جاتا، اس لیے ایسے مواقع پر عوام الناس کو بعض اوقات بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بالخصوص خواتین کو عدت میں جن مسائل کی ضرورت پڑتی ہے اور بسا اوقات وہ کسی سے پوچھنے میں بھی ہچکچاہٹ محسوس کرتی ہیں۔ الحمد للہ! ان کی دیرینہ ضرورت کو یہ کتاب پورا کر رہی ہے۔

تکمیل موضوع کے لئے بہار شریعت سے کتاب الجنائز کا کچھ حصہ لکھا جا رہا ہے تاکہ کتاب الجنائز کی پوری بحث خلاصہ اس رسالے میں آجائے۔

بیماری کا بیان

بیماری بھی ایک بڑی نعمت ہے اس کے منافع بے شمار ہیں اگرچہ آدمی کو بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی ہے مگر حقیقتہً راحت و آرام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے یہ ظاہری بیماری جس کو آدمی سمجھتا ہے حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے حقیقی بیماری امراض روحانیہ ہیں کہ یہ البتہ بہت خوف کی چیز ہے اور اسی کو مرض مہلک سمجھنا چاہیے بہت موٹی سی بات ہے جو ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی کتنا ہی غافل ہو مگر جب مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو کس قدر خدا کو یاد کرتا اور توبہ استغفار کرتا ہے اور یہ تو بڑے رتبہ والوں کی شان ہے کہ تکلیف کا بھی اسی طرح استقبال کرتے ہیں جیسے راحت کا۔

ع آنچہ از دوست میرسد نیکوست

مگر ہم جیسے کم سے کم اتنا تو کریں کہ صبر و استقلال سے کام لیں اور جزع و فزع کر کے آتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت جاتی نہ رہے گی پھر اس بڑے ثواب سے محرومی دوہری مصیبت ہے۔ بہت سے نادان بیماری میں نہایت بیجا کلمے بول اٹھتے ہیں بلکہ بعض کفر تک پہنچ جاتے ہیں معاذ اللہ عزوجل کی طرف ظلم کی نسبت کر دیتے ہیں یہ تو بالکل ہی خسر الدنیا و الآخرة (۱۱:۲۲) کے مصداق بن جاتے ہیں اب ہم اس کے بعض فوائد جو احادیث میں وارد ہیں بیان کرتے ہیں کہ مسلمان اپنے پیارے اور برگزیدہ رسول کے ارشادات بگوش دل سنیں اور ان پر عمل کریں اللہ عزوجل توفیق عطا فرمائے۔

حدیث 1.....2..... صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو ہریرہ و ابو سعید رضی اللہ عنہما سے مروی

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں مسلمان کو جو تکلیف و ہم و حزن و اذیت و غم پہنچے یہاں تک کہ کانشا جو اس کے چہے اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

حدیث 3..... صحیحین میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں؛ مسلمان کو جو اذیت پہنچتی ہے مرض ہو یا اس کے سوا کچھ اور اللہ تعالیٰ اس کے سنیات کو گرا دیتا ہے۔ جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

حدیث 4.....5..... صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ام السائب کے پاس تشریف لئے گئے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے جو کانپ رہی ہے عرض کی بخار ہے خدا اس میں برکت نہ کرے فرمایا بخار کو برانہ کہہ کہ وہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو اسی کے مثل سنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث 6..... صحیح بخاری شریف میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی حضور فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے جب اپنے بندہ کی آنکھیں لے لوں پھر وہ صبر کرے تو آنکھوں کے بدلے اسے جنت دوں گا۔

حدیث 7..... ترمذی شریف میں ہے امیہ نے صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان دو آیتوں کا مطلب دریافت کیا

”ان تَبَدُّوا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تَخْفُوْهُ يُحَاسِبِكُمْ بِهٖ اللّٰهُ (۲: ۲۸۴)“
 ”اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔“ (کنز الایمان)

اور ”مَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا اُجْرَبْ بِهٖ“ (۱۲۳: ۴)

”جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔“ (کنز الایمان)

(کہ جب ہر برائی کی جزا ہے اور جو خطرہ دل میں گزرے اس کا بھی حساب ہے تو بڑی مشکل ہے کہ اس سے کون بچے گا) صدیقہ نے فرمایا جب سے میں نے اس کا سوال حضور سے کیا کسی نے بھی مجھ سے نہ پوچھا حضور نے فرمایا اس سے مراد عتاب ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں پر کرتا ہے کہ اسے بخار اور تکلیف پہنچاتا ہے یہاں تک کہ مال جو کرتے کی

آستین میں ہو اور گم جائے اور اس کی وجہ سے گھبرا جائے ان امور کی وجہ سے گناہوں سے ایسا نکل جاتا ہے جیسے بھٹی سے سرخ سونا نکلتا ہے (یعنی گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسا بھٹی سے سونا میل سے پاک ہو کر نکلتا ہے)

حدیث 8..... ترمذی میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم بندہ کو کوئی تکلیف کم و بیش نہیں پہنچتی مگر گناہ کے سبب اور جو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے وہ بہت زیادہ ہے اور یہ آیت پڑھی:

”وَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ“

(۳۰:۴۲)

”اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب ہے جو تمہارے ہاتھوں نے

کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔“ (کنز الایمان)

حدیث 9..... 10..... شرح سنت میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندہ جب عبادت کے اچھے طریقہ پر ہو پھر بیمار ہو جائے تو جو فرشتہ اس پر موکل ہے اس سے فرمایا جاتا ہے اس کے لئے ویسے ہی اعمال لکھ جب مرض میں مبتلا نہ تھا۔ یہاں تک کہ میں اسے مرض سے رہا کروں یا اپنی طرف بلا لوں یعنی موت دوں اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور فرماتے ہیں جب مسلمان کسی بلائے بدن میں مبتلا ہوتا ہے فرشتہ کو حکم ہوتا ہے لکھ جو نیک کام پہلے کیا کرتا تھا تو اگر شفا دیتا ہے تو دھو دیتا اور پاک کر دیتا ہے اور موت دیتا ہے تو بخش دیتا اور رحم فرماتا ہے۔

یضہ 11..... ترمذی بافادۃ الصحیح و تحسین و ابن ماجہ و دارمی سعد رضی اللہ عنہ سے راوی

حضور سے سوال ہوا کس پر بلا زیادہ سخت ہوتی ہے فرمایا انبیاء پر پھر جو بہتر ہیں پھر جو بہتر ہیں۔ آدمی میں جتنا دین ہوتا ہے اسی کے اندازہ سے بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر دین میں قوی ہے بلا بھی اس پر سخت ہوگی اور دین میں ضعیف ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے۔ تو ہمیشہ بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ زمین پر یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ

نہ رہا۔

حدیث 12..... ترمذی و ابن ماجہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں جتنی بلا زیادہ اتنا ہی ثواب زیادہ اور اللہ عزوجل جب کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے تو اسے بلا میں ڈالتا ہے جو راضی ہو اس کے لئے رضا ہے اور جو ناراض ہو اس کے لئے ناخوشی اور دوسری روایت ترمذی کی انہیں سے یوں ہے کہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے دنیا ہی میں سزا دے دیتا ہے اور جب شر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے گناہ کا بدلہ نہیں دیتا اور قیامت کے دن اسے پورا بدلہ دے گا۔

حدیث 13..... امام مالک و ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان مرد و عورت کے جان و مال و اولاد میں ہمیشہ بلا رہتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر خطا کچھ نہیں۔

حدیث 14..... احمد و ابو داؤد بروایت محمد بن خالد عن ابیہ عن جدہ راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم بندہ کے لئے علم الہی میں کوئی مرتبہ مقرر ہوتا ہے اور وہ اعمال کے سبب اس رتبہ کو نہ پہنچا تو بدن یا مال یا اولاد میں اس کا ابتلا فرماتا ہے پھر اسے صبر دیتا ہے یہاں تک کہ اسے اس مرتبہ کو پہنچا دیتا ہے جو اس کے علم الہی میں ہے۔

حدیث 15..... ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور فرماتے ہیں جب قیامت کے دن اہل بلا کو ثواب دیا جائے گا تو عافیت والے تمنا کریں گے کاش دنیا میں قینچیوں سے ان کی کھالیں کاٹی جاتیں۔

حدیث 16..... ابو داؤد عامر الرام رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ مومن جب بیمار ہو پھر اچھا ہو جائے اسکی بیماری گناہوں سے کفارہ ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لئے نصیحت اور منافق جب بیمار ہوا پھر اچھا ہوا اس کی مثال اونٹ کی ہے کہ مالک نے اسے باندھا پھر کھول دیا تو نہ اسے یہ معلوم کہ کیوں باندھا نہ یہ کہ کیوں کھولا۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! بیماری کیا چیز ہے میں تو کبھی بیمار نہ ہوا

فرمایا ہمارے پاس سے اٹھ جا کہ تو ہم میں سے نہیں۔

حدیث 17..... امام احمد شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے جب میں اپنے مومن بندہ کو بلا میں ڈالوں اور وہ اس ابتلا میں میری حمد کرے تو وہ اپنی خواب گاہ سے گناہوں سے ایسا پاک ہو کر اٹھے گا جیسے اس دن کہ اپنی ماں سے پیدا ہوا اور رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندہ کو مقید اور مبتلا کیا اس کے لئے عمل ویسا ہی جاری رکھو جیسا صحت میں تھا مریض کی عیادت کو جانا سنت ہے احادیث میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔

عیادت کے فضائل

حدیث 1..... بخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا مریض کے پوچھنے کو جانا جنازے کے ساتھ جانا دعوت قبول کرنا چھینکنے والے کا جواب دینا۔ (جب الحمد للہ کہے)۔

حدیث 2..... صحیحین میں ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمیں سات باتوں کا حضور نے حکم فرمایا (یہ پانچ باتیں ذکر کر کے فرمایا) قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنا، مظلوم کی مدد کرنا

حدیث 3..... بخاری و مسلم ثوبان رضی اللہ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنت کے پھل چننے میں رہا۔

حدیث 4..... صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ عزوجل روز قیامت فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی۔ عرض کرے گا تیری عیادت کیسے کرتا تو تو رب العالمین ہے (یعنی خدا کیسے بیمار ہو سکتا ہے کہ اس کی عیادت کی جائے) فرمائے گا کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرا فلاں بندہ بیمار

ہوا اور اس کی تو نے عیادت نہ کی کیا تو نہیں جانتا کہ اگر اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا اور فرمائے گا اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے نہ دیا عرض کرے گا تجھے کس طرح کھانا دیتا تو تورب العالمین ہے فرمائے گا کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے نہ دیا۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ اگر تو نے دیا ہوتا تو اس کو (یعنی اس کے ثواب کو) میرے پاس پاتا۔ فرمائے گا اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے نہ دیا عرض کرے گا تجھے کیسے پانی دیتا تو تورب العالمین ہے فرمائے گا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اسے نہ پلایا۔ اگر پلایا ہوتا تو میرے یہاں پاتا۔

حدیث 5..... صحیح بخاری شریف میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لے گئے اور عادت کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے (لَابَسَ طَهُورًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی) کہ کوئی حرج کی بات نہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے اس اعرابی سے بھی فرمایا لَا بَسَ طَهُورًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

حدیث 6..... ابوداؤد و ترمذی امیر المؤمنین مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کو جائے تو شام تک اس کے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔

حدیث 7..... ابوداؤد نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور فرماتے ہیں جو اچھی طرح وضو کر کے بغرض ثواب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جائے جہنم سے ساٹھ برس کی راہ دور کر دیا گیا۔

حدیث 8..... ترمذی بافادہ تحسین و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے آسمان سے منادی ندا کرتا ہے ”تو اچھا

ہے اور تیرا چلنا اچھا اور جنت کی ایک منزل کو تو نے ٹھکانا بنایا۔“

حدیث 9..... ابن ماجہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا جب تو مریض کے پاس جائے تو اس سے کہہ کہ تیرے لئے دعا کرے کہ اس کی دعا دعائے ملائکہ کی مانند ہے۔

حدیث 10..... بیہقی نے سعید بن المسیب سے مرسل روایت کی کہ فرماتے ہیں افضل عیادت یہ ہے کہ جلد اٹھ آئے اور اسی کی مثل انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث 11..... ترمذی و ابن ماجہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں جب مریض کے پاس جاؤ تو عمر کے بارے میں دل خوش کن بات کرو کہ یہ کسی چیز کو رد نہ کرے گا اور اس کے جی کو اچھا معلوم ہوگا۔

حدیث 12..... ابن حبان اپنی صحیح میں انہی سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنتیوں میں لکھ دے گا مریض کی عیادت کرنے جنازہ میں حاضر ہو روزہ رکھے جمعہ کو جائے غلام آزاد کرے۔

حدیث 13..... 14..... احمد و طبرانی و ابو یعلیٰ و ابن خزیمہ و ابن حبان معاذ بن جبل اور ابو داؤد ابو امامہ رضی اللہ عنہما سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں۔ پانچ چیزیں ہیں کہ جو ان میں سے ایک بھی کرے اللہ عز و جل کے ضمان میں آئے جائے گا مریض کی عیادت کرے یا جنازہ کے ساتھ جائے یا غزوہ کو جائے یا امام کے پاس اس کی تعظیم و توقیر کے ارادہ سے جائے یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے کہ لوگ اس سے سلامت رہیں اور وہ لوگوں سے۔

حدیث 15..... ابن خزیمہ اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج تم میں کون روزہ دار ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں۔ فرمایا آج تم میں کس نے مسکین کو کھانا کھلایا عرض کی میں نے فرمایا کون آج جنازہ کے ساتھ گیا۔ عرض کی میں۔ فرمایا کس نے آج مریض کی عیادت کی۔ عرض کی میں نے فرمایا یہ خصلتیں کسی میں

کبھی جمع نہ ہوں گی مگر جنت میں داخل ہوگا۔

حدیث 16..... ابو داؤد و ترمذی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں صلى الله عليه وسلم جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات باریہ دعا پڑھے ”أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ“ (۴۰) اگر موت نہیں آئی ہے تو اسے شفا ہو جائے گی۔

موت آنے کا بیان

دنیا گزشتی و گزاشتی ہے آخر ایک دن موت آتی ہے جب یہاں سے کوچ کرنا ہی ہے تو وہاں کی تیاری چاہیے جہاں ہمیشہ رہنا ہے اور اس وقت کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے حضور اقدس صلى الله عليه وسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا۔ دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر بلکہ راہ چلتا۔ تو مسافر جس طرح ایک اجنبی شخص ہوتا ہے اور راہ گیر راستہ کے کھیل تماشوں میں نہیں لگتا کہ راہ کھوٹی ہوگی اور منزل مقصود تک پہنچنے میں ناکامی ہوگی اس طرح مسلمان کو چاہیے کہ دنیا میں نہ پھنسے اور نہ ایسے تعلقات پیدا کرے کہ مقصود اصلی کے حاصل کرنے میں آڑے آئیں اور موت کو کثرت سے یاد کرے کہ اس کی یاد دنیوی تعلقات کی بیخ کنی کرتی ہے حدیث میں ارشاد فرمایا ”أَكْثِرُوا ذِكْرَهَا ذِمَّ اللَّذَاتِ الْمَوْتِ“ (۴۱) مگر کسی مصیبت پر موت کی آرزو نہ کرے کہ اس کی ممانعت آئی ہے اور ناچار کرنی ہی ہے تو یوں کہے الہی مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لئے خیر ہو اور موت دے جب موت میرے لئے بہتر ہو۔

اس حدیث کو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور مسلمان کو چاہیے کہ اللہ عز و جل سے نیک گمان رکھے۔ اس کی رحمت کا امیدوار رہے حدیث میں فرمایا کوئی نہ مرے مگر اس حال میں کہ اللہ عز و جل سے نیک گمان رکھتا ہو کہ ارشاد الہی ہے۔ ”أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي“ میرا بندہ مجھ سے جیسا گمان رکھتا ہے میں اسی طرح اس کے

ساتھ پیش آتا ہوں۔

ایک جوان کے پاس تشریف لئے گئے اور وہ قریب الموت تھا فرمایا تو اپنے کو کس حال میں پاتا ہے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ سے امید ہے اور اپنے گناہوں سے ڈر۔ فرمایا یہ دونوں خوف ورجا اس موقع پر جس بندہ کے دل میں ہوں گے اللہ سے وہ دے گا جس کی امید رکھتا ہے اور اس سے امن میں رکھے گا جس سے خوف کرتا ہے۔ روح قبض ہونے کا وقت بہت سخت وقت ہے کہ اسی پر سارے عمل کا مدار ہے بلکہ ایمان کے تمام نتائج اخروی اسی پر مرتب کہ اعتبار خاتمہ ہی کا ہے اور شیطان لعین ایمان لینے کی فکر میں ہے جس کو اللہ اس کے مکر سے بچائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے وہ مراد کو پہنچا "إِنَّمَا الْعِبْرَةُ بِالْخَوَاتِيمِ" اعتبار خاتمہ ہی کا ہے۔ "اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْخَاتِمَةِ" ارشاد فرماتے ہیں۔ ﷺ جس کا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہو یعنی کلمہ طیبہ وہ جنت میں داخل ہوا۔

مسائل فقہیہ

مسئلہ 1..... جب موت کا قوت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سنت یہ ہے کہ داہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف منہ کر دیں اور یہ بھی جائز ہے کہ چپٹ لٹائیں اور قبلہ کو پاؤں کریں کہ یوں بھی قبلہ کو منہ ہو جائے گا مگر اس صورت میں سر کو قدرے اونچا رکھیں اور قبلہ کو منہ کرنا دشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت میں ہے چھوڑ دیں۔
(دُرِّ مختار وغیرہ)

مسئلہ 2..... جانکنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئی اسے تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ" مگر اسے اس کے کہنے کا حکم نہ کریں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ 3..... جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کر دیں ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخر کلام "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ"

رَسُولُ اللَّهِ“ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ 4..... تلقین کرنے والا کوئی نیک شخص ہو۔ ایسا نہ ہو جس کو اس کے مرنے کی خوشی ہو اور اس کے پاس اس وقت نیک اور پرہیزگار لوگوں کا ہونا بہت اچھی بات ہے اور اس وقت وہاں سورہ یسین شریف کی تلاوت اور خوشبو ہونا مستحب مثلاً لوبان یا اگر بتیاں سلگادیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ 5..... موت کے وقت حیض و نفاس والی عورتیں اس کے پاس حاضر ہو سکتی ہیں (عالمگیری) مگر جس کا حیض و نفاس منقطع ہو گیا اور ابھی غسل نہیں کیا اسے اور جب کو آنا نہ چاہیے اور کوشش کرے کہ مکان میں کوئی تصویر یا کتانہ ہو۔ اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً نکال دی جائیں کہ جہاں یہ ہوتی ہیں ملائکہ رحمت نہیں آتے اس کی نزع کے وقت اپنے اور اس کے لئے دعائے خیر کرتے رہیں۔ کوئی برا کلمہ زبان سے نہ نکالیں کہ اس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں نزع میں سختی دیکھیں تو سورہ یسین و سورہ رعد پڑھیں۔ (شامی)

مسئلہ 6..... جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبرے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ دے دیں کہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیئے جائیں یہ کام اس کے گھر والوں میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ 7..... آنکھیں بند کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔

(۲۲) بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ يَسِّرْ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَسَهِّلْ

عَلَيْهِ مَا بَعْدَهُ وَأَسْعِدْهُ بِلِقَائِكَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ إِلَيْهِ خَيْرًا مِمَّا

خَرَجَ عَنْهُ۔ (دُرِّمختار)

مسئلہ 8..... اس کے پیٹ پر لوہا یا گیلی مٹی یا اور کوئی بھاری چیز رکھ دیں کہ پیٹ پھول نہ جائے (عالمگیری) مگر ضرورت سے زیادہ وزنی نہ ہو کہ باعث تکلیف ہے۔ (دُرِّمختار)

مسئلہ 9..... میت کے سارے بدن کو کسی کپڑے سے چھپادیں اور اس کو چارپائی یا تخت وغیرہ کسی اونچی چیز پر رکھیں کہ زمین کی سیل نہ پہنچے۔ (عالمگیری)

مسئلہ 10..... مرتے وقت معاذ اللہ اس کی زبان سے کلمہ کفر نکلا تو کفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا (دُڑ مختار) اور بہت ممکن ہے کہ اس کی بات پوری سمجھ میں نہیں آئی کہ ایسی شدت کی حالت میں آدمی پوری بات صاف طور پر ادا کرے دشوار ہوتا ہے۔

مسئلہ 11..... اس کے ذمہ قرض یا جس قسم کے دین ہوں جلد سے جلد ادا کر دیں کہ حدیث میں ہے میت اپنے دین میں مقید ہے۔ ایک روایت میں ہے اس کی روح معلق رہتی ہے جب تک دین نہ ادا کیا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ 12..... میت کے پاس تلاوت قرآن مجید جائز ہے جبکہ اس کا تمام بدن کپڑے سے چھپا ہو اور تسبیح و دیگر اذکار میں مطلقاً حرج نہیں۔ (رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ 13..... غسل و کفن و دفن میں جلدی چاہیے کہ حدیث میں اس کی بہت تاکید آئی۔ (جوہرہ دُڑ مختار)

مسئلہ 14..... پڑوسیوں اور اس کے دوست احباب کو اطلاع کر دیں کہ نمازیوں کی کثرت ہوگی اور اس کے لئے دعا کریں گے کہ ان پر حق ہے کہ اس کی نماز پڑھیں اور دعا کریں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ 15..... بازار و شارع عام پر اس کی موت کی خبر دینے کے لئے بلند آواز سے پکارنا بعض نے مکروہ بتایا مگر صحیح یہ ہے کہ اس میں حرج نہیں مگر حسب عادت جاہلیت بڑے بڑے الفاظ سے نہ ہو۔ (جوہرہ نیرہ رد المحتار)

مسئلہ 16..... ناگہانی موت سے مراد تو جب تک موت کا یقین نہ ہو تجہیز و تکفین ملتوی رکھیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ 17..... عورت مرگئی اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے تو بائیں

جانب سے پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے اور اگر عورت زندہ ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ مر گیا اور عورت کی جان پر بنی ہو تو بچہ نکالا جائے اور بچہ بھی زندہ ہو تو کیسی ہی تکلیف ہو بچہ کاٹ کر نکالنا جائز نہیں۔ (عالمگیری، دُرِّ مختار)

مسئلہ 18..... اگر اس نے قصداً کسی کا مال نکل لیا اور مر گیا تو اگر اتنا مال چھوڑا ہے کہ تاوان دے دیا جائے تو ترکہ سے تاوان ادا کریں ورنہ پیٹ چیر کر مال نکالا جائے گا اور بلا قصد ہے تو چیرا نہ جائے۔ (دُرِّ مختار، رد المحتار)

مسئلہ 19..... حاملہ عورت مر گئی اور دفن کر دی گئی کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس کے بچہ پیدا ہوا تو محض اس خواب کی بنا پر قبر کھودنی جائز نہیں۔ (عالمگیری)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ مذکورہ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسلامی بہنوں کو اس کتابچہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

اس دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

دعا گو و طالب دعا

غلام حسن قادری

حزب الاحناف، لاہور

۲۰ مئی ۲۰۱۳ء

میت کو غسل دینے کے فضائل

۱- امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس نے میت کو غسل دیا اور کفن پہنایا اور خوشبو لگائی اور اسے کاندھا دیا اور اس پر نماز پڑھی اور اس کا کوئی راز ظاہر نہ کیا تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔“

(ابن ماجہ، کتاب الجنائز، ص ۲۰۱، حدیث ۱۳۶۲)

۲- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

تمام نبیوں کے سردار سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس نے میت کو غسل دیا پھر اس کی پردہ پوشی کی تو اللہ عز و جل اس کے گناہوں کو دھو دیگا اور اگر اس نے میت کو کفنا یا تو اللہ عز و جل اسے سندس (یعنی نہایت باریک اور نفیس کپڑے) کا لباس پہنائے گا۔“

(طبرانی کبیر، جلد ۸، ص ۲۸۱، حدیث ۸۰۷۸)

۳- حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

خاتم المرسلین، رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”قبروں کی زیارت کیا کرو کہ تمہیں آخرت یاد رہے گی اور مردوں کو غسل دیا کرو کیونکہ بے جان جسم کو چھونے سے نصیحت حاصل ہوتی ہے اور نماز

جنازہ ادا کیا کرو کہ شاید یہ عمل تمہیں غمزدہ کر دے اور غمگین لوگ اللہ عزوجل کی رحمت کے سائے میں ہر بھلائی لوٹ لیتے ہیں۔

(المستدرک للحاکم، کتاب الجنائز، جلد ۱، ص ۱۱۷، حدیث ۱۴۳۵)

میت کو غسل دینے کا شرعی حکم

سوال: میت کو غسل دینے کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: میت کو نہلانا فرض کفایہ ہے۔

فرض کفایہ کی تعریف

فرض کفایہ وہ ہے کہ جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ بعض لوگوں کے ادا کر لینے سے سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا اور اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہگار ہوں گے۔ (عائلیگی)

میت کو غسل کون دے؟

سوال: میت کو غسل دینے کے لئے کن لوگوں کو فوقیت دی جائے؟

جواب: بہتر ہے میت کو غسل دینے والا میت کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو وہ نہ ہو یا پھر نہلانا نہ جانتا ہو تو کوئی اور شخص جو امانتدار پرہیزگار ہو وہ غسل دے سکتا ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، جلد ۱، ص ۱۵۸)

میت کو غسل دینے والا شخص کیسا ہو

سوال: میت کو نہلانے والا شخص کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: میت کو نہلانے والا شخص پرہیزگار اور معتمد (با اعتماد) ہو کہ پوری طرح غسل دے اور جو اچھی بات دیکھے مثلاً چہرہ چمک اٹھایا میت کے بدن سے خوشبو آئی تو اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اور کوئی بری بات دیکھے مثلاً چہرے کا رنگ سیاہ ہو

گیا یا بد بو آئی یا صورت یا اعضاء میں تغیر آیا تو اسے کسی سے نہ کہے اور ایسی بات کہنا جائز بھی نہیں۔ کہ حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے:

”اپنے مردوں کی خوبیاں ذکر کرو اور ان کی برائیوں سے باز رہو۔“

(الجوہرۃ النیرۃ ص ۱۳۱) (ابی داؤد حدیث ۴۹۰۰)

ناپاک عورت کا میت کو غسل دینا

سوال: کیا جنبی شخص یا حیض والی عورت میت کو غسل دے سکتی ہے؟

جواب: نہلانے والے کو پاک ہونا چاہیے۔ جنبی یا حیض والی عورت نے اگر

غسل دیا تو کراہت ہے مگر غسل ہو جائے گا۔ (فتاویٰ ہندیہ ص ۱۵۹ جلد ۱)

بے وضو شخص کا میت کو غسل دینا

سوال: کیا بے وضو شخص میت کو نہلا سکتا ہے؟

جواب: نہلانے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ باطہارت ہو اگر بے وضو

شخص نے غسل دیا تو بھی جائز ہے اس میں کوئی کراہت بھی نہیں مگر بہتر ہے کہ وضو

کرے۔ (فتاویٰ ہندیہ ص ۱۵۹ جلد ۱)

غسال کا میت کے اعضاء کی طرف دیکھنا

سوال: کیا نہلانے والے کو میت کے اعضاء کی طرف دیکھنا چاہیے؟

جواب: نہلانے والا بلا ضرورت میت کے اعضاء کو نہ دیکھے ممکن ہے اس کے

بدن میں کوئی ایسا عیب ہو جسے وہ لوگوں سے چھپاتا تھا تو اب بھی ظاہر نہیں ہونا چاہیے

ہاں نہلانے والا بقدر ضرورت میت کے اعضاء کی طرف دیکھ سکتا ہے۔ (جوہرہ ص ۱۳۱)

غسال کا اجرت لینا

سوال: کیا میت کو نہلانے والا اجرت لے سکتا ہے؟

جواب: اگر وہاں اس کے علاوہ اور بھی لوگ ہیں جو میت کو غسل دے سکتے ہیں تو نہلانے والے کو اجرت لینا درست ہے مگر افضل پھر بھی یہی ہے کہ اجرت نہ لے لے اگر اور نہلانے والا کوئی نہ ہو تو پھر اس کے لئے اجرت لینا جائز نہیں۔

(در مختار ص ۱۰۷ جلد ۳)

عورت میت کو غسل کون دے؟

سوال: میت اگر عورت ہو تو غسل کون دے؟

جواب: عورت کا انتقال ہو تو عورت ہی غسل دے اور وہاں کوئی عورت نہیں کہ نہلا دے تو تیمم کرایا جائے پھر تیمم کرنے والا محرم ہو تو ہاتھ سے تیمم کرائے اور اجنبی ہو اگر چہ شوہر ہی ہو تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر جنس زمین پر ہاتھ مارے اور تیمم کرائے اور شوہر کے سوا کوئی اور اجنبی ہو تو کلائیوں کی طرف نظر نہ کرے اور شوہر کو اس کی حاجت نہیں اور اس مسئلہ میں جوان اور بڑھیا دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ ص ۱۶۰ جلد ۱) (در مختار ص ۱۱۰ جلد ۳)

مرد میت کو غسل کون دے؟

سوال: مرد کا انتقال ہو تو غسل کون دے؟

جواب: مرد کا انتقال ہو تو اسے مرد غسل دے اور اگر وہاں کوئی مرد نہیں ہے تو اس کی بیوی اسے غسل دے سکتی ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ ص ۱۶۰ جلد ۱)

مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو غسل دینا

سوال: کیا مرد عورت کو اور عورت مرد کو غسل دے سکتے ہیں؟

جواب: مرد کو مرد نہلائے جبکہ عورت کو عورت نہلائے ہاں اگر میت چھوٹا لڑکا ہے تو اسے عورت بھی نہلا سکتی ہے اور چھوٹی لڑکی کو مرد بھی غسل دے سکتا ہے۔

چھوٹے سے مراد یہ ہے:

کہ وہ حد شہوت کو نہ پہنچا ہو۔ (فتاویٰ ہندیہ، ص ۱۶۰ جلد ۱)

عورت کن کن لوگوں کو غسل دے؟

سوال: عورت کس کس کو غسل دے سکتی ہے؟

جواب: عورت عورت کو اپنے شوہر کو اور چھوٹے بچے یا بچی کو غسل دے سکتی

ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، ص ۱۶۰ جلد ۱)

عورت کا اپنے خاوند کو غسل دینا

سوال: کیا عورت اپنے خاوند کو غسل دے سکتی ہے؟

جواب: عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جبکہ موت سے پہلے یا بعد کوئی

ایسا امر واقع نہ ہوا ہو جس سے اس کے نکاح سے نکل جائے۔ مثلاً

شوہر کے لڑکے یا باپ کو شہوت سے چھوایا بوسہ لیا یا معاذ اللہ مرتد ہو گئی، اگرچہ

غسل سے پہلے ہی پھر مسلمان ہو گئی کہ ان وجوہ سے نکاح جاتا رہا اور اجنبیہ ہو گئی لہذا

غسل نہیں دے سکتی۔ (فتاویٰ ہندیہ، ص ۱۶۰ جلد ۱)

خاوند کا اپنی بیوی کو غسل دینا

سوال: عورت فوت ہو جائے تو اس کا خاوند اسے غسل دے سکتا ہے؟

جواب: عورت مر جائے تو شوہر نہ اسے نہلا سکتا ہے اور نہ چھوسکتا ہے اور دیکھنے

میں ممانعت نہیں۔ (در مختار، ص ۱۰۵ جلد ۳)

عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ:

شوہر عورت کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اتار سکتا ہے نہ مونہہ دیکھ

سکتا ہے یہ محض غلط ہے صرف نہلانے اور اس کے بدن کو بلا حائل ہاتھ نہ لگانے کی

ممانعت ہے۔

سوال: عورت کو خاوند نے طلاق رجعی دی ابھی وہ عدت میں تھی کہ وہ فوت ہو گیا تو کیا یہ غسل دے سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں عورت غسل دے سکتی ہے۔ (درمختار ص ۱۰۷ جلد ۳)

سوال: عورت کو خاوند نے طلاق بائن دی وہ ابھی عدت میں تھی کہ وہ فوت ہو گیا کیا یہ اسے غسل دے سکتی ہے؟

جواب: نہیں عورت اسے غسل نہیں دے سکتی۔ (درمختار ص ۱۰۷ جلد ۳)

خنثی مشکل کو غسل کون دے؟

خنثی مشکل یعنی وہ شخص جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں پائی جاتی ہیں فوت ہو جائے تو اسے غسل کون دے گا؟

جواب: اسے نہ مرد نہلا سکتا ہے نہ عورت بلکہ اسے تیمم کرایا جائے اور تیمم کرانے والا اگر اجنبی ہو تو ہاتھ پر کپڑا پیٹ کر تیمم کرائے اور اس کی کلائیوں پر نظر نہ کرے۔ (فتاویٰ ہندیہ ص ۱۶۰ جلد ۱)

خنثی مشکل کا کسی کو غسل دینا

سوال: خنثی مشکل کسی مرد و عورت کو غسل دے سکتا ہے؟

جواب: خنثی مشکل اگر چھوٹا ہو تو اسے غسل دیا جائے اور اسے مرد اور عورت دونوں غسل دے سکتے ہیں اسی طرح خنثی مشکل چھوٹا مرد و عورت کی میت کو غسل دے سکتا ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۸۱۴ جلد ۱)

کافر باپ کا اپنے بیٹے کو غسل دینا

سوال: مسلمان فوت ہو گیا اس کا باپ کافر ہے تو کیا اس کا باپ اسے غسل

دے سکتا ہے؟

جواب: نہیں! اسے صرف مسلمان غسل دیں اپنے مسلمان بھائی کو کافر کے

حوالے نہ کریں۔ (درمختار ص ۱۰۷ جلد ۳)

سوال: اجنبی مرد اجنبی عورت کو غسل دے دے تو کیا غسل ادا ہو جائے گا؟؟

جواب: اجنبی مرد نے اجنبی عورت کو غسل دیا تو غسل ادا ہو گیا اگرچہ اس کو نہلانا

جائز نہیں اور اگر وہاں کوئی عورت موجود نہ ہو جو اسے غسل دے سکے تو اجنبی مرد فقط تیمم

کر سکتا ہے وہ بھی ہاتھ پر کپڑا پیٹ کر جنس زمین پر ہاتھ مارے اور تیمم کرائے۔

(درمختار ص ۱۰۵ جلد ۳)

مسلمان عورت کو کافرہ عورت کا غسل دینا

سوال: اگر مسلمان عورت کا انتقال ہوا اور مسلمان عورت موجود نہیں، کافرہ

عورت موجود ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: عورت کا انتقال ہوا اور کوئی مسلمان عورت نہیں اور کافرہ عورت موجود

ہے تو مرد اس کافرہ کو غسل کی تعلیم کرے اور اس کافرہ سے نہلوائے یا چھوٹا لڑکا اس

قابل ہو کہ نہلا سکے تو اسے بتائے وہ نہلائے۔ (فتاویٰ ہندیہ ص ۱۶۰ جلد ۱)

سوال: بد مذہب و گمراہ کی موت کے وقت کوئی اس کی برائی دیکھے تو کیا اس کا

ذکر بھی نہیں کرنا چاہیے؟

جواب: اگر کوئی بد مذہب مرے اور اس کا رنگ سیاہ ہو گیا یا کوئی بری عادت ظاہر

ہوئی تو اس کا بیان کرنا چاہیے کہ اس سے لوگوں کو عبرت و نصیحت ہوگی۔

(فتاویٰ ہندیہ ص ۱۵۹ جلد ۱)

سوال: اگر مسلمان سنی (صحیح العقیدہ) کا انتقال ہوا اس کی برائی دیکھے تو کیا بیان

کرنا چاہیے؟

جواب: اگر مسلمان صحیح العقیدہ سنی کا انتقال ہوا اگر اس کی برائی دیکھی تو اس کو بیان نہیں کرنا چاہیے۔

کیونکہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

”اپنے مردوں کی خوبیاں ذکر کرو اور اس کی برائیوں سے باز رہو۔“

(ابی داؤد ص ۳۶۰ جلد ۴ حدیث ۶۹۰۰) (الجوہرہ النیرۃ ص ۱۳۱)

حیض و نفاس والی کو مرنے کی حالت میں دو غسل دینا

سوال: حیض یا نفاس والی عورت فوت ہو جائے یا جنبی شخص فوت ہو جائے تو کیا اسے دو دفعہ غسل دینگے ایک غسل میت کا اور دوسرا حیض و نفاس کا یا جنبیت کا یا اس کے لئے بھی ایک غسل ہے؟

جواب: حیض یا نفاس والی عورت فوت ہو جائے یا جنبی شخص فوت ہو جائے ان کے لئے ایک ہی غسل کافی ہے کیونکہ غسل واجب ہونے کے جتنے بھی اسباب ہوں ایک ہی غسل سے ادا ہو جاتے ہیں۔ (درمختار)

میت کو دو بار غسل دینا

سوال: میت کو دو مرتبہ غسل دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: میت کو دو بار غسل دینا ثابت نہیں اس لئے دوبارہ غسل نہیں دیا جائے گا جبکہ ایک مرتبہ غسل سنت کے مطابق صحیح طور پر دے دیا گیا ہو۔

(وقار الفتاویٰ جلد ۲ ص ۳۳۷)

ڈاکہ زنی میں مرنے والے کے غسل و کفن کا حکم

سوال: جو ڈاکہ زنی میں مارا جائے کیا اسے غسل و کفن دینگے؟

جواب: ڈاکہ جو ڈاکہ میں مارا جائے نہ اس کو غسل دیا جائے گا اور نہ ہی اس کی

نماز جنازہ پڑھی جائے گی مگر جب وہ نہ پکڑا جائے اور نہ ہی مارا جائے بلکہ خود ہی اپنی موت مر جائے تو غسل دیا جائے گا اور نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔ (درمختار جلد ۲، ص ۲۱۰)

سوال: مردہ ملا مگر معلوم نہیں کہ مسلمان ہے یا کافر اس کا غسل و کفن جنازہ ہے یا نہیں؟

جواب: مردہ ملا اور یہ نہیں معلوم کہ مسلمان ہے یا کافر تو اس کی وضع قطع مسلمانوں کی ہو یا کوئی علامت ایسی ہو جس سے مسلمان ہونا ثابت ہوتا ہے یا مسلمانوں کے محلہ میں ملا تو غسل دیں اور نماز پڑھیں ورنہ نہیں۔ (فتاویٰ ہندیہ جلد ۱، ص ۱۵۹)

مرتد کو غسل دینے کا حکم

سوال: اگر کوئی شخص معاذ اللہ مرتد ہو جائے (دین اسلام سے پھر جائے) تو کیا اسے بھی غسل نہ دیں؟

جواب: مرتد کا حکم یہ ہے کہ مطلقاً نہ اسے غسل دیں نہ کفن بلکہ کتے کی طرح کسی تنگ گڑھے میں ڈھکیل کر مٹی میں بغیر حائل کے دبا دیں۔ (درمختار جلد ۳، ص ۱۵۸)

میت کے بدن کی کھال ادھرڑنے کی صورت میں غسل کا حکم

سوال: اگر میت کا بدن اس طرح ہو گیا ہے کہ ہاتھ لگانے سے کھال ادھرڑتی ہے تو غسل کیسے دیں؟

جواب: میت کا بدن اگر ایسا ہو گیا کہ ہاتھ لگانے سے کھال ادھرڑے گی تو ہاتھ نہ لگائیں بلکہ صرف پانی بہا دیں۔ (فتاویٰ ہندیہ جلد ۱، ص ۱۵۸)

میت کے سارے بدن پر پانی بہانا

سوال: میت پر کتنی بار پانی بہانا فرض ہے؟

جواب: میت کے سارے بدن پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ

بہانا سنت ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ جلد ۱ ص ۱۵۸)

پانی میسر نہ ہونے کی صورت میں غسل میت کیسے ہو؟

سوال: ایسی جگہ انتقال ہوا کہ پانی نہیں ملتا تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی جگہ انتقال ہوا کہ پانی وہاں نہیں ملتا تو تیمم کرائیں اور نماز

پڑھیں۔ (درمختار جلد ۳ ص ۱۱۱) (ہندیہ جلد ۱ ص ۱۶۰)

دفن میت سے پہلے پانی میسر آ جائے

سوال: دفن میت سے پہلے پانی مل گیا تو اب اس پانی سے غسل دیں یا وہی تیمم

کافی ہے؟

جواب: دفن میت سے پہلے اگر پانی مل جائے تو اب میت کو غسل دیا جائے گا

اور نماز بھی دوبارہ پڑھی جائے گی۔ (درمختار جلد ۳ ص ۱۱۱)

بعد غسل میت ناک، کان، منہ وغیرہ میں روٹی رکھنے کا حکم

سوال: کیا میت کو غسل دینے کے بعد اس کے ناک، کان اور منہ یا دیگر

سوراخوں میں روٹی رکھی جائے گی؟

۱- نہلانے کے بعد اگر ناک، کان، منہ اور دیگر سوراخوں میں روٹی رکھ دیں تو

حرج نہیں مگر بہتر ہے کہ نہ رکھیں۔ (درمختار جلد ۳ ص ۱۰۵-۱۰۴)

میت کے دونوں ہاتھ کہاں رکھیں؟

سوال: کیا میت کے دونوں ہاتھ سینے پر رکھیں؟

جواب: میت کے دونوں ہاتھ کروٹوں میں رکھیں سینہ پر نہ رکھیں کہ یہ کفار کا

طریقہ ہے بعض جگہ ناف کے نیچے اس طرح رکھتے ہیں جیسے نماز کے قیام میں یہ بھی نہ

کریں۔ (درمختار جلد ۳ ص ۱۰۵)

میت کے بالوں کو کہاں رکھا جائے؟

سوال: غسل کے بعد عورت کے بالوں کو پیچھے کرنا چاہیے یا آگے کی طرف؟
جواب: عورت کے بالوں میں مانگ نکال لیں (یعنی دو حصے کر کے) انہیں آگے کی جانب یعنی سینہ پر ڈالنا چاہیے یہ بہتر عمل ہے۔ (بہار شریعت)
میت کو غسل دیتے وقت پاؤں کس رخ پر رکھے جائیں؟

سوال: میت کو غسل دیتے وقت پیر کدھر پھیلائے جائیں؟
جواب: میت کو غسل دیتے وقت پیر قبلے کی جانب پھیلائے جائیں مگر یہ کوئی ضروری نہیں کہ میت کو غسل دیتے وقت ہی پاؤں پھیلا کر لٹایا جائے بلکہ صحیح یہ ہے کہ جس رخ لٹا کر نہلانے میں آسانی ہو اس رخ لٹائیں خواہ اس طرح کہ قبلہ کو پاؤں جس طرح لپٹ کر نماز پڑھنے والا پاؤں کرتا ہے یا جس طرح قبر میں رکھتے ہیں۔

(الفتاویٰ عالمگیری، جلد ۱، ص ۱۵۸)

میت کے ناخن تراشنا اور کنگھی کرنا

سوال: کیا میت کے بالوں میں کنگھی کرنا بال موئڈ نایا ناخن تراشنا جائز ہے؟
جواب: میت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھا کرنا یا ناخن تراشنا یا کسی جگہ کے بال موئڈ نایا کتر نایا اکھاڑنا، ناجائز و مکروہ تحریمی ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جس حالت پر ہے اسی حالت میں دفن کر دیں۔ (در مختار، جلد ۳، ص ۱۰۴)

میت کے ناخن یا بال تراش لئے ہوں تو کیا حکم ہے؟

سوال: اگر میت کے ناخن یا بال تراش لئے ہوں تو پھر کیا حکم ہے؟
جواب: اگر میت کے ناخن یا بال تراش لئے ہوں تو انہیں کفن میں رکھ دیں۔

(در مختار، جلد ۳، ص ۱۰۴)

میت کو غسل دیتے وقت کس رخ پر لٹایا جائے

سوال: میت کو نہلاتے وقت کس رخ پر رکھا جائے؟

جواب: میت کو نہلاتے وقت قبلہ رخ پر لٹایا جائے یا پھر جس طرح آسانی ہو۔

(الفتاویٰ ہندیہ جلد ۱ ص ۱۵۸)

میت کے پاس تلاوت قرآن کرنا

سوال: میت کے قریب تلاوت قرآن کرنا کیسا؟؟

جواب: اس بارے میں دو اقوال ہیں:

۱- جہاں پر میت رکھی ہو اس کے قریب میں قرآن کریم کی تلاوت مکروہ ہے۔

۲- میت کے قریب قرآن کی تلاوت مکروہ ممنوع نہیں ہے۔

رانج یہ ہے کہ مرنے کے بعد قبل غسل (غسل سے پہلے) میت کے قریب

قرآن پڑھنا جائز و مباح بغیر کراہت و ممانعت ہے۔

کیونکہ حدیث مبارکہ میں ہے:

امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث تعلیقا

روایت کی:

”مسلمان خواہ زندہ ہوں یا مردہ ناپاک نہیں ہوتا“

مردے کو غسل دینے کے بعد سرمہ لگانا

اکثر جگہ مردہ کو نہلانے کے بعد سرمہ لگاتے ہیں سرمہ لگانا کیسا ہے؟

جواب: میت کو غسل دینے کے بعد سرمہ لگانا نہ چاہیے چونکہ میت کو نہ زینت کی

ضرورت نہ آنکھوں کی حفاظت کی حاجت ہے لہذا یہ فعل بے فائدہ ہے سرمہ میت کو ہر

گز نہ لگایا جائے۔ (حبیب الفتاویٰ جلد ۱ ص ۵۳۵)

میت کو پلاسٹک میں لپیٹ کر رکھنا

سوال: کیا میت کو پلاسٹک میں لپیٹ کر رکھنا درست ہے؟

جواب: کفن میں مرد کو تین کپڑے اور عورت کو پانچ کپڑے دینا سنت ہے

اس سے زیادہ دینا فضول خرچی ہے۔ (درمختار جلد ۲ ص ۷۶۰)

لہذا کفن سنت کے علاوہ قبر میں الگ سے میت کے اوپر چادر ڈالنا یا اسے

پلاسٹک میں لپیٹ کر رکھنا صحیح نہیں ہے یہ سراسر فضول خرچی ہے۔

گھر کے استعمال شدہ برتن کو غسل میت کے وقت استعمال کرنا

سوال: میت کو غسل دینے کے لئے گھر کے استعمال شدہ برتن کافی ہیں یا نئے

برتن لائے جائیں؟

جواب: بعض جگہ دستور ہے کہ عموماً میت کے غسل کے لئے نئے برتن لائے

جاتے ہیں اس کی کچھ ضرورت نہیں۔ گھر کے استعمال شدہ گھڑے لوٹے سے بھی غسل

دے سکتے ہیں۔ (بہار شریعت جلد ۱ حصہ ۲ ص ۸۱۷)

غسل میت کے وقت استعمال شدہ برتنوں کو دیگر استعمال میں لانا

سوال: جن برتنوں وغیرہ سے میت کو غسل دیا جاتا ہے پھر ان برتنوں کو دیگر

استعمال میں لا سکتے ہیں؟

جواب: جن برتنوں وغیرہ سے میت کو غسل دیا جاتا ہے تو بعض یہ جہالت

کرتے ہیں کہ غسل کے بعد ان برتنوں کو توڑ ڈالتے ہیں یا پھینک دیتے ہیں یہ ناجائز و

حرام ہے کہ مال ضائع کرنا ہے۔ اگر یہ خیال ہو کہ یہ نجس (ناپاک) ہو گئے تو بھی

فضول بات ہے کہ اولاً تو ان پر پھینٹیں نہیں پڑتیں اور پڑیں بھی تو رانج یہ ہے کہ میت

کے بدن سے چھو کر گرنے والا پانی مستعمل ہوتا ہے ناکہ نجس اور مستعمل پانی کی

چھینٹیں پڑنے سے بدن یا اشیاء نجس نہیں ہوتیں دھونے سے پاک ہو جائیں گے۔

(بہار شریعت جلد ۲ حصہ ۴ ص ۸۱۷)

مردے کا آدھا دھڑ ملنے کی صورت میں غسل و کفن کا حکم

سوال: اگر مسلمان کا آدھا دھڑ تو ملا ہے مگر اس کے ساتھ سر نہیں ہے تو کیا حکم

ہے؟

جواب: اگر میت کا سر نہ ہو یا لمبائی میں سر سے پاؤں تک داہنا یا بائیں ایک

جانب کا حصہ ملا تو ان دونوں صورتوں میں نہ غسل ہے نہ کفن نہ نماز بلکہ ایک کپڑے

میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔ (در مختار جلد ۳ ص ۱۰۷)

غسل میت میں استعمال شدہ برتنوں کو مسجد میں رکھوانا

سوال: اُن استعمال شدہ برتنوں کو مسجد میں رکھوانا کیسا؟

جواب: اکثر جگہ غسل میت میں استعمال شدہ برتنوں کو مسجدوں میں رکھ دیتے

ہیں اگر نیت ہو کہ نمازیوں کو آرام پہنچے گا اور اس کا مردے کو ثواب تو یہ اچھی نیت ہے

اور رکھنا بہتر ہے، لیکن بس یہ خیال کرنا کہ ان برتنوں کو گھر میں رکھنا نحوست ہے تو یہ زری

حماقت ہے اور بعض لوگ برتن کا بچا پانی پھینک دیتے ہیں یہ بھی حرام ہے۔

(بہار شریعت جلد ۲ حصہ ۶ ص ۸۱۹)

میت کو غسل دینے کے بعد خود غسل کرنا:

سوال: میت کو غسل دینے والے پر کیا غسل واجب ہو جاتا ہے؟

جواب: میت کے غسل دینے کے بعد غسل دینے والے پر غسل فرض و واجب

نہیں ہوتا، بلکہ میت کے غسل کے بعد غسل دینے والے کے لئے غسل کرنا مستحب

ہے۔ (بہار شریعت)

مردہ عورت کے ناخنوں پر ”نیل پالش“ کا ہونا:

سوال: مردہ عورت کے ناخنوں پر نیل پالش لگی ہوئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: مردہ عورت کے ناخنوں پر سے جس قدر ممکن ہو ”نیل پالش“ اتاری جائے گی۔

خودکشی کر کے مرنے والے کے غسل کا حکم

سوال: جو شخص خودکشی کر کے مرا کیا اسے بھی غسل دیں گے؟

جواب: جس شخص نے زہر کھا کر یا کسی اور سبب سے خودکشی کر لی تو ایسے شخص کو غسل بھی دیں گے اور نمازِ جنازہ بھی پڑھیں گے، البتہ خودکشی کرنا گناہ ضرور ہے۔

(درمختار جلد ۲ ص ۲۱۱)

مقتول کے غسل کا حکم

سوال: جس شخص کو قتل کیا گیا ہو اس کے غسل کا حکم کیا ہے؟

جواب: اگر اس شخص کا قتل بطورِ ظلم نہ ہو بلکہ قصاص یا حد یا تعزیر میں قتل کیا گیا یا

درندے نے مار ڈالا تو غسل دیں گے۔ (درمختار جلد ۳ ص ۱۹۲)

میت کو غسل دیتے وقت نیت کرنا

سوال: میت کو غسل دیتے وقت نیت کرنا شرط ہے؟

جواب: میت کو غسل دیتے وقت نیت کرنا شرط نہیں ہے بلکہ نیت میت کو غسل

دینے سے بری الذمہ ہو جائیں گے، یعنی غسل تو ہو جائے گا مگر ثواب نہ ملے گا، کیونکہ

ثواب تو نیت سے ہی ہے۔ (درمختار جلد ۳ ص ۱۰۸)

میت پانی میں گر جائے تو غسل کا حکم

سوال: میت پانی میں گر گئی جس سے اس کا سارا بدن پانی سے دھل گیا یا اس

پر مینہ (بارش) برس گئی تو کیا غسل ہو گیا؟

جواب: مردہ اگر پانی میں گر گیا یا اس پر مینہ برسا کہ سارے بدن پر پانی بہہ گیا تو غسل ہو گیا مگر زندوں پر جو غسل میت واجب ہے یہ اس وقت بری الذمہ ہوں گے کہ نہلا لیں۔

لہذا اگر مردہ پانی میں ملا تو بہ نیت غسل اُسے تین بار پانی میں حرکت دے دیں کہ غسل مسنون ادا ہو جائے اور ایک بار حرکت دی تو واجب ادا ہو گیا مگر سنت کا مطالبہ رہا۔

مرد کا پانچ سالہ بچی کو غسل دینا

سوال: کیا مرد پانچ سالہ لڑکی کو غسل دے سکتا ہے؟

جواب: پانچ سالہ لڑکی مشتہاۃ (شہوت والی) نہیں ہو سکتی اور جو لڑکی مشتہاۃ نہ ہو اس کو ہر اجنبی عورت و مرد بغیر مجبوری کے غسل دے سکتے ہیں یہ ضروری نہیں کہ اس کا باپ یا ماں ہی غسل دے۔

در مختار کی عبارت میں ہے:

”اگر چھوٹا بچہ (شہوت کی عمر کو نہ پہنچا ہو) تو عورت غسل دے سکتی ہے اسی طرح چھوٹی بچی جو مشتہاۃ نہ ہو اسے مرد غسل دے سکتا ہے“۔ (فتاویٰ ہندیہ جلد ۱ ص ۱۶۰)

مرد کا دس سے بارہ سالہ بچی کو غسل دینا

سوال: دس یا بارہ سالہ لڑکی کو مرد نے غسل دیا تو حکم شرعی کیا ہے؟؟

جواب: شرعاً دس یا بارہ سالہ لڑکی مشتہاۃ (شہوت والی) بلکہ بالغہ بھی ہو سکتی ہے اور غیر مشتہاۃ بھی ہو سکتی ہے۔

اگر وہ مشتہاۃ تھی مرد کا غسل دینا جائز نہیں اور غسل دینے والا مرد گناہگار ہوگا اور اگر وہ لڑکی غیر مشتبہاۃ ہو تو مرد کا غسل دینا جائز اور درست ہو اور مرد گناہگار بھی نہیں۔

☆ مشتہاۃ یا غیر مشتبہاۃ کا پتہ چلنا مقامی اور گھر کے لوگوں کا کام ہے کوئی اجنبی نہیں بتا سکتا کہ وہ یقیناً مشتبہاۃ تھی یا غیر مشتبہاۃ بالخصوص وہ عورتیں جن سے اس لڑکی کا تعلق زیادہ رہا ہو وہ بتا سکتی ہیں۔ (الفتاویٰ ہندیہ جلد ۱ ص ۱۶۹)

بچہ زندہ پیدا ہو کر مر جائے تو غسل کا حکم

سوال: بچہ زندہ پیدا ہو کر مر گیا تو اسے غسل دینگے؟

جواب: بچہ زندہ پیدا ہو کر مر گیا تو اسے غسل دینگے کیونکہ عالمگیری میں ہے:

”بچہ پیدا ہوتے وقت کوئی آواز یا حرکت ایسی پائی جائے جس سے اس

کی زندگی معلوم ہو تو اس کا نام رکھیں اور اس کو غسل دیں اور اس کی نماز

پڑھیں۔“ (الفتاویٰ ہندیہ جلد ۱ ص ۶۰۰)

غسل میت کا طریقہ

سوال: غسل میت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: میت کو نہلانے کا طریقہ یہ ہے۔

۱۔ مردے کو جس چار پائی تخت یا تختہ پر نہلانے کا ارادہ ہو اس کو طاق مرتبہ خوشبو

کی دھونی دیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ:

تخت کے ارد گرد انگیٹھی کو ایک باریا تین باریا پانچ بار پھیرا جائے اس سے زیادہ

نہ کر۔

۲۔ اب میت کو اس ٹخنے پر ایسا لمبا لٹا دیں جیسے قبر میں رکھتے ہیں یا قبلے کی طرف

پاؤں کر کے یا جس طرح آسانی ہو۔

۳۔ مستحب ہے جہاں میت کو غسل دیں وہاں پردہ کروالیں سوائے غسل اور

اس کے مددگار کے اس کو کوئی نہ دیکھے۔

۴- اب میت کا ستر ناف سے گھٹنے تک کسی کپڑے سے ڈھانپ لیں۔

۵- پھر میت کو استنجاء کرایا جائے۔

استنجاء کا طریقہ یہ ہے کہ:

دھونے والا اپنے دونوں ہاتھوں پر کپڑا پیٹ لے پھر نجاست کے مقام کو دھوئے

اس لئے کہ جس طرح ستر کو دیکھنا حرام ہے اسی طرح ستر کو چھونا بھی حرام ہے۔

۶- پھر نماز کا سا وضو کروالیں (اگر بچہ ہو جو نماز نہ پڑھتا ہو تو وضو نہ کروائیں)

یعنی منہ دھونے سے شروع کریں ہاتھوں سے شروع نہ کرے اور اپنی جانب

سے ابتداء کریں اسی لحاظ سے جیسے وہ اپنی زندگی میں دھوتا ہے اور کلی نہ کرائیں اور

ناک میں پانی نہ ڈالیں۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ غاسل (غسل دینے والا) اپنی انگلی پر باریک کپڑا پیٹ

کر اس کے منہ میں داخل کرے اور اس کے دانتوں اور لبوں اور مسوڑھوں اور تالو کو

صاف کرے اور اس کے دونوں نتھنوں میں بھی انگلی داخل کرے۔ پھر سر کا مسح کرائیں

اور پاؤں دھوئیں۔

۷- نیم گرم پانی سے غسل دینا افضل ہے۔

۸- پانی کو بیری کے پتوں میں یا اشنان میں جوش دلوائیں اور اگر نہ ہو تو خالص

پانی کافی ہے۔

۹- پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو ”گل خیرہ“ یا حطمی سے دھوئیں وہ نہ ہو تو

پاک صابن ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے۔

۱۰- پھر اس کو بائیں کروٹ پر لٹادیں اور بیری کے پتوں میں جوش دیتے ہوئے

پانی سے نہلائیں یہاں تک کہ معلوم ہو جائے کہ پانی اس کے بدن پر وہاں تک پہنچ گیا

ہے جو تخت سے ملا ہوا ہے۔

۱۱۔ پھر اسی طرح داہنی کروٹ پر لٹائیں اور اسی طرح نہلائیں
(اس لئے کہ سنت یہ ہے کہ داہنی طرف سے نہلانا شروع کریں)

۱۲۔ پھر اس کو بٹھادیں اور سہارا دیئے رہیں۔

۱۳۔ اب نرمی کیساتھ پیٹ پر ہاتھ پھیریں (تاکہ جو کچھ نجاست وغیرہ ہونکل
جائے اور وہ حصہ بدن کا دھو ڈالیں) اور پھر وضو و غسل کا اعادہ نہ کریں (یعنی وضو اور
غسل میں کچھ نقصان نہ ہوگا) تاکہ کفن ملوث نہ ہو جائے۔

۱۴۔ پھر آخر میں سر سے پاؤں تک ایک مرتبہ کا فور کا پانی بہائیں (ایک مرتبہ
بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ سنت ہے)

۱۵۔ پھر بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھیں تاکہ اس کے کفن کے
کپڑے نہ بھیگ جائیں۔

۱۶۔ دوران غسل میت کے ناخن اور بال نہ تراشیں اور مونچھیں بھی نہ تراشیں اور
بغلوں کے بال بھی نہ اکھاڑیں اور ناف کے نیچے کے بال نہ مونڈیں۔

۱۷۔ اور نہ ہی بعد غسل اس کے بالوں اور داڑھی میں کنگھی کریں۔

اب کفن پہنادیں۔ (الفتاویٰ ہندیہ جلد ۱ ص ۱۵۸)



تکفین کے اہم مسائل

کفن دینے کی شرعی حیثیت

سوال: میت کو کفن دینے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے۔ (درمختار جلد ۳ ص ۱۱۲)

کفن میت کے درجے

سوال: کفن میت کے کتنے درجے ہیں؟

جواب: کفن کے تین درجے ہیں:

۱- کفن ضرورت

۲- کفن کفایت

۳- کفن سنت

کفن ضرورت

سوال: کفن ضرورت کیا ہے؟

جواب: کفن ضرورت دونوں (مرد و عورت) کے لئے یہ ہے کہ جو میسر آئے

مگر کم از کم اتنا ضرور ہونا چاہیے کہ جس سے سارا جسم ڈھک جائے۔ (درمختار جلد ۳ ص ۱۱۲)

مرد کے لئے کفن کفایت

سوال: مرد کے لئے کفن کفایت کیا ہے؟

جواب: مرد کے لئے کفن کفایت دو کپڑے ہیں۔

۱- لفافہ

۲- ازار

(درمختار جلد ۳، ص ۱۱۲)

عورت کے لیے کفن کفایت

سوال: عورت کے لیے کفن کفایت کیا ہے؟
جواب: عورت کے لیے کفن کفایت تین کپڑے ہیں۔

۱- لفافہ

۲- ازار

۳- اوڑھنی یا پھر لفافہ، قمیص اور اوڑھنی

(درمختار جلد ۳، ص ۱۱۲)

مرد کے لئے کفن سنت

سوال: مرد کے لئے کفن سنت کیا ہے؟
جواب: مرد کے لئے سنت تین کپڑے ہیں

۱- لفافہ

۲- ازار

۳- قمیص

(درمختار جلد ۳، ص ۱۱۳)

عورت کے لئے سنت کفن

سوال: عورت کے لئے سنت کفن کیا ہے؟
جواب: عورت کے لئے سنت کفن پانچ کپڑے ہیں۔

۱- لفافہ

۲- ازار

۳- قمیص

۴- اوڑھنی

۵- سینہ بند

(در مختار جلد ۳ ص ۱۱۹)

کفن کے کپڑوں کی تفصیل

سوال: کفن کے کپڑوں کی تفصیل کیا ہے؟

جواب: ۱- لفافہ

یعنی چادر کی مقدار یہ ہے کہ میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف سے باندھ سکیں۔

۲- ازار

یعنی تہہ بند چوٹی سے قدم تک یعنی لفافہ سے اتنی چھوٹی جو بندش کے لئے زیادہ تھی۔

۳- قمیصجسے کفنی بھی کہتے ہیں۔ گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہو۔ جاہلوں میں جو رواج ہے کہ پیچھے کم رکھتے ہیں یہ غلطی ہے۔
☆ چاک اور آستین اس میں نہ ہو۔۴- اوڑھنی

تین ہاتھ کی ہونی چاہیے یعنی ڈیڑھ گز اور چوڑائی ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک

۵- سینہ بند

پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔ (رد المحتار جلد ۳ ص ۱۱۲)

مرد اور عورت کی کفنی میں فرق

سوال: مرد اور عورت کی کفنی میں کیا فرق ہے؟

جواب: مرد اور عورت کی کفنی میں یہ فرق ہے کہ:

مرد کی کفنی موٹے پر چیریں اور عورت کے لئے سینہ کی طرف چیریں۔

(رد المحتار جلد ۳ ص ۱۱۲)

کفن کفایت سے کم کفن رکھنا

سوال: کیا کفایت مقدار سے کم مقدار کفن رکھ سکتے ہیں؟

جواب: بلا ضرورت کفایت سے کم کفن ناجائز و مکروہ ہے۔ (رد مختار جلد ۳ ص ۱۱۵)

غریب کا کفن سنت کے لئے سوال کرنا

سوال: اگر غریب محتاج کے پاس کفن ضرورت تو ہے مگر کفن سنت نہیں تو کیا وہ

لوگوں سے کفن سنت کا سوال کر سکتا ہے؟

جواب: بعض محتاج لوگ کفن ضرورت پر قادر ہوتے ہیں مگر کفن مسنون

(سنت) میسر نہیں ہوتا انہیں کفن مسنون کے لئے لوگوں سے سوال کرنا جائز ہے کہ

سوال بلا ضرورت جائز نہیں اور یہاں ضرورت نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۹ ص ۱۰۰)

کفن ضرورت پر قدرت نہ رکھنے کی صورت میں سوال کرنا

سوال: کفن ضرورت پر بھی قادر نہ ہوں تب بھی سوال کرنا منع ہے؟

جواب: اگر کفن ضرورت کی بھی قدرت نہیں رکھتا تو بقدر ضرورت سوال کریں

زیادہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۹ ص ۱۰۰)

سوال: اگر کوئی بغیر مانگے کفن سنت دیدے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی مانگے بغیر کفن سنت پورا کر دے تو جائز ہے اور انشاء اللہ

عزوجل پورا ثواب پائیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۹، ص ۱۰۰)

کفن کیسا ہونا چاہیے؟

سوال: کفن کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: کفن اچھا ہونا چاہیے کیونکہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ

۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی عرض پہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب کوئی بھائی کو کفن دے چاہیے کہ اچھا کفن دے“۔ (صحیح مسلم)

۲- سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ باہم ملاقات کرتے اور اچھے کفن سے تقاضا کرتے

یعنی خوش ہوتے ہیں۔ (ترمذی جلد ۲، ص ۳۰۱، حدیث ۹۹۶)

مرد کے لئے کس قیمت کا کفن ہو؟

سوال: مرد کے لئے کس قیمت کا کفن ہونا چاہیے؟

جواب: مرد عیدین و جمعہ کے لئے جیسے کپڑے پہنتا تھا اسی قیمت کا کفن ہونا

چاہیے۔ (غنیۃ المستملی، ص ۵۸۱)

عورت کے لئے کفن کس رنگ کا ہو؟

سوال: عورت کو کس قسم کا کفن دیا جاسکتا ہے؟

جواب: عورت کو کسم، زعفران کا رنگا، ہوا یا ریشم کا کفن دینا جائز ہے۔

(الفتاویٰ ہندیہ جلد ۱، ص ۱۶۱)

عورت کے لئے کس قیمت کا کفن ہو؟

سوال: عورت کے لئے کس قیمت کا کفن ہونا چاہیے؟

جواب: عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اس قیمت کا ہونا چاہیے۔

(غنیۃ المستملی، ص ۵۸۱)

مرد کے لئے کفن کس رنگ کا ہو؟

سوال: مرد کے لئے کس رنگ کا کفن دینا بہتر ہے؟

جواب: سفید کفن بہتر ہے

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اپنے مردوں کو سفید کپڑوں میں کفناؤ“۔ (جامع ترمذی، جلد ۲، ص ۳۰۱)

مرد کے لئے کس رنگ کا کفن ممنوع ہے؟

سوال: کن رنگ کا کفن مرد کے لئے ممنوع ہے؟

جواب: کسم یا زعفران کا رنگا ہوا یا ریشم کا کفن مرد کو ممنوع ہے جو زندگی میں

نا جائز اس کا کفن بھی ناجائز۔ (الفتاویٰ ہندیہ، جلد ۱، ص ۱۶۱)

جبکہ عورت کے لئے سب جائز ہے یعنی جو کپڑا زندگی میں پہن سکتی ہے اس کا

کفن بھی دیا جاسکتا ہے۔

خنثی مشکل کا کفن کیسا ہو؟

سوال: خنثی مشکل کو کیسا کفن دیا جائے مرد کی طرح یا عورت کی طرح؟

جواب: خنثی مشکل کو عورت کی طرح پانچ کپڑے دیئے جائیں مگر کسم یا

زعفران کا رنگا ہوا اور ریشمی کفن نہ دیا جائے کہ یہ اس کے لئے بھی ناجائز ہے۔

(الفتاویٰ ہندیہ، جلد ۱، ص ۱۶۱)

بچے کے کفن کا حکم

سوال: کیا بچے کو بھی مکمل کفن دیا جائے گا؟

جواب: جو نابالغ بچہ حد شہوت کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیئے جاتے ہیں اسے بھی دیئے جائیں۔

(حد شہوت لڑکوں میں یہ ہے کہ اس کا دل عورتوں کی طرف رغبت کرے اور لڑکی میں حد شہوت یہ ہے کہ اسے دیکھ کر مرد کو اس کی طرف میلان پیدا ہو تو اس کا اندازہ عمر لڑکوں میں ۱۲ سال ہے اور لڑکیوں میں ۹ سال ہے۔

اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے دے سکتے ہیں۔ لڑکیوں کو بھی دو کپڑے ہی دیئے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو۔ (رد المحتار جلد ۳ ص ۱۱۷)

کفن کا نیا ہونا

سوال: کیا کفن کا نیا ہونا ضروری ہے؟

جواب: کفن کا نیا ہونا ضروری نہیں۔ پرانے کپڑے کا بھی کفن بن سکتا ہے مگر پرانا ہو تو دھلا ہوا ہو کہ کفن ستھرا ہی چاہئیں۔ (الجوہرۃ النیرۃ ص ۱۳۵)

مردہ مرد کے کفن کی ذمہ داری

سوال: مردہ مرد کے کفن کی ذمہ داری کس پر ہے؟

جواب: میت نے اگر کوئی مال چھوڑا تو کفن اسی کے مال سے ہونا چاہیے لیکن اگر میت نے مال نہ چھوڑا تو کفن اس کے ذمے ہے جس کے ذمے زندگی میں نفقہ تھا اور اگر کوئی ایسا نہیں جس پر نفقہ واجب ہوتا ہے یا ولی نادار ہے تو یہاں ہندوستان میں ہے تو مسلمانوں پر کفن دینا فرض ہے اگر کسی نے بھی کفن نہ دیا تو سب گناہگار ہونگے۔

اگر لوگوں کے پاس بھی نہیں تو ایک کپڑے کی قدر اور لوگوں سے سوال کر لیں۔

مردہ عورت کے کفن کی ذمہ داری

سوال: مردہ عورت کا کفن کس کے ذمے ہے؟

جواب: عورت نے اگرچہ مال چھوڑا اس کا کفن شوہر کے ذمہ ہے۔ بشرطیکہ موت کے وقت کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے عورت کا نفقہ شوہر پر سے ساقط ہو جاتا ہے۔ (در مختار جلد ۳ ص ۱۱۹)

سوال: کیا شوہر کا کفن بیوی پر واجب ہے؟

جواب: اگر شوہر مرے اور اس کی عورت مالدار ہے جب بھی عورت پر کفن واجب نہیں۔ (در مختار جلد ۳ ص ۱۱۹)

سوال: یہ جو کہا گیا ہے کہ فلاں پر کفن واجب ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد کفن شرعی ہے یونہی باقی سامان تجہیز مثلاً خوشبو اور غسل اور لے جانے والوں کی اجرت اور دفن کے مصارف سب میں شرعی مقدار مراد ہے۔

سوال: کسی نے وصیت کی کہ کفن میں اسے دو کپڑے دیئے جائیں تو کیا اس وصیت پر عمل کیا جائے گا؟

سوال: اگر بغیر کفن کے مردہ کو دفن کر دیا جائے؟

جواب: ایسا ہی معاملہ ہو تو جب تک بدن نہ بگڑے کفن مسنون دیئے چلے جائیں اگر مال اس کا وارثوں میں بٹ گیا تو اب حصہ کے مطابق ورثاء کے ذمہ ہوگا اور اگر لاش پھٹ گئی تو کفن مسنون کی حاجت نہیں ایک کپڑا کافی ہے۔

(در مختار جلد ۳ ص ۱۱۶)

سوال: اگر کسی شخص نے وصیت کی کہ اسے کفن نہ دیا جائے؟

جواب: اس وصیت پر عمل نہ کریں بلکہ اسے تین کپڑوں میں سنت کفن دیں اور

اگر یہ وصیت کی کہ پانچ ہزار کا کفن دیا جائے تو اس پر بھی عمل نہیں ہوگا بلکہ متوسط درجے کا کفن دیا جائے۔

سوال: کفن کے لئے سوال کر لائے اور اس میں سے کچھ بچ جائے تو اس کا کیا کیا جائے؟

جواب: کفن کے لئے سوال کر کے لائے اور اس میں سے کچھ بچ جائے اور اگر معلوم ہو کہ یہ فلاں نے دیا ہے تو اسے واپس کر دیں ورنہ دوسرے محتاج کے کفن میں استعمال کر لیں یہ بھی نہ ہو تو پھر صدقہ کر دیں۔ (درمختار جلد ۳ ص ۱۲۰)

مال زکوٰۃ سے کفن دینا

سوال: مال زکوٰۃ سے کفن دینا کیسا ہے؟

جواب: مال زکوٰۃ سے کفن دینا جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

مردہ بچے کے کفن کا حکم

سوال: پیٹ سے مردہ بچہ پیدا ہوا یا حمل گر گیا ہو تو اس کے لئے کفن کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس بچے کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔ (درمختار شامی)

سوال: اگر مردہ کا کفن چوری کیا یا لاش کسی جگہ سے برآمد ہوئی اور کفن نہیں ہے تو کیا کیا جائے؟

جواب: اگر مردہ کا کفن چوری ہو گیا اور لاش ابھی تازہ ہے پھر دوبارہ کفن دیا جائے۔

قبل الموت کفن تیار کر کے رکھنا

سوال: اپنی زندگی میں کفن تیار کر کے رکھنا کیسا ہے؟

جواب: کوئی شخص اپنی حیات میں ہی کفن تیار رکھے تو حرج نہیں۔

(درمختار جلد ۳ ص ۱۸۳)

کفن کو آب زمزم سے دھونا

سوال: کفن کو آب زمزم سے دھونا کیسا ہے؟

جواب: بیت برکت کفن کو آب زمزم میں دھونا جائز ہے۔ (کتب فقہ)

شہید کے کفن کا حکم

سوال: شہید کے کفن کا کیا حکم ہے؟

جواب: شہید کا حکم یہ ہے کہ اسے غسل نہ دیا جائے اور اسے ایسے ہی خون

سمیت دفن کیا جائے۔ (درمختار جلد ۳ ص ۱۹۱)

جلے ہوئے مردے کے کفن کا حکم

سوال: آگ سے جل جانے والے کے لئے کفن کا کیا حکم ہے؟

جواب: غسل اور کفن دیا جائے گا۔ (بہار شریعت)

کافر مردے کے غسل و کفن کا حکم

سوال: کافر مردے کے غسل و کفن کا حکم کیا ہے؟

جواب: کافر مردے کے لئے غسل و کفن نہیں بلکہ اسے ایک کپڑے میں لپیٹ

کر تنگ گڑھے میں ڈال دیں۔ (درمختار جلد ۳ ص ۱۵۸)

مسلمان و کافر مردے آپس میں مل جائیں تو غسل و کفن کا حکم

سوال: مسلمان مردے اگر کافر مردوں سے مل جائیں تو غسل و کفن دیں گے؟

جواب: مسلمان مردے کافر مردوں میں مل گئے تو اگر ختنہ وغیرہ کسی علامت

سے شناخت کر سکیں تو مسلمانوں کو جدا کر کے غسل و کفن دیں اور نماز پڑھیں اور اگر

امتیاز نہ ہو تو غسل دیں اور نماز میں خاص مسلمانوں کے لئے دعا کی نیت کریں۔

(ردالمحتار جلد ۳ ص ۱۰۹)

مردے کا آدھے سے زیادہ دھڑ ملنے کی صورت میں کفن کا حکم

سوال: کسی مسلمان کا آدھے سے زیادہ دھڑ ملا تو اسے کفن دینگے؟؟

جواب: کسی مسلمان کا آدھے سے زیادہ دھڑ ملا تو غسل و کفن دیں گے اور

جنازہ کی نماز پڑھیں گے جبکہ سر موجود ہو۔

بصورت دیگر یعنی اگر سر نہ ہو تو اگرچہ جسم کا ایک پورا جانب کا حصہ ہونہ غسل

دے نہ کفن ہے بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کریں۔ (درمختار جلد ۳ ص ۱۰۷)

مرد کو زعفران وغیرہ کی خوشبو لگانا

سوال: کیا مرد کو زعفران وغیرہ کی خوشبو لگا سکتے ہیں؟

جواب: مرد کے بدن پر ایسی خوشبو لگانا جائز نہیں جس میں زعفران کی آمیزش

ہو۔ عورت کے لئے جائز ہے۔ (الفتاویٰ ہندیہ جلد ۱ ص ۱۶۱)

سوال: احرام کی حالت میں فوت ہو جانے والے کو بھی خوشبو لگائیں گے اور

اس کا منہ اور سر کفن سے ڈھانپ دیں گے؟

جواب: جس نے احرام باندھا ہے اس کے بدن پر بھی خوشبو لگائیں اور اس کا

منہ اور سر کفن سے چھپایا جائے۔ (الفتاویٰ الہندیہ جلد ۱ ص ۱۶۱)

مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ

سوال: مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ مسنون کیا ہے؟

جواب: مرد کو کفن پہنانے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ

۱۔ غسل دینے کے بعد بدن کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ لیں کہ کفن تر نہ

-۹-

۲- کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات مرتبہ دھونی دیں اس سے زیادہ نہیں۔

۳- پھر کفن یوں بچھائیں کہ پہلے بڑی چادر پھر تہہ بند (ازار) پھر کفنی۔

۴- میت کو اس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں۔

۵- داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو لگائیں (خوشبو الکوحل سے پاک ہو)

۶- مواضع سجود یعنی ماتھے، ناک، ہاتھ، گھٹنے، قدم پر کافور لگائیں۔

۷- پھر ازار یعنی تہہ بند لپیٹیں پہلے بائیں جانب سے پھر داہنی جانب سے۔

۸- پھر لفافہ لپیٹیں پہلے بائیں طرف پھر دائیں طرف سے تاکہ داہنا اوپر رہے

اور سر اور پاؤں کی جانب باندھ لیں تاکہ اڑنے کا اندیشہ نہ ہو۔

☆ میت کا چہرہ چھپانے سے پہلے پیشانی پر شہادت کی انگلی سے ”بسم اللہ الرحمن

الرحیم“ لکھیں۔

کیوں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پیشانی پر لکھنا بہتر ہے ایک شخص نے اس کی

وصیت کی تھی انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھ دی گئی پھر کسی نے

خواب میں دیکھا۔

حال پوچھا؟؟؟

تو کہا: جب میں قبر میں رکھا گیا عذاب کے فرشتے آئے۔ فرشتوں نے جب

پیشانی پر بسم اللہ شریف دیکھی تو کہا: تو عذاب سے بچ گیا۔ (در مختار جلد ۳ ص ۱۸۵)

☆ سینے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھیں مگر نہلانے کے

بعد کفن پہنانے سے پیشتر۔ صرف کلمے کی انگلی سے لکھیں روشنائی سے نہیں۔

(رد المحتار جلد ۳ ص ۱۸۶)

علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد ہسکفی نے در مختار میں لکھا:

کتب علی جبهة البيت او عمامته او كفته عهدنامه یرجی
ان یغفر الله للبيت اوصی بعضهم ان یكتب فی جبهته
وصدره بسم الله الرحمن الرحیم ففعل ثم رؤی فی المنام
فسئل فقال لها وضعت فی القبر جاء تنی ملئكة العذاب فلما
را وامکتوبا علی جبهتی بسم الله الرحمن الرحیم قالوا
امنت من عذاب الله

”یعنی میت کی پیشانی یا اس کے عمامہ یا اس کے کفن پر عہد نامہ لکھنے
والوں نے لکھا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت فرمائے وصیت
کرنے والے نے اپنے بعد والوں کو وصیت کی کہ اس کی پیشانی اور اس
کے سینے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھ دی جائے بعد میں بسم اللہ لکھ دی گئی۔
خواب میں دیکھا گیا ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ جب مجھے قبر
میں رکھا گیا تو ملائکہ عذاب آئے جب انہوں نے میری پیشانی پر بسم اللہ
لکھی دیکھی تو انہوں نے کہا تو اللہ عزوجل کے عذاب سے محفوظ ہو گیا۔“

(در مختار وقار الفتاویٰ)

اس واقعے سے پتہ چلا کہ صرف بسم اللہ شریف کی اس قدر فضیلت ہے تو پورے
عہد نامے سے مردے کو کیا کچھ فائدہ ملتا ہوگا۔

سوال: کفن میں عہد نامہ رکھنا کیسا ہے؟ اور کیا اس سے مردے کو کوئی فائدہ
پہنچتا ہے؟

جواب: کفن میں عہد نامہ رکھنا ضروری نہیں ہے لہذا کفن میں عہد نامہ نہ رکھنے
کی وجہ سے مردے کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ (وقار الفتاویٰ جلد ۲ ص ۳۸۳)

☆ اہل محبت دل کی جگہ پر ”یا رسول اللہ عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم“

☆ ناف اور سینے کے درمیانی حصہ کفن پر ”یا غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ“ یا امام ابوالحسین یا امام احمد رضا یا شیخ ضیاء الدین رضی اللہ عنہم شہادت کی انگلی سے لکھتے ہیں۔

۹- پھر ازار لپیٹیں پہلے بائیں جانب سے پھر داہنی طرف سے۔

۱۰- اب لفافہ لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے تاکہ داہنا اوپر

رہے۔

۱۱- پھر سب سے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ران تک لا کر باندھیں پیوں

سے۔

سوال: عورت کے کفن میں دوپٹے کو جس طرح وہ زندگی میں پہنتی تھی اس طرح رکھنا چاہیے؟

جواب: یہ طریقہ درست نہیں اور ڈھنی کو مثل نقاب ڈالنا چاہیے۔

(فتاویٰ رضویہ)

سوال: عورت اگر مری تو اگر وہ سہاگن ہے تو اس پر لال دوپٹہ ڈالا جاتا ہے شرعاً یہ فعل درست ہے؟

جواب: شرعاً اس کی کوئی اصل نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: قبر یا سینہ میت پر عہد نامہ رکھنے کا حکم کیا ہے؟؟

جواب: عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے مگر اچھا یہ ہے کہ قبر کی دیوار قبلہ میں چہرہ

کے مقابل طاق بنا کر اس میں رکھ دیا جائے۔

(وقار الفتاویٰ جلد ۲ ص ۳۸۲)

سوال: کفن پر عہد نامہ لکھنا کیسا ہے؟

جواب: امام فقیہ ابن عجمیل نے دعائے عہد نامے کی نسبت فرمایا:

”جب یہ لکھ کر میت کیساتھ قبر میں رکھ دیں تو اللہ تعالیٰ اسے سوال نکیرین و عذاب قبر سے امان دے۔“

امام صفاء نے فرمایا کہ

”میت کی پیشانی یا اس کے عمائے یا اس کے کفن پر عہد نامہ لکھنے والوں نے لکھا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے بخشش دے۔“ (وجیز)

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ

۱- میت کو غسل دینے کے بعد بدن کسی پاک کپڑے سے آہستہ سے پونچھ لیں کہ کفن تر نہ ہو۔

۲- کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دھونی دے لیں اس سے زیادہ نہیں۔

۳- پھر کفن یوں بچھائیں۔

۱- پٹیاں (کفن باندھنے کے لئے)

۲- پھر سینہ بند

۳- پھر لفافہ (یعنی بڑی چادر) رکھیں۔

۴- پھر ازار (تہبند یعنی چوٹی سے قدم تک کی چادر)

۵- اب اوڑھنی

۶- پھر کفنی (یعنی قمیص) رکھیں۔

۷- اب میت کو اس پر لٹائیں۔

۸- اور کفنی پہنائیں کفنی پہنا کر

۹- اس کے بالوں کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں۔

۶- پھر تمام بدن پر خوشبو لگائیں۔

۷- مواضع سجود یعنی ماتھے، ناک، ہاتھ، قدم پر کافور لگائیں۔

۸- اوڑھنی نصف پشت کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر مثل نقاب ڈال

دیں کہ سینہ پر رہے۔



عدت اور سوگ کے اہم مسائل

بنت علامہ لیاقت قادری

اکبر پبلشرز
لاہور

اس حصہ میں آپ پڑھیں گے.....

- ۱- عدت کی تعریف و حکمت
 - ۲- عدت میں نکاح کرنے کا حکم
 - ۳- عدت کے متفرق اہم مسائل
 - ۴- دوران عدت کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔
 - ۵- سوگ کسے کہتے ہیں؟
 - ۶- دوران عدت سرمہ، تیل، کنگھا وغیرہ کرنے کا شرعی حکم
- اور مزید بہت کچھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خير الانام
سيدنا و مولانا محمد بن المصطفى وعلى اله الطيبين
الطاهرين و صحبه الصديقين الصالحين برحمتك يا ارحم
الراحمين!

اما بعد! علم دین سے ناواقفیت، جہاں بے شمار فضیلتوں سے محروم کروادیتی ہے وہیں نامہ اعمال میں گناہوں کے انبار اور روزمرہ معاملات میں غلطیوں کی قطار کا سبب بھی بن جاتی ہے۔

اسی طرح عدت ایک قرآنی قانون ہے جو امت اسلامیہ کے طبقہ نسواں کو حق تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے سپرد کیا گیا ہے۔

عدت سے شریعت کا مقصود نسب کا تحفظ ہے، اسلام کی نظر میں نسب کی ایک خاص اہمیت ہے اور اس پر خاندانی زندگی کا مدار و انحصار ہے۔ اگر باپ کی شناخت باقی نہ رہے تو اولاد کو اس کا حقیقی خاندان میسر نہ آسکے گا تو پھر انسان اور حیوان کے درمیان کیا فرق باقی رہ جائے گا اس لئے اسلام نے عورت کے لئے ایک مرد کے بعد دوسرے مرد کے نکاح میں جانے کے درمیان ایک وقفہ رکھا ہے تاکہ نسب میں اختلاط نہ ہو اسی وقفے کا نام ”عدت“ ہے اس کے علاوہ عدت سے کچھ اور اخلاقی مقاصد بھی متعلق ہیں۔ میاں بیوی کا رشتہ نہایت قربت کا رشتہ ہے جب تک ازدواجی زندگی قائم ہوتی ہے ہر نشیب و فراز اور سرد و گرم میں ایک دوسرے کی رفاقت کا حق ادا کرتے ہیں۔ راحت پہنچاتے ہیں اور تکلیف بھی اٹھاتے ہیں دونوں ایک دوسرے کو سہتے

جاتے ہیں بیوی تو چراغ خانہ ہوتی ہے لیکن مرد اس کو روشن رکھتا ہے درد کی ٹھوکریں کھاتا پسینے بہاتا پریشانیاں اٹھاتا اور تکلیفیں سہتا ہے اب جب شوہر کی وفات ہوئی تو اس پر دلگیر و حزین ہونا بیوی کا فطری و اخلاقی فریضہ ہے اگر طلاق کی بنا پر علیحدگی ہوئی ہو تب بھی روا نہیں کہ پچھلے تعلقات سے محرومی پر حسرت و افسوس کا ایک اشک بھی نہ گرایا جائے۔ عدت اسی اخلاقی فرض کی ادائیگی سے عبارت ہے۔

اس رسالے کے اس دوسرے حصے میں وہ اہم احکام ذکر کئے گئے ہیں جو شریعتِ مطہرہ نے ایک عدت والی عورت کے لئے نافذ کئے ہیں اور عدت والی کو جن چیزوں سے روکا گیا ہے۔

مطالعہ فرمانے والوں سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ جس نیک مقصد کے لئے یہ رسالہ لکھا گیا اس کی تکمیل میں آپ بھی تعاون فرمائیں اور اس رسالے کو ان لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کریں جو غلطیوں میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

اللہ عز و جل اس تحریر کو دین کی اشاعت کا سبب بنائے اور مرتب کرنے والی (بنت لیاقت قادری) کے علم میں مزید اضافہ فرمائے اور دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف فرمائے۔ آمین

عدت کی تعریف

سوال: عدت کسے کہتے ہیں؟

جواب: عدت کا لفظی معنی:

(عین کے کسرہ کے ساتھ) ”شمار کرنا“

اصطلاحی معنی:

ہی انتظار مدۃ معلومۃ یلزم المرأة بعد زوال النکاح
حقیقۃ او شبہۃ

عدت ایک معلوم مدت تک اس انتظار کو کہتے ہیں جو عورت کو ایسے نکاح
صحیح یا نکاح فاسد کے بعد لازم ہو جاتا ہے جو قربت یا شوہر کی موت سے

پختہ ہو چکا ہو۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد ۱ ص ۵۲۶)

آسان الفاظ میں یوں سمجھ لیں کہ:

نکاح کے زائل ہونے یا شبہ نکاح یا موت کے بعد عورت کا شریعت کے مقرر

کردہ اوقات تک نکاح ثانی سے رُکے رہنا اور ایک خاص زمانے تک انتظار کرنا

”عدت“ کہلاتا ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ

ترجمہ کنز الایمان: اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تم لوگ عورتوں کو

طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو۔

(سورۃ طلاق، ۵۱)

عدت کی اصل حکمت

عدت کی اصل حکمت ”استبراء رحم“ یعنی اس امر کا یقین کہ عورت حاملہ نہیں ہے اس کے لئے مدت کا تعین وحی ربانی سے ہوا ہے اسی لئے مطلقہ حاملہ کی عدت وضع حمل کیساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے البتہ شوہر کی وفات کی صورت میں ایک طرح سے سوگ بھی ہو جاتا ہے۔

سوال: بیوہ کی عدت کیا ہے؟

بیوہ عورت کی عدت کی دو قسمیں ہیں:

۱- بیوہ حاملہ ہو۔

۲- بیوہ حاملہ نہ ہو۔

ان دونوں کی عدت از روئے شرع الگ الگ ہے!

بیوہ عورت اگر حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے۔

قرآن پاک میں ہے:

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ
أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

ترجمہ کنز الایمان: اور تم میں جو مرے اور بیویاں چھوڑیں وہ (عورتیں)

چار ماہ دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔ (سورۃ بقرہ: ۲۳۳)

حدیث شریف میں ہے:

حضرت ام حبیبہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے جائز

نہیں کہ وہ کسی میت پر تین (دن) راتوں سے زیادہ سوگ منائے سوائے

شوہر کے اس پر چار مہینے دس دن سوگ منائے گی۔ (بخاری شریف)

بیوہ عورت اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل (بچہ جننے تک) ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ

ترجمہ کنز الایمان: اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں۔

اسی طرح:

حضرت مسعود بن مخزوم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ربیعہ اسلمیہ نے اپنے

شوہر کی وفات کے چند راتوں کے بعد بچہ جنا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں حاضر ہوئیں اور نکاح کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

انہیں اجازت دے دی۔ (بخاری شریف)

از روئے قرآن و حدیث معلوم ہوا کہ بیوہ غیر حاملہ کی عدت چار ماہ دس دن اور

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔

مطلقة مدخولہ حائضہ کی عدت

سوال: مطلقة مدخولہ حائضہ کی عدت کیا ہے؟

جواب:

وہ عورت جسے شوہر نے طلاق دے دی ہو اور اس سے صحبت کر چکا ہو تو اس کی

عدت تین حیض ہے جبکہ وہ حائضہ ہو۔

قرآن پاک میں ہے:

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ

ترجمہ کنز الایمان: اور طلاق والیاں اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض

تک۔ (سورۃ بقرہ ۲۲۸)

معلوم ہوا کہ مطلقہ مدخولہ حائضہ کی عدت تین حیض ہے خواہ یہ تین حیض تین ماہ میں آئیں یا تین سال میں یا اس سے زائد عرصے میں آئیں۔

مطلقہ مدخولہ غیر حائضہ کا حکم

سوال: مطلقہ مدخولہ غیر حائضہ کی عدت کیا ہے؟

جواب: وہ طلاق یافتہ عورت جس کا شوہر اس سے صحبت کر چکا ہو لیکن اسے حیض نہ آتا ہو یعنی وہ یا تو نابالغہ ہوگی یا آکسہ (جو حیض سے ناامید ہو چکی ہو) تو اس کی عدت تین مہینے ہے۔

وَالْأَيُّ يَسُنَّ مِنَ الْمَحِيضِ.....

ترجمہ کنز الایمان: اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ ہو اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی بھی جنہیں ابھی حیض نہیں آیا ہے۔ (سورۃ طلاق ۶)

مطلقہ غیر مدخولہ کی عدت کا حکم

سوال: عورت مطلقہ غیر مدخولہ کی عدت ہے یا نہیں؟

جواب:

اگر عورت کو ہمبستری اور خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق دی گئی ہو تو اس کے لئے عدت نہیں ہے بعد طلاق فوراً دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ

قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَهَا

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو

پھر انہیں بغیر ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لئے کچھ عدت نہیں جسے گنو۔

(سورۃ احزاب، ۴۹)

نوٹ: عوام میں جو مشہور ہے کہ:

طلاق والی عورت کی عدت تین مہینے تیرہ دن ہے تو یہ بالکل غلط ہے اور بے بنیاد ہے۔

مفقود الخبر کی عورت کی عدت

سوال: مفقود الخبر (یعنی جس کا شوہر گم ہو جائے اس کے زندہ یا مردہ ہونے کی

خبر نہ ہو) اس کی عدت کیا ہے؟

جواب: مفقود الخبر شخص کی عورت چار سال انتظار کرنے کے بعد چار مہینے دس

دن عدت گزارے گی۔ (ضرورت کے پیش نظر اس دور میں علماء احناف نے امام

مالک کے قول پر فتویٰ دیا ہے)

زانیہ کی عدت

سوال: زانیہ کی عدت ہے یا نہیں؟

جواب: زانیہ کے لئے عدت نہیں اگرچہ حاملہ ہو۔

ایسی عورت نکاح کر سکتی ہے مگر جس کے زنا سے حمل ہے اس کے سوا دوسرے

سے نکاح کرے تو جب تک بچہ پیدا نہ ہو و طی جائز نہیں۔

(بہار شریعت حصہ ۸ جلد ۲ ص ۲۳۴)

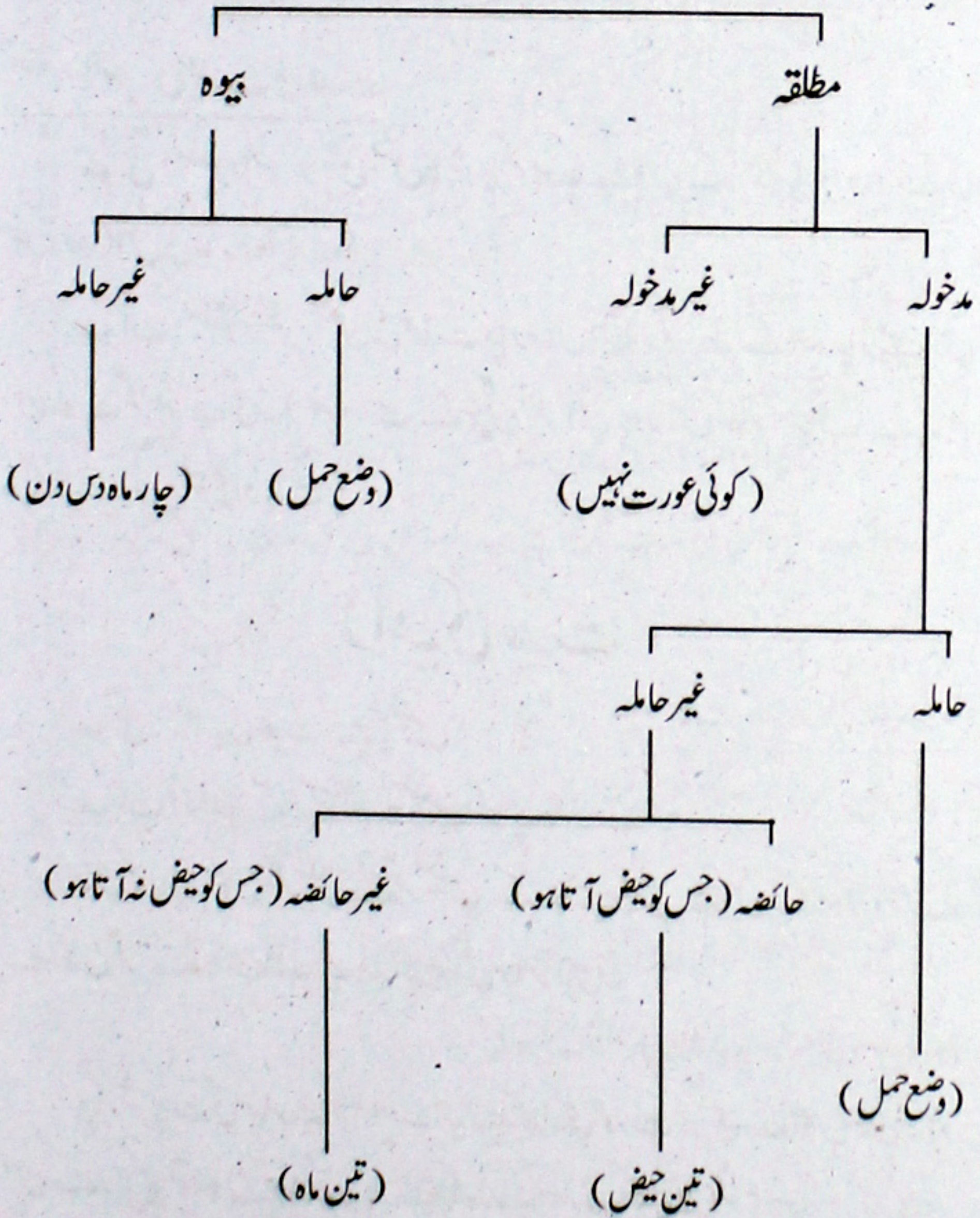
بہار شریعت کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ ایسی عورت جو کسی کے نکاح میں نہ ہو

اس سے زنا کیا تو نکاح کرنے کے لئے کچھ زمانہ گزرنے کا انتظار کرنا ضروری نہیں۔

رہی وہ عورت جو کسی کے نکاح میں ہو اور بچہ والی بھی ہو اس نے زنا کیا اور شوہر

نے طلاق دی یا مر گیا تو وہ عدت گزارے بغیر دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔

معتدہ عورت



مجنونہ عورت کی عدت

سوال: مجنونہ عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا تو کیا اس پر عدت ہے؟

جواب: مجنونہ عورت پر بھی شوہر کے انتقال کے بعد عدت گزارنا لازم ہے۔

(بہار شریعت)

سوال: نابالغی کی عمر میں نکاح ہوا اور رخصتی سے قبل شوہر کا انتقال ہو گیا تو کیا

اس پر عدت واجب ہے یا نہیں؟

جواب: موت کی عدت چار مہینے دس دن ہے۔

قرآن پاک میں ہے:

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ

أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

ترجمہ کنز الایمان: اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس

دن اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ (سورۃ بقرہ ۲۳۴)

لہذا ایسی نابالغہ لڑکی یا بالغہ لڑکی جس کا شوہر قبل رخصتی مر جائے چاہے دخول نہ ہو

یا ہوا ہو دونوں کا ایک ہی حکم ہے یعنی ان کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔

نامرد عورت کی عدت کا حکم

سوال: نامرد نے طلاق دی تو عدت کیا ہوگی؟

جواب: میاں بیوی جب تنہائی میں ایسی جگہ جمع ہوں جہاں کوئی مانع وطی نہ ہو

اور شوہر اگر نامرد ہو جب بھی خلوت صحیحہ ہو جاتی ہے اور خلوت صحیحہ کے بعد طلاق دینے

سے عدت اور پورا مہر بھی ادا کرنا واجب ہے لہذا جس دن طلاق دی ہے اس کے بعد

تین حیض ختم ہو جانے پر عدت ختم ہوگی۔

سوال: بوڑھی عورت کا شوہر مر گیا تو اس کی عدت کیا ہوگی؟ کیا وہ عدت گزارے گی؟

جواب: جی ہاں! بوڑھی عورت بھی عدت گزارے گی۔ شوہر کی وفات کی صورت میں اگر وہ حاملہ ہے تو وضع حمل اور اگر غیر حاملہ ہے تو چار ماہ دس دن عدت کے گزارے گی۔

سوال: شوہر کے طلاق دینے کے کچھ عرصے بعد خبر ہوئی تو عدت کا کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق کی عدت وقت طلاق سے شروع ہو جاتی ہے اگرچہ عورت کو اس کی اطلاع نہ ہو شوہر نے بیوی کو طلاق دے دی یہاں تک کہ حیض تین گزر گئے کہ اس کے بعد خبر ہوئی تو عورت کی عدت ختم ہو چکی ہے۔ (جوہرہ بہار شریعت)

سوال: شوہر کی وفات کی صورت میں عدت کا ابتدائی وقت کیا ہے؟

جواب: وفات میں عدت کا شمار شوہر کی وفات کے بعد سے ہوگا۔ اگر عورت کو طلاق یا وفات کی خبر نہیں ہوئی یہاں تک کہ عدت کی مدت گزر گئی تو اس کی عدت پوری ہوگئی۔ (عامہ کتب)

سوال: طلاق کی صورت میں عدت کا ابتدائی وقت کیا ہے؟

جواب: طلاق کی صورت میں عدت کی ابتداء طلاق کے بعد سے ہوگی یعنی طلاق کے بعد جو تین حیض آئے ہیں عدت میں ان کا شمار ہوگا۔ (عامہ کتب)

سوال: حیض کی حالت میں طلاق دی تو عدت کا ابتدائی وقت کیا ہے؟

جواب: اگر کسی نے حیض کی حالت میں طلاق دی ہے تو اس حیض کا شمار نہ ہوگا بلکہ اس کے بعد کے تین حیض کا اعتبار کیا جائے گا۔ (ہدایہ)

سوال: کیا عورت کو جو مہینہ آتا ہے وہ تین بار آجائے تو عدت پوری ہو جاتی

ہے؟

جواب: جی ہاں!!

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ارشاد خداوندی ہے:

وَالْمُطَلَّاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ط

ترجمہ کنزالایمان: اور طلاق والیاں اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض

تک۔ (سورۃ بقرہ: ۲۲۸)

سوال: اگر دو ان عدت حاملہ کا حمل ساقط ہو جائے تو اس کی عدت کیا

ہوگی؟

جواب: ماں کے رحم میں بچے کے اعضاء عموماً چوتھے مہینے میں بننا شروع

ہو جاتے ہیں چنانچہ اگر حمل چوتھے مہینے میں ساقط ہوا تو عدت پوری ہوگئی ورنہ نہیں۔

اعلیٰ حضرت (قدس سرہ) سے ایسی حاملہ بیوہ کے بارے میں سوال پوچھا گیا۔

جس کا حمل چوتھے یا پانچویں ماہ میں گر گیا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

”سائل نے ظاہر کیا کہ اس کے ہاتھ پاؤں بن گئے تھے تو اس کے گر جانے

سے عدت تمام ہوگئی۔ اب عدت کی حاجت نہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۳، جدید ص ۳۰۴)

سوال: شوہر کا انتقال ہو جانے کے بعد اس کا حمل دو ماہ کا تھا کہ ساقط ہو گیا اب

اس کی عدت کیا ہوگی؟

جواب: ایسی عورت پوری عدت گزارے گی۔ اسقاط حمل سے عدت اس وقت

ختم ہوتی ہے کہ جب بچے کے اعضاء بن چکے ہوں ”بچے کے اعضاء چار مہینے میں

بننے ہیں۔ (ردالمحتار)

پس صورت ہذا میں چونکہ بچے کے اعضاء نہیں بنے تھے لہذا عورت چار ماہ دس دن عدت گزارے گی۔

سوال: شوہر کا بیوی سے صحبت کر چکنے کے بعد طویل عرصے تک ازدواجی تعلقات نہ رکھے کیا تب بھی بعد طلاق عدت ضروری ہے؟

جواب: ہر مطلقہ مدخول بھا پر عدت لازم ہے شوہر سے جدائی کتنی ہی طویل

مدت سے ہو طلاق کے بعد عدت ضروری ہے۔ (تفہیم المسائل ج ۴ ص ۳۴۹)

سوال: بیوہ غیر حاملہ کی عدت انگریزی مہینوں کے حساب سے ہے یا چاند کے

حساب سے ہے؟

جواب: چاند کے حساب سے لیکن اس میں سب سے پہلے دیکھا جائے گا کہ

شوہر اسلامی مہینے کی کس تاریخ کو فوت ہوا ہے۔ اگر پہلی شب یا پہلی تاریخ کو دن

میں عصر سے پہلے پہلے..... یا..... عصر تک انتقال ہوا تو چار مہینے دس دن چاند کے

حساب سے دیکھیں اور پانچویں مہینے کے دس دن مزید شمار کریں تب عدت چار ماہ

دس دن ہو کر پوری ہو جائے گی اور اگر اس کا انتقال پہلی تاریخ کے علاوہ کسی اور

تاریخ میں ہوا چاہے دوسری میں ہی تو اب کامل ایک سو تیس (۱۳۰) دن عدت

ہوگی۔

اعلیٰ حضرت (قدس سرہ) فرماتے ہیں:

”غیر حاملہ بیوہ کی عدت اگر خاوند کسی مہینے کی پہلی شب یا پہلی تاریخ میں

مرا اگرچہ عصر کے وقت چار مہینے دس دن ہیں یعنی چار ہلال ہو کر پانچویں

ہلال پر وقت وفات شوہر کے اعتبار سے دس دن کامل اور گزر جائیں اور پہلی

تاریخ کے علاوہ اور کسی تاریخ میں مرا تو ایک سو تیس دن (۱۳۰) کامل لئے

جائیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۳، جدید ص ۲۹۴)

ایک بڑا ہی اہم سوال اور اس کا جواب

سوال: عدت کا مقصد ایک ماہ بعد بھی واضح ہو جاتا ہے پھر تین مہینے یا تین حیض یا از روئے شرع عدت کے متعین وقت کا حکم کیوں ہے؟؟

جواب: عدت کا مقصد صرف یہ نہیں کہ اس کا حاملہ و غیر حاملہ ہونا معلوم ہو جائے بلکہ شوہر کی جدائی اور وفات کا سوگ بھی اس کا مقصد ہے لہذا ہر مطلقہ و بیوہ پر لازم ہے کہ شریعت کے مقرر کردہ اوقات تک عدت میں بیٹھے اور سوگ منائے۔

سوال: عورت کو ڈیڑھ دو سال بعد حیض آتا ہے تو عدت حیض سے ہوگی یا مہینے سے؟؟

جواب: اگر عورت کو ڈیڑھ دو سال میں حیض آتا ہے تو جب تک تین حیض نہ آئیں گے اس کی عدت پوری نہ ہوگی تا وقتیکہ ۵۵ سالہ ہو کر اس کو تین مہینے نہ گزر جائیں تب تک عدت مہینوں میں شمار نہ ہوگی۔

فقیرہ اعظم حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
”عورت کو حیض آچکا ہے مگر اب نہیں آتا اور ابھی سن ایساں کو بھی نہیں پہنچی ہے تو اس کی عدت بھی حیض سے ہے جب تک تین حیض نہ آئیں یا تین سن کو نہ پہنچے اس کی عدت ختم نہ ہوگی۔“

(بہار شریعت حصہ ۸، ص ۱۲۳)

سوال: عورت شافعی مسلک ہو شوہر حنفی ہو تو طلاق کی صورت میں عدت کس مسلک کے مطابق ہوگی؟

جواب: اگر لڑکی شافعی مسلک کی ہے تو اس پر شافعی مسلک کی اتباع کرنا لازم

ہے لہذا شافعی مسلک کے مطابق ہی اس کی عدت شمار کی جائے گی اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک میں طلاق کی عدت تین طہر ہیں۔“

(کتاب الفقہ علی المذہب الاربعہ جلد ۲ ص ۵۳۵)

اور جب وہ لڑکی شافعی مسلک کے مطابق اپنی عدت تین طہر مکمل کر لے تب بھی وہ حنفی لڑکے کے لئے حلال نہ ہوگی ہاں شافعی مرد کے لئے ضرور حلال ہو جائے گی۔ اس لئے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک میں عدت تین حیض ہے۔

(فتاویٰ شامی جلد ۱ ص ۶۵۹)

دوران عدت نکاح کرنے کا حکم

سوال: دوران عدت نکاح کرنا کیسا؟

جواب: عدت میں نکاح کرنا حرام قطعی ہے بلکہ نکاح تو بڑی چیز ہے دوران عدت معتدہ (عدت والی) کو نکاح کا پیغام دینا بھی حرام ہے حتیٰ کہ اگر نکاح کر لیا تو نکاح سزے سے جائز نہیں۔

علامہ امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”دوسرے کی منکوحہ سے نکاح نہیں ہو سکتا بلکہ اگر دوسرے کی معتدہ عدت میں ہو جب بھی نہیں ہو سکتا عدت طلاق کی ہو یا موت کی۔“

سوال: اگر دوران عدت کسی نے اس عورت سے نکاح کر لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: دیکھا جائے گا کہ نکاح کرنے والے کو عورت کی عدت کا حال معلوم تھا یا نہیں۔ اگر معلوم ہونے کے باوجود نکاح کیا تو یہ نکاح باطل ہے اور اس صورت میں قربت زنا ہے۔ انکا فوراً جدا ہونا واجب ہے۔

عورت کی پہلی والی عدت ختم ہو جائے گی، دوسری کسی قسم کی عدت بھی

لازم نہ ہوگی۔ اب جب چاہے جس سے چاہے نکاح کر لے اور اگر معلوم نہ

ہو اور فقط نکاح ہوا، تو اب بھی نکاح باطل اور فوراً جدا ہونا واجب ہے اس صورت میں بھی عدت ختم ہو جائے گی جس سے نکاح کرے اور اگر نکاح کے بعد وطی بھی کر لی تھی تو یہ قربت حرام ہے۔ لیکن اس قربت کی وجہ سے عورت پر تین حیض عدت واجب ہوگی جس کی مدت اس شخص کے چھوڑنے والے دن سے شروع ہوگی عدت پوری کرنے کے بعد جس سے نکاح کرے۔

اعلیٰ حضرت (قدس سرہ) اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

”اگر بکرنے یہ جان بوجھ کر کہ ابھی عورت عدت میں ہے اس سے نکاح کر لیا جب تو وہ نکاح نکاح ہی نہ ہوا، نرا زنا ہوا تو اس (عورت) کے لئے اصلاً عدت نہیں۔ اگرچہ بکرنے اس عورت سے صد ہا بار جماع کیا ہو کہ زنا کا پانی شرع میں کچھ عزت و وقعت نہیں رکھتا۔ عورت کو اختیار ہے جب چاہے نکاح کرے۔“

اور اگر بکرنے انجانے میں نکاح کیا تو دیکھیں گے کہ اس چار برس میں اس نے عورت سے کبھی جماع کیا یا نہیں۔ اگر کبھی نہ کیا تو بھی عدت نہیں بکرنے ہی فوراً جس سے چاہے نکاح کرے اور جو ایک بار بھی جماع کر چکا ہے تو جس دن بکرنے چھوڑا، اس دن سے عورت پر عدت واجب ہوئی جب تک اس کی عدت سے باہر نہ نکلے دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی۔ طلاق کی عدت تین حیض کامل ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۳، ص ۳۰۲)

سوال: عورت عدت کہاں گزارے؟

جواب: حکم شرعی یہ ہے کہ موت یا فرقت کے وقت جس گھر میں عورت کی

سکونت تھی (یعنی شوہر کے گھر) تو اسی مکان میں عدت پوری کرے، اس مکان کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں سکونت نہیں کر سکتی مگر بوقت ضرورت بقدر ضرورت آج کل معمولی باتوں کو جن کی کوئی حاجت و اہمیت نہ ہو محض طبیعت کی خواہش کو ضرورت کہہ دیا جاتا ہے وہ یہاں مراد نہیں بلکہ شرعاً ضرورت وہ ہے کہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو اور ضرورتاً بھی جہاں گھر سے نکلنے کی اجازت دی وہاں صراحت کی کہ رات اپنے گھر پر ہی گزارے۔ (احسن الفتاویٰ جلد ۲، ص ۴۵۲)

اعلیٰ حضرت (قدس سرہ) درمختار کے حوالے سے لکھتے ہیں:

”دونوں عورتیں (یعنی طلاق اور وفات شوہر والی) اس گھر میں عدت گزاریں کہ جن میں عدت واجب ہوئی ہے (یعنی شوہر کے گھر) اور وہ اس گھر سے منتقل نہ ہو۔“ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۳، جدید ص ۳۱۱)

معتدہ کا گھر سے نکلنا

سوال: بیوہ عورت بلا عذر شرعی گھر سے نکل سکتی ہے؟

جواب: عدت و وفات کا مقصد صرف یہی نہیں کہ اس کا حاملہ اور غیر حاملہ ہونا معلوم ہو جائے بلکہ شوہر کی موت کا سوگ بھی اس کا مقصد ہے لہذا عورت پر لازم ہے کہ اگر وہ وقت و وفات موجود نہ تھی تو اپنے شوہر کی خبر مرگ سنتے ہی فوراً اس کے گھر چلی جائے اور وہیں عدت پوری کرے اور جب تک اجازت شرعی نہ ہو گھر سے باہر قدم نہ نکالے۔ (فتاویٰ رضویہ احسن الفتاویٰ جلد ۲، ص ۴۴۷)

سوال: بیوہ کو عدت میں کب نکلنا جائز ہے؟

جواب: قرآن مجید میں عدت سے متعلق رب تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ
أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

ترجمہ کنزالایمان: اور تم میں جو مر جائیں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے

دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔ (سورۃ بقرہ: ۲۳۳)

عورت کو زمانہ عدت میں گھر سے نکلنا حرام ہے ہاں اگر عدت موت کی ہو اور اس کے پاس کھانے کو نہ ہو اور بغیر گھر سے نکلے کام نہ چل سکے گا یا نقصان پہنچے گا تو اس صورت سے دن میں جاسکتی ہے اور رات اسی گھر میں گزارے اور بغیر ضرورت شرعیہ نکلنا حرام ہے۔

در مختار میں علامہ علاؤ الدین ہسکفی فرماتے ہیں:

”اور جو عورت عدت وفات گزار رہی ہو وہ بوقت ضرورت دن یا رات میں نکل سکتی ہے لیکن رات کا اکثر حصہ گھر میں گزارے اس لئے کہ وہ اپنے اخراجات کی ذمہ دار خود ہے پس وہ اس کے لئے باہر نکلنے کی محتاج ہے۔ (در مختار جلد ۵ ص ۱۸۰)

لہذا معتدہ وفات (جس پر وفات کی عدت ہو) اپنے اخراجات اور روزگار کے لئے دن کے وقت باپردہ باہر نکل سکتی ہے۔

سوال: دوران عدت کیا مطلقہ عورت گھر سے نکل سکتی ہے؟

جواب: ہر مطلقہ مدخول بھا پر عدت لازم ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ

ترجمہ کنزالایمان: عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ

آپ نکلیں۔ (سورۃ طلاق: ۱)

خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے:

جامع صغیر میں ہے مطلقہ عورت اپنے گھر میں عدت گزارے گی دوران عدت

رات اور دن میں کسی بھی وقت گھر سے نہیں نکلے گی۔ (جلد ۲ ص ۱۱۹)

علامہ نظام الدین لکھتے ہیں:

رات و دن میں کسی بھی وقت (معتدہ) اس مکان سے جہاں وہ طلاق سے پہلے رہائش پذیر تھی نہیں نکلے گی خواہ اسے تین طلاقیں دی گئی ہوں یا طلاق بائن یا طلاق رجعی۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۵۳۳)

سوال: دوران عدت ملک سے باہر جانے کی اجازت ہے؟؟

جواب: عورت کو زمانہ عدت میں گھر سے نکلنا حرام ہے بغیر کسی وجہ شرعی و حاجت کے معتدہ کا بیرون ملک جانا شریعت کے خلاف ہے۔

ایام عدت یا مدت عدت کی پابندی شرعی ضرورت ہے بلا کسی وجہ شرعی کے شریعت نے تکمیل عدت سے پہلے سفر کی اجازت نہیں دی لیکن اگر کوئی شخص اپنی دینیوی ضرورتوں کے تحت حد و شرع سے تجاوز کرنا چاہتا ہے تو یہ اس شخص کا اپنا فیصلہ ہے اس کا علماء دین سے کوئی تعلق نہیں۔ قرآن و سنت سے طے شدہ یا منصوص علیہ امور میں اجتہاد کی گنجائش نہیں ہوتی۔ (تفہیم المسائل جلد ۳ ص ۳۰۹)

سوال: دوران عدت عورت اگر شوہر کے مکان کو چھوڑے یا تبدیل کرے تو کیا شرعی حکم ہے؟

جواب: عورت کے لئے اسی مکان میں عدت گزارنا واجب ہے جو بوقت وفات یا طلاق اس کی جائے سکون تھی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ

خود نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں۔ (سورۃ طلاق ۱)

جس مکان میں عدت گزارنا واجب ہے عورت اس کو چھوڑ نہیں سکتی مگر اس وقت

کہ اسے کوئی نکال دے۔

مثلاً: طلاق کی عدت میں شوہر نے گھر سے اس کو نکال دیا یا کرایہ کا مکان ہے اور عدت عدت وفات ہے مالک مکان کہتا ہے کہ کرایہ دے یا مکان خالی کر اور اس کے پاس کرایہ نہیں تو ان صورتوں میں مکان بدل سکتی ہے۔

(درمختار جلد ۵ ص ۲۲۹)

وفات کی عدت میں اگر مکان بدلنا پڑے تو اس مکان سے جہاں تک قریب کا مکان میسر آسکے اسے لے اور عدت طلاق کی ہو تو جس مکان میں شوہر اسے رکھنا چاہیے اور اگر شوہر غائب ہو تو عورت کو اختیار ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ جلد ۵ ص ۵۳۵)

اور اگر ایسی کوئی بھی صورت نہ ہو تو معتدہ کو اپنی مرضی سے مکان تبدیل کرنا جائز نہیں۔

معتدہ کو جبراً گھر سے نکالنا

سوال: عدت کے دوران معتدہ کو سسرال والے گھر سے نکال دیتے ہیں اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: اللہ عزوجل کا ارشاد پاک ہے:

ترجمہ کنز الایمان: عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ

خود نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں۔ (سورۃ طلاق ۵۱)

عورت کے لئے عدت اسی مکان میں واجب ہے جو بوقت طلاق یا وفات اس کی جائے سکونت ہے۔

علامہ علاؤ الدین ہسکفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”عورت کو طلاق دی گئی یا شوہر وفات پا گیا اور وہ اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور گئی

ہوئی تھی تو اسے چاہیے کہ فوراً اپنے گھر لوٹ آئے کیونکہ یہ اس پر واجب ہے۔ بیوی

عدت طلاق گزار رہی ہو یا عدت وفات ان دونوں کو چاہیے کہ اسی گھر میں عدت گزاریں جہاں پر عدت گزارنا ان پر واجب ہے۔ سوائے اس کے کہ انہیں اس گھر سے نکال دیا جائے یا مکان گر جائے یا اس کے گرنے کا قوی امکان ہو یا اس کا مال تلف ہونے کا خطرہ ہو یا مکان کرائے کا ہونے کی صورت میں کرایہ ادا کرنے کی استطاعت نہ ہو ان جیسی صورتوں (مجبوریوں) میں اس کے لئے جائز ہے کہ وہاں سے نکل کر اس سے قریب ترین جگہ پر عدت گزارے۔ (رد المحتار علی الدر المختار جلد ۵ ص ۱۸۰)

لہذا معتدہ پر شرعاً لازم ہے کہ وہ اپنی عدت اسی مکان میں پوری کرے لیکن جو لوگ اس کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں کہ انہیں گھر سے نکال دیتے ہیں ان کا یہ عمل غیر شرعی اور احکامات الہیہ کی کھلی خلاف ورزی ہے برادری و محلے کے شرفاء کو چاہیے کہ انہیں ان کے اس غیر شرعی عمل پر غیرت دلائیں اور سمجھائیں کہ معتدہ کو کم از کم عدت کے ایام اس گھر میں گزارنے دیں۔ لیکن اگر پھر بھی سسرال والے نہ مانیں تو عورت کو شرواذیت سے بچانے کے لئے اپنے میکے میں عدت گزارنے کے لئے جانا جائز ہوگا۔

سوال: ایام عدت میں کیا عورت تعزیت یا شادی بیاہ یا رشتہ داروں کے گھر جا سکتی ہے؟

جواب: مطلقہ اور بیوہ عورت عدت کے دنوں میں تعزیت اور شادی بیاہ اور رشتہ داروں کے گھروں میں شرکت کے لئے نہ جائے او اگر جائے تو واپس آ کر رات کا اکثر حصہ اپنے گھر میں گزارے۔

علامہ علاء الدین ہسکفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”بیوہ معتدہ دن میں اپنے گھر سے نکل سکتی ہے جبکہ رات کا اکثر حصہ اپنے

گھر پر گزارے۔“ (در مختار مع شامی جلد ۲ ص ۶۷۳)

سوال: کیا معتدہ دوائی لینے ڈاکٹر کے پاس جاسکتی ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت (قدس سرہ) سے اسی قسم کا سوال کیا گیا کہ وہ ایک عورت جو ایام عدت میں ہے اور اس کے علاقے میں کوئی طبیب بھی نہیں ہے تو کیا وہ بغرض علاج دوسری جگہ جاسکتی ہے اور کسی حکیم کو نبض دکھا سکتی ہے یا نہیں؟

تو آپ نے جواب دیا کہ نبض بضرورت دکھا سکتی ہے اور دوسری جگہ اس طور پر جاسکتی ہے کہ رات کا اکثر حصہ شوہر ہی کہ مکان میں گزارے اور اگر اسی مکان میں (یہ سب کچھ) ممکن ہو تو تو یہ بھی حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۳ ص ۳۱۷)

سوال: طلاق یافتہ عورت کا شوہر سے پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں طلاق یافتہ (بائنہ و مغلظہ) عورت کا شوہر سے پردہ ہے۔

سوال: تو پھر طلاق یافتہ عورت کا شوہر کہاں جائے گا؟

جواب: وہ چاہے تو اسی گھر میں رہے، لیکن اب دونوں کے درمیان پردہ رہے

گا۔

اعلیٰ حضرت (قدس سرہ) اسی قسم کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”زید (یعنی شوہر) پر لازم ہے کہ عدت پوری ہونے تک اپنے ہی مکان میں اسے (یعنی طلاق یافتہ بیوی) کو جگہ دے اور بوجہ زوال نکاح اس سے پردہ کرے۔“ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۳ جدید ص ۳۱۱)

سوال: دوران عدت طلاق یافتہ عورت کا نان و نفقہ اور رہائش کا خرچہ کس کے ذمے ہوگا؟

جواب: عدت طلاق کا خرچہ شوہر کے ذمہ واجب ہے۔

بہار شریعت میں مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جس عورت کو طلاق دی گئی ہے بہر حال عورت عدت کے اندر نفقہ

پائے گی طلاق رجعی ہو یا بائن یا تین طلاقیں دی ہوں عورت کو حمل ہو یا نہیں۔ (بہار شریعت جلد ۲ حصہ ۸ ص ۸۵)

سوال: دوران عدت اگر کوئی عزیز شدید بیمار ہو گیا کہ بچنے کی امید نہ رہی اسے دیکھنے کے لئے معتدہ جاسکتی ہے؟

جواب: جی نہیں، یہاں عذر صحیح موجود نہیں لہذا نہیں جاسکتی۔

سوال: اگر کوئی عزیز دوران عدت فوت ہو جائے تو کیا اس کے گھر جاسکتی ہے؟

جواب: جی نہیں، یہاں بھی عذر صحیح موجود نہیں لہذا نہیں جاسکتی۔

سوال: دوران عدت شوہر کی قبر پر باپردہ ہو کر جاسکتی ہے؟

جواب: جی نہیں، یہاں بھی عذر صحیح موجود نہیں لہذا نہیں جاسکتی۔

سوال: اگر بلا عذر گھر سے نکلے تو عدت ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب: جی نہیں، تاہم گنہگار ضرور ہوگی لیکن اس سے عدت میں کوئی فرق نہ

پڑیگا عدت اسی طرح جاری رکھی جائے۔

سوال: بلا عذر باہر نکلنے کا کفارہ کیا ہے؟

جواب: فقط بارگاہ الہی میں صدق دل سے توبہ کرے۔

سوال: دوران عدت کوئی تعزیت کے لئے آیا تو اس سے بات کر سکتی ہے؟

جواب: اگر وہ نامحرم ہے تو باپردہ رہتے ہوئے بقدر ضرورت بات کرنے میں

حرج نہیں اور اگر محرم ہے تو پردے کی بھی حاجت نہیں۔

سوال: دوران عدت فون پر بات کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: بقدر ضرورت بات کرنے میں حرج نہیں۔

سوال: گھر میں رہنے والے نامحرموں کے سامنے آنے سے عدت پر کوئی فرق

پڑے گا؟

جواب: عدت پر کوئی فرق نہ پڑیگا تاہم گنہگار ضرور ہوگی کیونکہ ترکِ واجب

ہے۔

سوال: گھر میں میلاد ہو تو کیا ایسی عورتیں اسمیں شرکت کر سکتی ہیں؟ اس میں

بیان کرنا نعت پڑھنا ان کے لئے جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔ بشرطیکہ آواز گھر سے باہر نامحرموں تک نہ پہنچے اور یہ حکم ان

کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ ہر عورت کے لئے یہی حکم ہے۔

سوال: کیا مذہبی اجتماع میں شرکت کر سکتی ہے؟

جواب: فی الحال اجتماع میں جانے سے گریز کرے۔

سوال: دورانِ عدت عورت نفلی اعتکاف کی نیت کر سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! دورانِ عدت عورت نفلی اعتکاف کی نیت کر سکتی ہے۔



سوگ کا بیان

سوگ کی تعریف

سوال: سوگ کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہر قسم کی زینت کو ترک کر دینا ”سوگ“ کہلاتا ہے۔ (درمختار)

سوال: عدت کا سوگ صرف بیوہ پر ہے یا دوسروں پر بھی؟

جواب: ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

”کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر شوہر پر

(بیوہ) چار ماہ دس دن سوگ کرے۔“ (صحیح مسلم ص ۷۹۹، حدیث ۱۳۹۱)

لہذا تمام ورثاء پر تین دن سوگ کرنا اور صرف بیوہ پر چار ماہ دس دن سوگ کرنا

ضروری ہے۔

سوال: کن بیوہ عورتوں پر سوگ نہیں ہے؟

جواب: امام اعظم ابوحنیفہ (علیہ الرحمہ) کے نزدیک سات قسم کی عورتوں پر

سوگ نہیں ہے جس کی تفصیل درمختار کے مطابق یہ ہے:

۱- کافرہ

۲- مجنونہ

۳- صغیرہ (نوسال سے کم عمر کی لڑکی)

۴- معتدہ غتق (یعنی وہ ام ولد جو اپنے مولیٰ کی طرف سے آزاد کئے جانے یا

اپنے مولیٰ کے مرجانے کی وجہ سے عدت میں بیٹھی ہو)

۵- وہ عورت جو نکاح فاسد کی عدت میں بیٹھی ہو۔

۶- وہ عورت جو وطی بالشبہ کی عدت میں بیٹھی (یعنی جس سے کسی غیر مرد نے غلط

فہمی میں جماع کر لیا ہو اور اس کی وجہ سے عدت میں بیٹھی ہو)

۷- وہ عورت جو طلاق رجعی کی عدت میں بیٹھی ہو۔ (در مختار)

سوال: کسی شخص کے مرنے کے بعد ۴۰ دن تک اس کے لواحقین میں سے کوئی

عورت مہندی نہیں لگا سکتی، نئی چوڑیاں اور نئے کپڑے نہیں پہن سکتی ہے؟؟ ان باتوں

کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: یہ سب واہی تباہی ہے اور زمانہ جاہلیت کی رسمیں ہیں سوگ کرنا صرف

اس عورت کے لئے ہے جس کا شوہر مرجائے دوسروں پر کوئی ایسی پابندی نہیں۔

سوال: دوران عدت عورت کا سرمہ/کا جل لگانا کیسا ہے؟

جواب: سوگ کے معنی زینت کو ترک کرنا ہے اور چونکہ سرمہ اور کا جل لگانا

زینت میں شامل ہے لہذا بلا کسی عذر شرعی کے دوران عدت عورت سرمہ نہیں لگا سکتی

اس کا ترک واجب ہے۔ (جوہرہ در مختار)

سوال: معتدہ کو سرمے میں تیل لگانا جائز ہے؟

جواب: معتدہ کو سرمے میں تیل لگانا جائز نہیں۔ (جوہرہ در مختار)

سوال: عذر کی وجہ سے معتدہ سرمہ یا تیل کا استعمال کر سکتی ہے؟

جواب: بہ سبب عذر ان دونوں کا استعمال کر سکتی ہے مگر اس حال میں کہ اس کا

استعمال زینت کی نیت سے نہ ہو۔

مثلاً دوسری وجہ سے تیل لگا سکتی ہے یا تیل لگانے کی عادی ہے جانتی ہے کہ نہ

لگائے گی تو دوسرے ہو جائے گا تو اب تیل لگانا جائز ہے۔

دوران سوگ سرمہ لگانے کا مسئلہ

اسی طرح سرمہ لگانا اگر ضروری ہے کہ آنکھوں میں درد ہے تو لگا سکتی ہے وہ بھی بصد ضرورت استعمال کی اجازت ہے ضرورت سے زیادہ ممنوع ہے۔

مثلاً: آنکھ کی بیماری میں سرمہ لگانے کی ضرورت ہوتی ہے اس لحاظ سے سیاہ سرمہ اس وقت لگا سکتی ہے جب سفید سرمہ سے کام نہ چل سکے اور اگر صرف رات میں لگانا کافی ہے تو دن میں لگانے کی اجازت نہیں۔ (درمختار)

حضرت ام حکیم بنت اسید رضی اللہ عنہا اپنی والدہ سے روایت کرتی ہیں کہ ان کا خاوند فوت ہو گیا اور ان ایام میں آپ کی آنکھیں دکھتی تھیں تو آپ نے اشد نامی سرمہ استعمال فرمایا۔ پھر آپ نے اپنی آزاد کردہ لونڈی کو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا تا کہ آپ سے روشنی اور بصارت کے سرمے کے متعلق دریافت کریں۔ حضرت ام سلمہ نے ارشاد فرمایا: ”لا تکتحل الامن امر لابدمنہ“ کوئی سرمہ نہ لگاؤ مگر جب سخت ضرورت پیش آئے تو کوئی حرج نہیں۔

”دخل علی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حین توفی

ابو سلمة وقد جعلت علی عینی صبراً“

”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ان ایام میں تشریف لائے جن

میں ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا اور میں نے اپنی آنکھوں پر ایلوا

لگایا ہوا تھا“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ”ما هذا یا ام

سلمة“ ام سلمہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: ”انہا هو صبر یا رسول

اللہ لیس فیہ طیب“ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ ایلواہ جس

میں خوشبو نہیں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہ یشب الوجه فلا تجعلیہ

الابلیل ولا تمشی بالطیب ولا بالحناء فانہ خضاب " اے ام سلمہ! یہ منہ کو چمک دار کر دیتا ہے اور اسے دوبارہ نہ لگانا، اگر لگانا چاہو تو رات میں لگاؤ اور سر کو خوشبو دار چیز سے نہ دھویا کرو اور نہ مہندی سے کیونکہ مہندی خضاب والی چیز ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا "بای شیء امتشط یارسول اللہ" یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو پھر میں کس چیز سے دھویا کروں ارشاد فرمایا: بیری کے پتوں کیساتھ یعنی اپنے سر کو بیری کے پتے لگایا کرو۔ (نسائی، باب الرخصة للحادة ان تمشط بالسدر)

سوال: دوران عدت عورت کنگھا کر سکتی ہے؟

جواب: دوسرے وقت کنگھا کر سکتی ہے مگر اس طرف سے جدھر کے دندانے موٹے ہیں ادھر سے نہیں جدھر سے باریک ہوں کہ یہ بال سنوارنے کے لئے ہوتے ہیں اور یہ ممنوع ہیں۔ (جوہرہ در مختار)

سوال: کیا معتدہ عورت دوران عدت چار پائی / بیڈ پر سو سکتی ہے؟

جواب: عورت عدت کے اندر چار پائی پر سو سکتی ہے کہ یہ زینت میں داخل نہیں۔ (بہار شریعت)

سوال: عورت عدت کے دوران کس طرح کے کپڑوں کا استعمال کرے؟

جواب: ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے اگرچہ سیاہ ہوں نہ پہنے۔ جس کپڑے کا رنگ پرانا ہو گیا ہو کہ اب اس کا پہننا زینت نہیں تو اسے پہن سکتی ہے یونہی سیاہ رنگ کے کپڑے میں بھی حرج نہیں جبکہ ریشم نہ ہوں۔

(الفتاویٰ الہندیہ)

سوال: عدت کے دوران دیوار، جیٹھ سے پردہ کرے گی؟

جواب: جی ہاں! جس طرح عام حالات میں دیوار اور جیٹھ سے پردہ ضروری ہے اسی طرح عدت کے ایام میں بھی ان سے پردہ نہایت ضروری ہے۔

بالخصوص اسی گھر میں رہتے ہوئے دیور، جیٹھ وغیرہ کے معاملے کا خیال رکھے
چنانچہ صحیح بخاری میں سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا:

عورتوں کے پاس جانے سے بچو ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم دیور کے متعلق کیا حکم ہے؟ فرمایا: دیور موت ہے۔

(صحیح بخاری، جلد ۳، صفحہ ۴۷۲، حدیث ۵۲۳۲)

دیور کا اپنی بھابھی کے سامنے ہونا گویا موت کا سامنا ہے کہ یہاں فتنہ کا اندیشہ
زیادہ ہے۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت وقار ملت مولانا وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں: ان رشتہ داروں سے جو نامحرم ہوں چہرہ، ہتھیلی، گئے، قدم اور ٹخنوں کے علاوہ ستر
(پردہ) کرنا ضروری ہے زینت بناؤ سنگھار بھی ان کے سامنے ظاہر نہ کیا کرو۔

(وقار الفتاویٰ، جلد ۳، ص ۱۵۱)

منع کرنے کے باوجود سوگ کرنے کا حکم

سوال: اگر طلاق دینے والا سوگ کرنے سے منع کر دے تو کیا کریں کیا اب
اس مرد کا حکم مانا جائے گا؟

جواب: طلاق دینے والا سوگ کرنے سے منع کرتا ہے یا شوہر نے مرنے سے
پہلے کہہ دیا تھا کہ سوگ نہ کرے جب بھی سوگ کرنا واجب ہے۔ (درمختار)

سوال: ایسی نابالغہ جس کا شوہر انتقال کر جائے تو اس پر عدت تو ہے لیکن سوگ کا
کیا حکم ہے؟

جواب: نابالغہ بیوہ پر ۴ ماہ ۱۰ دن عدت گزارنا واجب ہے لیکن نابالغہ پر سوگ
نہیں ہے ہاں اگر دوران عدت نابالغہ بالغہ ہو جائیں تو پھر سوگ منائیں گی۔ (ردالمحتار)

سوال: جب شوہر مر جائے تو کیا تین دن تک بیوہ پر سیاہ کپڑے پہننا واجب

ہے؟

جواب: کسی کے مرنے کے غم میں سیاہ کپڑے پہننا جائز نہیں مگر شوہر والی عورت (بیوہ) کو غم کی وجہ سے سیاہ کپڑے پہننا جائز ہے اور سیاہ کپڑے غم ظاہر کرنے کے لئے نہ ہو تو مطلقاً جائز ہیں۔ (درمختار)

دوران عدت خوشبو استعمال کرنا

سوال: دوران عدت خوشبو استعمال کرنا کیسا؟

جواب: دوران عدت معتدہ کو خوشبو کا بدن یا کپڑوں میں استعمال نہ کرنا واجب ہے۔ (جوہرہ درمختار)

دوران عدت صابن استعمال کرنے کا حکم

سوال: معتدہ کا صابن استعمال کرنا کیسا؟

جواب: صابن اگر خوشبو والا ہو تو اس کا استعمال جائز نہیں جبکہ بغیر خوشبو کے ہو تو استعمال جائز ہے۔

عدت کے بعد شوحیہ رنگ کے کپڑے پہننے کا حکم

سوال: کیا عورت عدت کے بعد شوحیہ رنگ نہیں پہن سکتی؟؟ کیا یہ اعتقاد رکھنا جائز ہے؟

جواب: معتدہ پر دوران عدت زینت ترک کرنا واجب ہے جیسے ہی عدت کے ایام ختم ہو گئے تو شرعی پابندیاں (جو پابندیاں عدت میں تھیں) بھی ختم ہو جائیں گی۔ لہذا ایسا اعتقاد رکھنا کہ معتدہ عدت کے بعد بھی بلکہ ساری عمر اب شوحیہ رنگ نہیں پہن سکتی بالکل لغو اور باطل ہے۔

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورت کو اگر عدت میں نہیں بیٹھنا تو وہ اپنے گھر

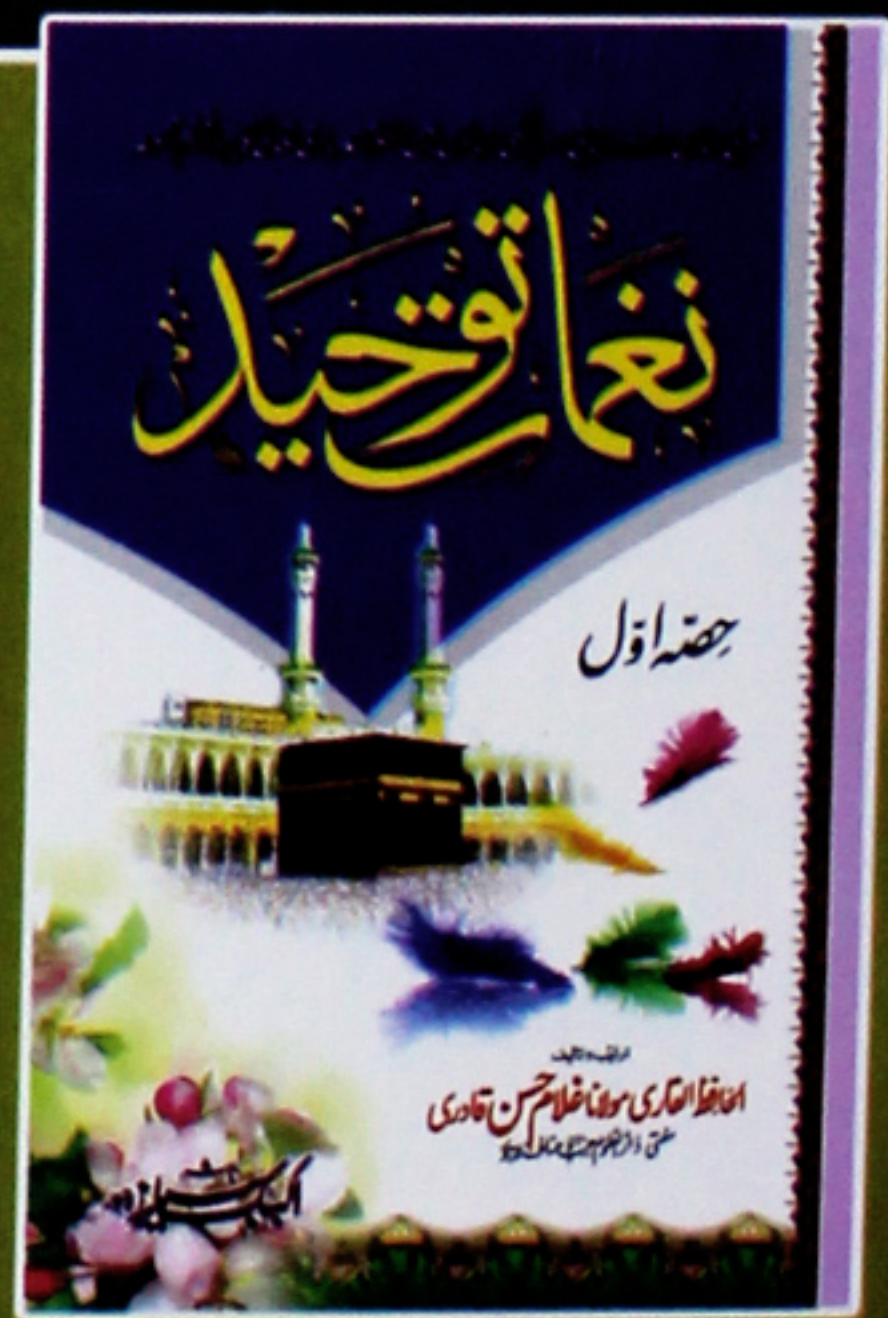
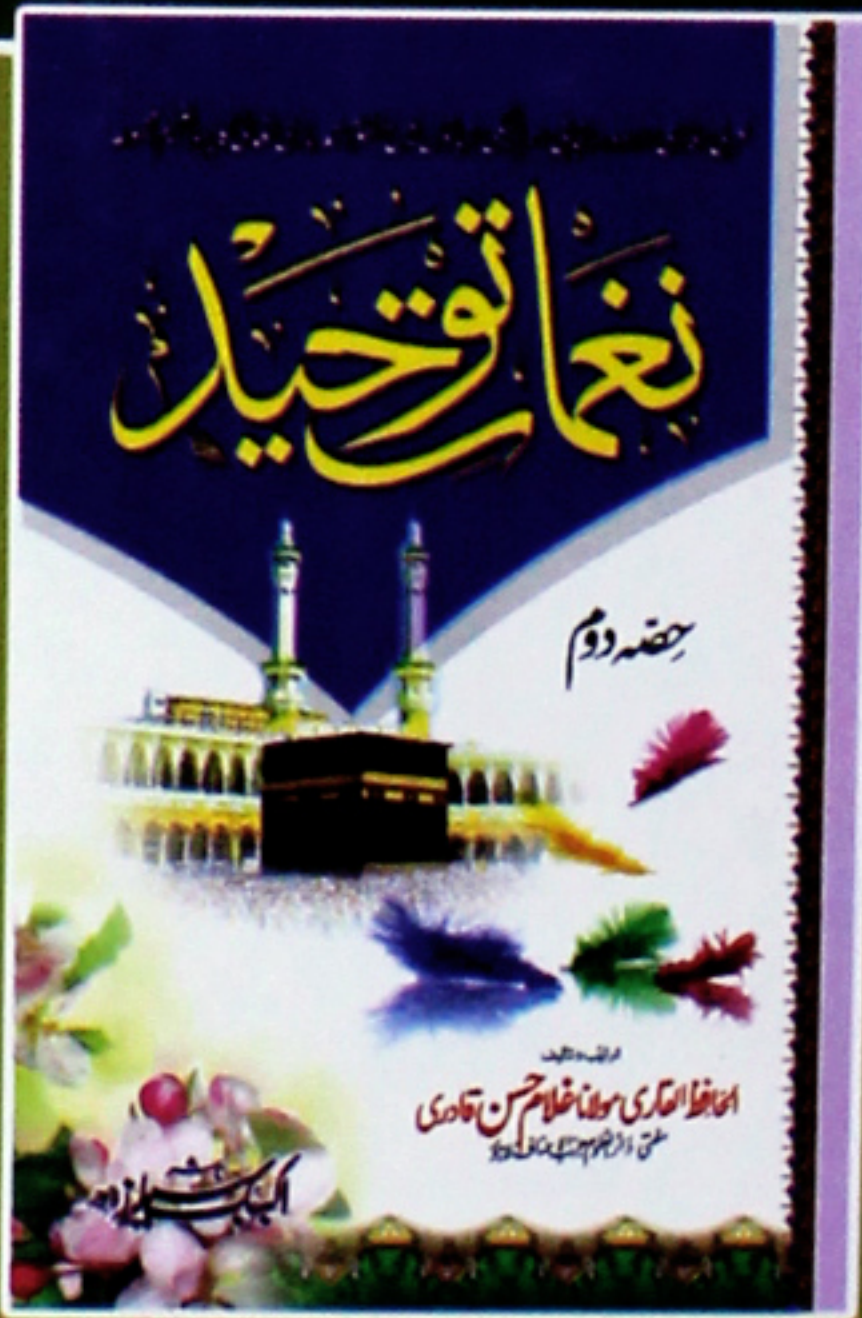
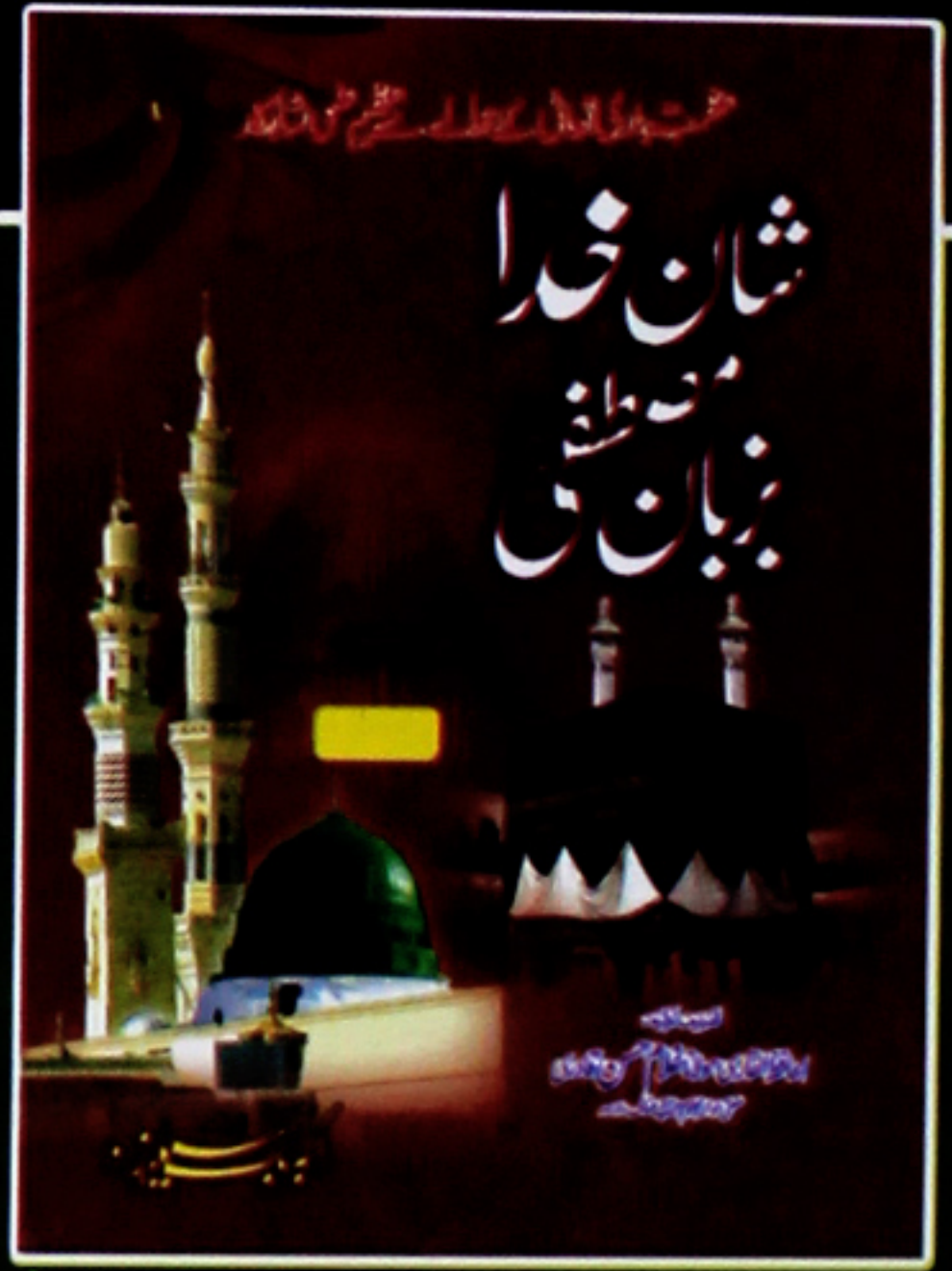
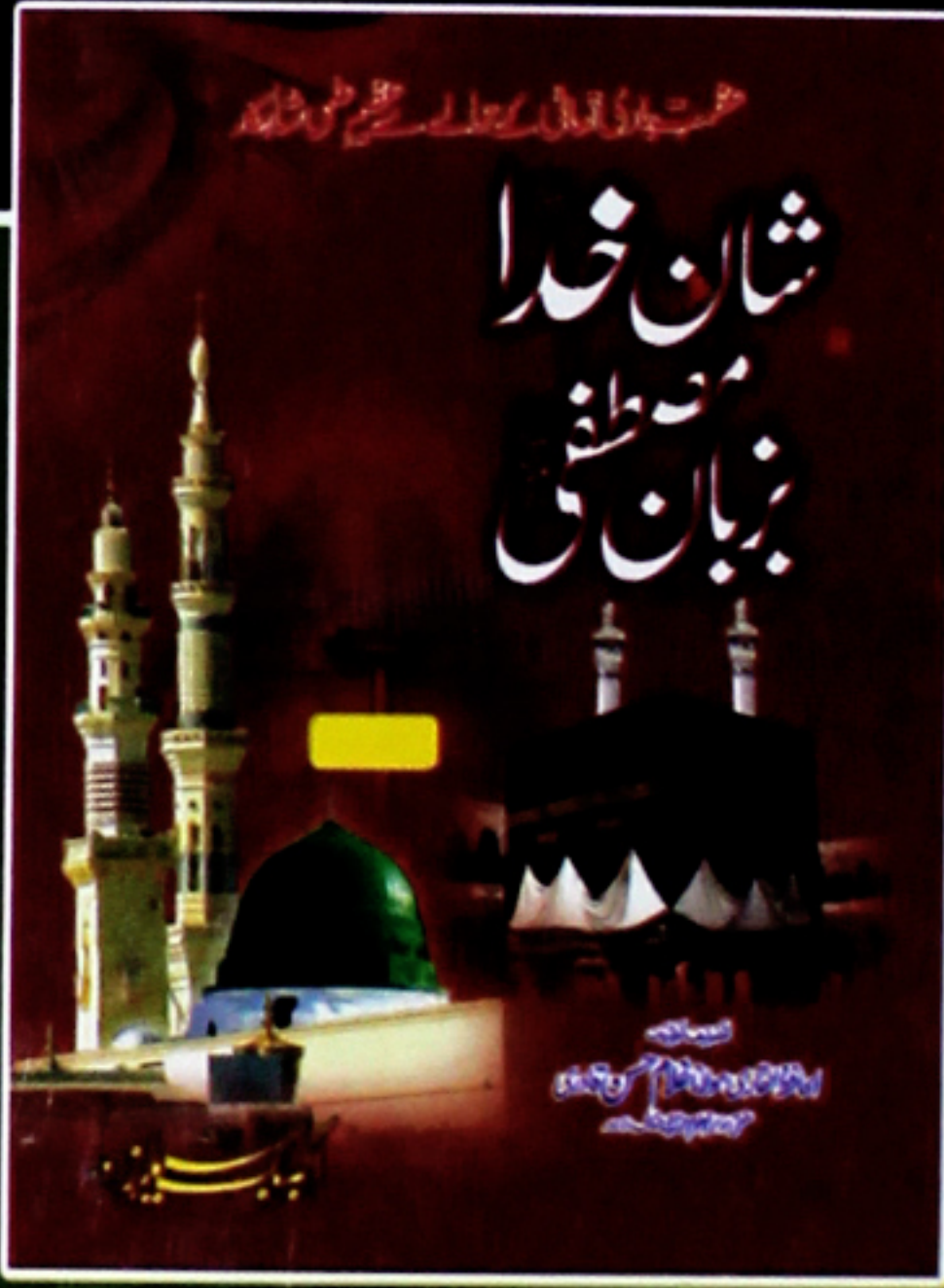
سے میت کے پیچھے ۴۰ قدم باہر نکال لے اس طرح عدت کرنا ضروری نہیں ہوگا کیا یہ درست ہے؟

جواب: آج کل معاشرے میں ایسی بیہودہ اور لغو رسومات بہت رائج ہو چکی ہیں جن کی اصل شریعت میں موجود نہیں ہے۔

معتدہ پر حکم خداوندی کے تحت عدت گزارنا فرض ہے اگر وہ اس کے خلاف کرے گی تو گناہگار ہوگی۔ مذکورہ اعتقاد رکھنا بے جا ہے۔

سوال: دوران عدت زیورات وغیرہ پہننا کیسا ہے؟ یا مہندی لگانا کیسا؟

جواب: جائز نہیں۔



اکبر پبلشرز

Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

پیش کشی: ادارہ اہلسنت